فہرستِ مضامین

130000

باعتبار حروف تہجی

	صفحہ
مقدمۂ مرتب الف تا ح	
تمہید مصنف	۱
حرف الف	
۱ آبرو	۹
۲ احسن اللہ	۲۷
۳ احمدی	۹۷
۴ آرزو	۳
۵ آزاد	۹۴
۶ اشتیاق	۶
۷ اشرف	۱۰۱
۸ امید	۷
۹ انسان	۱۲۹
حرف ب	
۱۰ بسمل	۱۵۱
۱۱ بہار	۱۳۳
۱۲ بھید	۱۰۵
۱۳ بیتاب	۸۰
۱۴ بیچارہ	۱۰۳
۱۵ بیدار	۱۳۲
۱۶ بیدل	۲
۱۷ بیرنگ	۱۵۱
۱۸ بینوا	۲۸
حرف پ	
۱۹ پاکباز	۷۹

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

	صفحہ
۲۰ پیام	۲۶
حرف ت	
۲۱ تاباں	۱۰۸
۲۲ تجرد	۱۰۵
۲۳ تمکین	۱۳۷
حرف ث	
۲۴ ثاقب	۸۸
حرف ج	
۲۵ جعفر	۱۰۲
۲۶ جعفر زٹلی	۳۰
۲۷ جگن	۱۳۸
حرف ح	
۲۸ حاتم	۷۵
۲۹ حزیں	۱۰۶
۳۰ حسن	۱۰۴
۳۱ حسن (میر حسن)	۱۳۶
۳۲ حسیب	۱۰۴
۳۳ حشمت (محتشم علی)	۷۳
۳۴ حشمت (محمد علی)	۱۰۷
حرف خ	
۳۵ خاکسار	۱۱۴

	صفحہ
۳۶ خسرو	۲
۳۷ خوشنودی	۱۰۲
حرف د	
۳۸ دانا	۱۲۸
۳۹ داؤد	۱۰۴
۴۰ درد (خواجہ میر)	۴۹
۴۱ درد (کرم اللہ خاں)	۷۳
۴۲ دردمند	۱۱۷
حرف ر	
۴۳ راقم	۱۲۳
۴۴ رسوا	۱۲۱
حرف ز	
۴۵ زکی	۱۳۶
حرف س	
۴۶ سالک	۹۹
۴۷ سجاد	۶۰
۴۸ سراج	۹۵
۴۹ سعادت	۲۷
۵۰ سعدی دکنی	۱۰۳
۵۱ سلام	۱۳۲

Marfat.com

	صفحه
۵۲ سودا	۳۱
حرف ش	
۵۳ شاغل	۱۵۱
۵۴ شعوری	۹۸
۵۵ شوق	۱۱۹
حرف ص	
۵۶ صبائی	۹۹
حرف ض	
۵۷ ضیا	۱۴۲
حرف ع	
۵۸ عاجز	۱۴۸
۵۹ عاجز (عارف علی خاں)	۹۶
۶۰ عارف	۱۳۰
۶۱ عاصی	۱۱۸
۶۲ عبدالبر	۱۰۲
۶۳ عبدالرحیم	۱۰۲
۶۴ عزلت	۹۲
۶۵ عزیزاللہ	۱۰۳
۶۶ عشاق	۱۵۰

	صفحه
۶۷ عطا	۲۹
حرف غ	
۶۸ غریب	۱۳۸
۶۹ غواصی	۱۰۱
حرف ف	
۷۰ فخری	۱۰۰
۷۱ فضلی	۹۸
۷۲ فغاں	۷۴
حرف ق	
۷۳ قاسم مرزا	۹۸
۷۴ قائم	۱۲۲
۷۵ قدر	۱۴۷
۷۶ قدرت	۱۵۳
حرف ک	
۷۷ کافر	۱۴۸
۷۸ کمترین	۱۴۶
۷۹ کلیم	۳۲
حرف گ	
۸۰ گرامی	۸

Marfat.com

	صفحه
حرف ل	
۸۱ لطفی	۱۰۰
حرف م	
۸۲ محسن	۱۳۹
۸۳ محمود	۹۹
۸۴ مخلص	۸
۸۵ مضمون	۱۴
۸۶ مظهر	۵
۸۷ معز	۴
۸۸ ملک	۱۰۰
۸۹ موزوں	۱۰۶
۹۰ میر (محمد میر)	۱۵۰
۹۱ میر (میر تقی)	۱۵۴
۹۲ میر گھاسی	۱۲۹
حرف ن	
۹۳ ناجی	۲۳
۹۴ نثار	۱۳۴
حرف و	
۹۵ ولی	۸۹
حرف ہ	
۹۶ ہاتفی	۱۰۱
۹۷ ہاشم	۱۰۱
۹۸ ہدایت	۱۳۰
حرف ی	
۹۹ یقین	۸۱
۱۰۰ یکدل	۱۲۳
۱۰۱ یکرنگ	۱۸
۱۰۲ یکرو	۷۹
۱۰۳ یونس	۱۰۶
خاتمہ	۱۷۹
ترقیمہ	۱۸۰

Marfat.com

مقدمہ

میر صاحب کے حالات اس زمانے میں کافی طور پر شایع ہو چکے ہیں اور خصوصاً "ذکر میر" کی اشاعت سے اُن حالات اور واقعات کا انکشاف ہوا ہے جو اس سے قبل کسی تذکرے وغیرہ میں نہیں پائے جاتے تھے۔ اس لیے اس بارے میں کچھ لکھنا لاحاصل ہے۔ البتہ تذکرے کے متعلق چند باتیں بطور مقدمے کے لکھنی ضروری معلوم ہوتی ہیں —

اس وقت تک جتنے تذکرے دستیاب ہوے ہیں ان میں "نکات الشعرا" کو تقدم حاصل ہے۔ میر صاحب کے علاوہ بعض اور تذکرہ نویس بھی اس بات کے مدعی ہیں کہ سب سے پہلے ریختہ گو شعرا کا تذکرہ انہوں نے لکھا ہے۔ مثلاً قائم جس کے تذکرے کا سنہ تالیف ۱۱۶۸ھ ہے یا خاکسار جس نے ۱۱۱۵ میں "معشوق چہل سالۂ خود" کے نام سے ایک تذکرہ لکھا۔ گارساں دتاسی نے غلطی سے یہ خیال کر لیا ہے کہ گردیزی کو بھی یہ دعویٰ ہے کہ اس کا تذکرہ سب سے پہلا ہے۔ حالانکہ اس نے کہیں ایسا

Marfat.com

دعویٰ نہیں کیا اور اپنے دیباچے میں اُن تذکروں کی نا انصافی اور کم تحقیقی کی شکایت کی ہے جو اس سے قبل لکھے گئے ہیں، یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اس نے اپنا تذکرہ میر صاحب ہی کے جواب میں لکھا ہے۔ خاکسار کے تذکرے کے متعلق میر صاحب فرماتے ہیں کہ "علی الرغم ایں تذکرہ تذکرہ نوشتہ است بنام معشوق چہل سالۂ خود۔ احوال خود را اول از ہمہ نگاشتہ و خطاب خود سید الشعرا پیش خود قرار دادہ" اس کی حقیقت ان چند سطروں سے ظاہر ہے۔ تذکرۂ گردیزی کا سنہ تالیف ۱۱۶۶ھ ہے اور قائم کا ۱۱۶۸ھ —

میر صاحب نے اپنے تذکرے کے سنہ تالیف کے متعلق کہیں کوئی صراحت نہیں کی۔ البتہ آنند رام مخلص کے حال میں یہ فقرہ ان کی قلم سے ایسا نکل گیا ہے جس سے اس کی نسبت قیاس قائم ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "قریب یک سال است کہ در گزشت" - یعنی جس وقت یہ تذکرہ زیر تالیف تھا اس وقت 'مخلص' کو مرے ایک سال ہوا تھا۔ مخلص کا سنہ وفات ۱۱۶۴ھ ہے (ملاحظہ ہو خزانۂ عامرہ مطبوعہ نولکشور صفحہ ۴۳۵) - لہذا یہ قیاس

Marfat.com

بالکل بجا ہے کہ اس کا سنہ تالیف ۱۱۶۵ھ ہے - اور چونکہ گردیزی نے اپنا تذکرہ میر صاحب ہی کے جواب میں لکھا ہے جس کے متعلق میں تذکرۂ ریختہ گویاں مولفۂ گردیزی کے مقدمے میں مفصل بحث کر چکا ہوں ' اس لیے اس سنہ کی صحت کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے - البتہ اسی سنہ میں دو تذکرے اور تالیف ہوے تھے ایک "تحفۃ الشعرا" مولفۂ افضل بیگ قاقسال اورنگ آبادی اور دوسرا "گلشن گفتار" مولفۂ خواجہ خاں حمید اورنگ آبادی- لیکن ان کا علم میر صاحب کو مطلق نہیں تھا - بلکہ میر صاحب کے بعد بھی جس قدر مشہور تذکرہ نویس ہوے ہیں مثلاً قائم ' میر حسن ' مصحفی ' قاسم ' شوق وغیرہ وہ سب ان سے لاعلم تھے ---

چند تذکرے میر صاحب سے قبل بھی لکھے گئے تھے - مثلاً تذکرۂ سید امام الدین خاں بعہد محمد شاہ جس کا حوالہ میر حسن نے اپنے تذکرے میں دیا ہے * - تذکرہ خان آرزو مگر یہ تذکرہ فارسی شعرا کا ہے- تذکرۂ سودا' اس کا حوالہ دو جگہ قدرت اللہ قاسم نے اپنے تذکرے مجموعۂ نغز میں دیا ہے † لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

---

* دیکھو تذکرۂ میر حسن مطبوعۂ انجمن ترقیء اردو صفحہ ۱۷۳ -

† مجموعۂ نغز صفحات ۲۵ - ۲۹۸ جلد اول -

Marfat.com

اُسے کچھ غلط فہمی ہوئی ہے - غالباً وہ قائم کے تذکرے کو سودا کا سمجھا ہے - بہر حال میر صاحب کے سامنے ان میں سے کوئی تذکرہ نہ تھا اور نہ اب تک یہ دستیاب ہوے ہیں —

یہ تذکرہ اُس زمانے کے رواج کے مطابق فارسی میں ہے - اگرچہ مختصر ہے لیکن اس میں عموماً اور اکثر شعرا کے کلام پر منصفانہ اور بے باکانہ تنقید پائی جاتی ہے - یہ بات دوسرے تذکروں میں نظر نہیں آے گی - دوسرے ایجاز کے ساتھہ اُس کی عبارت میں شگفتگی اور پختگی بھی ہے —

بعض باتیں پہلے پہل اسی تذکرے سے معلوم ہوئی ہیں - مثلاً جو ریختہ شیخ سعدی شیرازی سے منسوب چلا آرہا تھا سب سے پہلے اس کی تردید میر صاحب ہی نے کی اور یہ بتایا ہے کہ یہ شاعر سعدیؔ دکھنی تھا - یا میرزا جان جاناں کا نام جو عام طور پر مشہور ہے وہ اصل میں میرزا جان جاں ہے - اسی طرح ولی کو سب سے پہلے اورنگ آبادی میر صاحب ہی نے لکھا ہے - اگرچہ یہ امر متنازع فیہ ہے اور کوئی قطعی ثبوت اب تک بہم نہیں پہنچا کہ ولی

Marfat.com

اورنگ آبادی تھا یا احمد آبادی —

میر صاحب نے ہر جگہ ریختہ کا لفظ استعمال کیا ہے البتہ دیباچے میں ایک جگہ ریختے کی تعریف کرتے ہوئے اردو کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن وہ بھی نسبت کے ساتھ —

"ریختہ کہ شعر یست بطور شعر فارسی بزبان اردوئے معلای شاہجہاں آباد دہلی" - ذکر میر میں بھی ریختے کی یہی تعریف کی ہے، صرف آخری لفظ بدل دیے ہیں-

"ریختہ کہ شعر یست بطور شعر فارسی بزبان اردوے معلی باد شاہ ہندوستان" -

تنہا اردو کا لفظ زبان کے معنوں میں کہیں استعمال نہیں کیا - ایک جگہ کمترین کے حال میں مراختہ کا لفظ بھی لکھا ہے - یہ لفظ اُس زمانے میں فارسی مشاعروں کے مقابلے میں رائج ہوگیا تھا —

"گاہ گاہ در مجلس مراختہ کہ ایں لفظ بوزن مشاعرہ تراشیدہ اند، ملاقات می شود" (صفحہ ۱۲۷) -

یہ بات آج کل عجیب معلوم ہوگی کہ میر صاحب ہندوستان سے دِلی مراد لیتے ہیں - چنانچہ میر عزلت

Marfat.com

کے ذکر میں لکھتے ہیں —

" تازہ وارد ھندوستان کہ عبارت از
شاھجہاں آباد است "

اُس وقت در حقیقت دلی سارے ھندوستان کا دل تھی - یہاں کی ھر بات دوسروں کے لئے سند تھی خصوصاً زبان کے معاملے میں یہ فضیلت کبھی کسی شہر کو حاصل نہ ھوئی ھوگی —

ایک معاملہ البتہ سمجھہ میں نہیں آیا - میر صاحب نے اس تذکرے میں اپنے ماموں سراج الدین علی خاں آرزو کا بڑے ادب اور احترام سے ذکر کیا ھے اور مرزا معز فطرت کے حال میں " اوستاد و پیر و مرشد بندہ " کے الفاظ سے یاد فرمایا ھے - لیکن ذکر میر میں انھوں نے خان آرزو کی بد سلوکی، بے مروتی اور دل آزاری کی ایک ایسی درد انگیز داستان لکھی ھے کہ جسے پڑہ کر نہایت افسوس اور رنج ھوتا ھے - ان دو متضاد بیانات کو پڑہ کر آدمی گومگو میں پڑ جاتا ھے - میرا خیال یہ ھے کہ تذکرہ عام تالیف تھی جو ھر کس و ناکس کے ھاتھہ میں جانے والا تھا اور ذکر میر آپ بیتی ھے جس میں

Marfat.com

مصنف نے اپنے حالات بے کم و کاست بیان کر دیے ہیں۔ گویا یہ ایک قسم کا روزنامچہ ہے۔ تذکرے کو انھوں نے تذکرے ہی کی حیثیت تک رکھا ہے اور اُس میں اپنے ذاتی حالات اور خانگی قضیوں کا نام تک نہیں آنے دیا۔ اس سے میر صاحب کی سلامت طبع اور سلامت ذوق کا پتا لگتا ہے۔

میر صاحب کی شہرت اُن کے شعر و سخن بلکہ غزل کی وجہ سے ہے، لیکن ان کی نثر کی یہ دو کتابیں یعنی نکات الشعرا اور ذکر میر بھی اپنی نظیر نہیں رکھتیں۔ اس سے ان کی پاکیزہ فارسی نثر نگاری ہی کا اندازہ نہیں ہوتا بلکہ ان دو کتابوں کا اردو ادب سے بھی گہرا تعلق ہے۔ اور ان کی بدولت ایسی معلومات تک دسترس ہوتی ہے جو کہیں اور نہیں ملتیں اور بعض ایسی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوتا ہے جو ایک مدت سے چلی آ رہی تھیں۔ نکات الشعرا شروع سے آخر تک دلی میں لکھا گیا ہے۔ اور سوائے دکن کے چند شعرا اور بعض قدیم ریختہ گو شعرا کے باقی سب کے سب دلی کے شاعر ہیں اور ان میں بھی اکثر ایسے جن سے میر صاحب بذات خود واقف تھے۔ یہ میر صاحب کی ابتدائی تصنیف اور عالم جوانی کی مشق ہے۔ اس وقت

Marfat.com

ان کی عمر تقریباً ۲۹ برس کی ہوگی - لیکن عبارت کی متانت اور شگفتگی، تنقیدی نظر اور نکتہ رسی سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا ذوق ادب اور ذوق سخن ابتدا سے بہت صحیح اور سلیم تھا —

ہم نے یہ تذکرہ ایک مستند قلمی نسخے سے طبع کیا ہے- جیسا کہ کتاب کے ترقیمے سے معلوم ہوگا یہ سید عبدالولی عزلت کے لیے لکھا گیا تھا - میر صاحب عزلت کے علم و فضل اور بزرگی اور اُن کے کلام کی خوبی کے قائل ہیں اور عزلت بھی میر صاحب سے بڑی عقیدت رکھتے تھے - میر صاحب نے اپنے تذکرے میں سید صاحب کی بیاض سے استفادہ بھی کیا ہے - تذکرے کی کتابت سنہ ۱۱۷۲ ھ کی ہے یعنے تصنیف سے سات سال بعد لکھا گیا ہے - خط بھی صاف اور شیریں ہے —

عبدالحق

معتمد انجمن ترقی اردو

اورنگ آباد دکن

۶ جون ۱۹۳۵ ع

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد سخن آفریں کہ اوست سزاوار تحسین و درود نامحدود برآن شفیع المذنبین و علی آلہ اجمعین که مقصود بود از آسمان و زمین - پوشیده نماند که در فن ریختہ که شعریست بطور شعر فارسی بزبان اُردوے معلی شاہ جہان آباد دهلی، کتابے تا حال تصنیف نشده که احوال شاعران ایں فن بصفحۂ روزگار بماند - بناءً علیہ ایں تذکره که مسمی بہ نکات الشعرا است نگاشته می شود -

اگرچہ ریختہ در دکن است، چوں از آنجا یک شاعر مربوط برنخواستہ لہذا شروع بنام آنہا نکرده و طبع ناقص مصروف ایں ہم نیست که احوال اکثر آنہا ملال اندوز گردد، مگر بعضے از انہا نوشتہ خواهد شد، انشاء اللہ تعالی امید که بدست هر صاحب سخنے بیاید بنظر شفقت بکشاید -

Marfat.com

حضرت امیر خسرو رحمة اللہ علیہ

مجمع کمالات و صاحب حالات، فضائل او اظہر من الشمس است - احوال امیر مذکور در تذکرہ ہا مسطور، نوشتن این احقر العباد فضولیست - اشعار ریختہ آن بزرگ بسیار دارد، دریں خود تردد نیست - ازانجملہ یک قطعہ تیمناً نوشتہ آید -

زرگر پسرے چو ماہ پارا   کچھ گھڑئے سنوارئے پکارا
نقد دلِ من گرفت و بشکست   پھر کچھ نہ گھڑا نہ کچھ سنوارا

مرزا عبدالقادر 'بیدل'

شاعر پر زور فارسی، صاحب دیوان پنجاہ ہزار بیت و مثنویات وغیرہ - اوائل جوانی نوکر شاہزادۂ محمد اعظم شاہ بود - بعد از چندے ترک روزگار گرفتہ فروکش کرد - از مذاقِ شعر او دریافتہ می شود کہ بہرۂ کلی از عرفان داشت - احوالش مفصلاً در تذکرہ ہا مرقوم است - دو شعر ریختہ بنام او شنیدہ می شود، شاید بتقریبے گفتہ باشد - ازوست -

Marfat.com

مت پوچھ دل کی باتیں وہ دل کہاں ہے ہم میں
اُس تخم بے نشاں کا حاصل کہاں ہے ہم میں

جب دل کے آستاں پر عشق آن کر پکارا
پردے سے یار بولا 'بیدل' کہاں ہے ہم میں

سراج الدین علی خان 'آرزو'

آب و رنگِ باغِ نکتہ دانی، چمن آرائے گلزار معانی، متصرف ملک زور طلب بلاغت، پہلوان شاعرِ عرصۂ فصاحت، چراغِ دودمانِ صفائے گفتگو کہ چراغش روشن باد، سراج الدین علی خاں آرزو سلمہ اللہ تعالیٰ ابداً - شاعر زبردست قادر سخن عالم فاضل تاحال ہمچو ایشاں بہندوستان جنت نشان بہم نرسیدہ بلکہ بحث در ایران می رود - شہرۂ آفاق، در سخن فہمی طاق، صاحب تصنیفات دہ پانزدہ کتب و رسالہ و دیوان و مثنویات - حاصل کمالات او شان از حیزۂ بیان بیرون است - ہمہ اوستادان مضبوط فن ریختہ ہم شاگردان آں بزرگوارند - گاہے برائے تفنن طبع دو سہ شعر ریختہ فرمودہ ایں فن بے اعتبار را کہ ما اختیار کردہ ایم اعتبار دادہ اند تبرکاً نوشتہ آمد -

Marfat.com

جان تجھہ پر کچھہ اعتماد نہیں
زندگانی کا کیا بھروسا ہے

مے خانہ بیچ جاکر شیشے تمام توڑے
زاہد نیں آج اپنے دل کے پھپولے پھوڑے

رکھے سیپارۂ گل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن میں آج گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے

وعدے تھے سب خلاف جو تجھہ لب سے ہم سئے
یہ لعل قیمتی دیکھو جھوٹا نکل گیا

ہر صبح آوتا ہے تیری برابری کو
کیا دن لگے ہیں دیکھو خورشید خاوری کو

مرزا معز 'فطرت' موسوی خان

کہ 'موسوی خاں' خطاب است - معز و فطرت و موسوی ہر سہ تخلص میکند - احوال او من و عن در تذکرۂ سراج الدین علی خاں صاحب کہ اوستاد و پیر و مرشد بندہ است مسطور - ہمچو مسموع است کہ ایں شعر ریختہ شاعر مرقوم گفتہ واللہ اعلم -

از زلفِ سیاہِ تو بدل دھوم پڑی ہے
در خانۂ آئینہ گھٹا جھوم پڑی ہے

Marfat.com

مرزا جانِ جاں

مظہر تخلص - مرد یست مقدس ، مطہر ، درویش ، عالم ، صاحب کمال، شہرۂ عالم، بے نظیر، معزز، مکرم - اصلش از اکبر آباد است - پدر او مرزا جان نام داشت - از فرط شفقت مرزا جانِ جاں میگفت - ازیں سبب بھمیں اسم موسوم است - بندہ بخدمت او رفتہ سعادت اندوز گشتہ است - اکثر اوقات در یاد الٰہی صرف میکند - خوش تقریر بمرتبۂ است کہ در تحریر نمی گنجد - دیوان مختصر شعر فارسیء او بنظر فقیر مؤلف آمدہ است - از سلیم و کلیم پائے کمی ندارد - اگرچہ شعر گفتن دوں مرتبہ است لیکن گاھے متوجۂ ایں فن بے حاصل نیز میشود - انعام اللہ یقین و حزین کہ شاعر ریختہ اند شاگردان اویند - غرض مرزا عجب کسے است -

خدا کے واسطے اسکوں نہ ٹوکو
یہی ایک شہر میں قاتل رہا ھے

جواں مارا گیا خوبوں کے اوپر میرزا مظہر
بھلا تھا یا برا تھا زور کچھ تھا خوب کام آیا

Marfat.com

مرتا ہوں میرزائیء گل دیکھ ہر سحر
سورج کے ہاتھ چونری و پنکھا صبا کے ہاتھ

کسی کے خون کا پیاسا کسی کی جان کا دشمن
نہایت منہ لگایا ہے سجن نیں بیڑۂ پان کوں

ہم نے کی ہے توبہ اور دھومیں مچاتی ہے بہار
ہائے کچھ چلتا نہیں کیا مفت جاتی ہے بہار

آتش کہو شرارہ کہو کوئلا کہو
مت اس ستارہ سوختہ کو دل کہا کرو

گر گل کو گل کہوں تو ترے روکوں کیا کہوں
بولوں نگہہ کو تیغ تو ابرو کوں کیا کہوں

شاہ ولی اللہ اشتیاق

مردے بود ذی علم، از اولاد شیخ الف ثانیست نبیسۂ شاہ محمد گل، مولد او سرہند است. در کوتلہ فیروز شاہ سکونت داشت۔ درویش متوکل، گاہے فکر ریختہ میکرد - از وست —

لڑکوں کے پتھروں کی لگے کیونکہ اس کو چوٹ
ہر ایک گردباد ہے مجنوں کو ڈھول کوٹ

Marfat.com

چھوڑ کر تجکو ہمیں اور سے جو لاگ لگی
نہیں مہندی یہ تیرے تلووں سیتی آگ لگی

بتاں جو ہجر کی باتیں ہمیں سناتے ہیں
کچھ ان کا دوس نہیں یہ خدا کی باتیں ہیں

قزلباش خاں "اُمید"

مردے مغلے بود، شاعرِ غرائے فارسی، نکتہ پرداز، بذلہ سنج، کوچک دل، عزیز دلہا، یار باش، خوش اختلاط، ہمیشہ خنداں و شگفتہ رو بسر برد - داخل ذیل امراء بود و در ہر سیر و تماشا میرفت و صحبتہا میداشت، چنانچہ یکروز در عرس سید حسن رسول نما صاحب قدس سرہ العزیز بلدہ نیز بہ تحریک یارانِ موافق رفتہ بود، و اوہم تشریف میداشت، چوں مرا از دور دید، گفت کہ خوش باشد کہ من ہم دریں ایام دو شعر ریختہ موزوں کردہ ام، بشنوید، ازوست —

در و دیوار سے اب صحبت ہے
یار بن گھر میں عجب صحبت ہے

تیری آنکھوں کو دیکھ ڈرتا ہوں
الحفیظ الحفیظ کرتا ہوں

مرزا گرامی

پسر علی بیگ کشمیری است کہ قبول تخلص میکرد۔ نقلِ احوالِ او در تذکرۂ خان صاحب مرقوم است۔چوں دیدکہ ہنگامۂ ریختہ گرم شدہ خود ش نیز شعر ریختہ گفت بطورے کہ داشت و آن اینست —

حاضری بن محل نہیں کہاتا بیگمی ہے پلیر منعم کا

راے انند رام

'مخلص'تخلص مشہور، از شاہ جہان آباد ست'وکیل نواب وزیر اعتما دالدولہ مغفور و مرحوم۔ شاعرے مقررے فارسی۔ در عنفوان جوانی مشق سخن بخدمت مرزا بیدل میکرد۔ دریں ایام اشعار خود را از نظر خان صاحب سراج الدین علی خاں میگذرانید۔از مدت

Marfat.com

آزار نفث الدم داشت، قریب یکسال است که در گذشت - احوالش در تذکرهٔ خان صاحب مذکور مفصل مسطور است —

دھوم آونے کی کس کی گلزار میں پڑی ھے
ھاتھہ ار گجے کا پیالہ نرگس لیے کھڑی ھے

میاں نجم الدین عرف شاہ مبارک

متخلص 'بآبرو' متوطن گوالیار، نبیسهٔ حضرت محمد غوث گوالیاری است نوراللہ قبرہ - از ابتدائے جوانی در شاہ جہان آباد آمدہ، چنانچہ مشق سخن ہم اینجا کردہ - شاگردِ خان صاحب سراج الدین علی خاں است - از چشم پوشیِ روزگارِ دجال شعار یک چشمش از کار رفتہ بود - شاعر نادرہ گوئے ریختہ، میگویند کہ طبعے شوخے داشت - غرض مستغنیِ وقت خود بود، کہ عہد محمد شاہ باشد، خداش مغفرت بکند - از وست —

آیا ھے صبح نیند سے اُٹھہ رسمسا ھوا
جامہ گلے میں رات کا پھولوں بسا ھوا

Marfat.com

جدائی کے زمانہ کی میاں کیا زیادتی کہیے
کہ اس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گذری سو جگ بیتا

بوسہ لبوں کا دینے کہا کہہ کے پھر گیا
پیالہ بھرا شراب کا افسوس گر گیا

قول آبرو کا تھا کہ نہ جاوں گا اس گلی
ہو کر کے بیقرار دیکھو آج پھر گیا

مشتاق عذر خواہی نہیں آبرو تو کیا ہے
یہ روٹھہ روٹھہ چلنا چل چل کے پھر ٹھٹکنا

فرہاد کا دل کوہ کو مے کا بھرا پیالا ہوا
مستی سے جس کے شوق کی ہر سنگ متوالا ہوا

دل کے اوپر بہار میں احوال سخت دیکھہ
دے مارتی ہے باغ میں سر کو کلی اتھا

یہ سبزہ اور یہ آب رواں اور ابر یہ گھرا
دوانا نئیں میں کہ گھر میں رہوں اب چھوڑ کے صحرا

گریہ ہے مسکرانا تو کس طرح جییں گے
تم کو تو یہ ہنسی ہے پر ہے مرن ہمارا

یارو ڈرو کمر سے مروڑو نہ بھر کے انگ
آجا کہیں لچک تو ابھی لاگ جائے لنگ

دور خاموش بیٹھہ رہتا ہوں
اس طرح حال دل کا کہتا ہوں

Marfat.com

سر سے لگا کے پاؤں تلک دل ہوا ہوں میں
یہاں لگ ہذر میں عشق کے کامل ہوا ہوں میں

دل کب آوارگی کو بھولا ہے
چاک اگر ہو گیا بگولا ہے

آغوش میں بھواں کی کرتی ہیں قتل آنکھیں
کوئی پوچھتا نہیں ہے مسجد میں خون ہوا ہے

کرتے تو ہو تغافل پر حال آبرو کا
دیکھو تو تم بھی پیارے بے اختیار رو دو

نہیں یہ تارے بھرے ہیں شک کے نقط
اس قدر نسخۂ فلک ہے غلط

اگر بجائے 'اس قدر' 'کس قدر' می گفت این شعر
بآسماں می رسید۔

مجھ ناتواں کی حالت وہاں جا کہے ہے اوڑ کر
میرا یہ رنگ رو ہے گویا مُکھی کبوتر

عالمِ آب سیں آساں نہیں اے شیخ گزر
خوف سے غرق کے یہاں بحر ہے کشتی میں سوار

خوب تیری شکل آسکتی نہیں تصویر میں
مدتیں گذریں مصور کھینچتا ہے انتظار

کریں جو بندگی ہوویں گنہگار
بتوں کی کچھ نرالی ہے خدائی

Marfat.com

'آبرو' کے قتل پر حاضر ہوا کس کر کمر
خون کرنے کوں چلے عاشق پہ تہمت باندہ کر

زندگی ہے سراب کی سی طرح
باو بندی حباب کی سی طرح

تجھ اوپر خون بے گناہوں کا
چڑہ رہا ہے شراب کی سی طرح

کون چاہے گا گھر بسے تجھ کو
مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح

کیوں چھپا ظلمت میں گر تجھ لب سے شرمندہ نہ تھا
جان کچھ پانی مرے ہے چشمۂ حیواں کے بیچ

مجلس رنداں میں مت لے جا دل بے شوق کو
شیشۂ خالی کو کیا عزت ہے میخواراں کے بیچ

کچھ ٹہرتی نہیں کہ کیا ہوے گی
اس دل بے قرار کی صورت

نہ تھا کچھ اور میرے شوق کا حسن و صفا باعث
یہی پیاری طرح موجب یہی کا فر ادا باعث

تم اور گل رخاں سے اب آنکھ جو لگائے
بادام کو پیارے پھولوں کے بیچ باسا

دل تو دیکھو آدم بیباک کا
عشق سے پتلا بھرا ہے خاک کا

Marfat.com

سجن اوروں کا تشنہ ہو کے سنتا اور سب کہتا
مگر ایک آبرو کی بات جب کہتے تو پی جاتا

انسان ہے تو کبر سے کہتا ہے کیوں آنا
آدم کو تو سنا ہے کہ ہے خاک سے بنا

رہتے ہیں جیو میں مصرع دل چسپ کی طرح
گھر بار ہو ہے سرو قدوں کا برائے بیت

کیوں ملامت اس قدر کرتے ہو بے حاصل ہے یہ
لگ چکا اب چھوٹنا مشکل ہے اس کا دل ہے یہ

زلف کی شان مکھ اوپر دیکھو
کہ گویا عرش میں لٹکتی ہے

کیا ہوا مر گیا اگر فرہاد
روح پتھر سے سر پٹکتی ہے

تمہاری لوگ کہتے ہیں کمر ہے
کہاں ہے کس طرح کی ہے کدھر ہے

یوں آبرو بنا وے دل میں ہزار باتیں
جب رو برو ہو تیرے گفتار بھول جاوے

اب دین ہوا زمانہ سازی
آفاق تمام دہریا ہے

جیونا مثل حباب اس جگ میں دم کا پیچ ہے
یہ گرہ کھل جا تو دیکھو زندہ گانی ہیچ ہے

Marfat.com

زندگانی تو ہر طرح کاتی مر کے پھر جیونا قیامت ہے

اُٹھ چیت کیوں جدوں ستی خاطر نچنت کی
آئی بہار تجکوں خبر ہے بسنت کی

جہاں تجھہ خو کی گرمی تھی نہ تھی کچھہ آگ کو عزت
مقابل اس کے ہو جاتی تو آتش لکڑیاں کھاتی

لٹک چلنا سجن کا بھولتا نہیں اب تلک مجکو
طرح وہ پانوں رکھنے کی میری آنکھوں میں پھرتی ہے

اس کی کنجی زبان شیریں ہے
دل مرا قفل ہے بتاسے کا

حسن ہے پر خوبرویاں میں وفا کی خو نہیں
پھول ہیں یہ سب پر ان پھولوں میں ہرگز بو نہیں

قیامت کیا تم تک ایک ہنس کے بولے
مجھے بات کی بات میں مار ڈالا

میاں شرف الدین

مضمون تخلص، مردے بود نوکر پیشہ؛ متوطن جاجمؤ که قصبه است متصل اکبر آباد - حریف ظریف، ہشاش بشاش، ہنگامه گرم کن مجلسہا، ہر چند کم گو بود لیکن بسیار خوش فکر و تلاش لفظ تازه زیاده - دیوانش

Marfat.com

بہمہ جہت دو صد بیت خواہد بود- از شروع جوانی بہ شاہ جہان آباد آمدہ، و در زیلت المساجد سکونت داشت، آخر الامر ہمیں جا فوت کرد - از احفاد حضرت شیخ فرید شکر گنج بود نور اللہ مرقدہ، چنانچہ خود میگوید —

کریں کیوں نہ شکر لبوں کو مرید
کہ دادا ہمارا ہے بابا فرید

شاگرد خان صاحب سراج الدین علی خان است - چوں دندانِ او بسببِ نزلہ ہمہ اُفتادہ بود زد خان صاحب مذبور او را شاعر بیدانہ می گفتند - فقیر زمان آخر او را دریافتہ بودم، بسیار گرم اختلاط، اگرچہ برودت پیری غلبہ داشت - اغلب کہ خدا مآلش بخیر مبدل کردہ باشد- دریں ولا ایں جایک دیوان روزدہ نوشتہ می‌شود* از وست -

جو دو پیالہ سحر کو بھر کے اور دو شام کو لے گا
وہ تخت اپنے میں جوں خورشید چاروں جام کو لے گا

---

* یہ فقرہ اصل نسخے میں اسی طرح درج ہے؛ غالباً روزدہ کی بجائے یہاں ہفدہ کا لفظ ہوگا جو انتخابی اشعار کی تعداد کو بتاتا ہے؛ میر صاحب نے غالباً یہی لکھا ہے لیکن کتابت کی غلطی سے اصل عبارت مسخ ہوگئی ہے - مجموعۂ نغز میں بھی 'مضمون' کے حال میں اسی مطلب کا فقرہ بلا تغیر الفاظ موجود ہے -

Marfat.com

ہم نے کیا کیا نہ تیرے غم میں اے محبوب کیا
صبرِ ایوب کیا گریہ یعقوب کیا

ایک تو تھا ھی وہ مہرو خود پسند
ہو گیا دیکھہ آرسی کے تیں دو چند

ہنسی تیری پیارے پھلجھڑی ھے
یہی غنچہ کے دل میں گلجھڑی ھے

میکدہ میں گر سراسر فعل نا معقول ھے
مدرسہ دیکھا تو وھاں بھی فاعل و مفعول ھے *

ناحق ستم کسی پر وہ شوخ کد کرے ھے
دیتا ھے تانگ اس کو جو فعلِ بد کرے ھے

جھوتے سینوں سے یوں ہوا معلوم
تیری آنکھوں کے دو پلکے ھیں

میرا پیغام وصل اے قاصد
کہیو سب سے اُسے جدا کر کر

اتفاقاً من اشعار ایشا نرا انتخاب میزدم، میاں محمد حسین کلیم کہ احوال اوشاں نیز خواھد آمد انشاالله تعالیٰ اوشان نیز نشستہ بودند - من ایں شعر را پیش مشارٌ الیہ خواندم و شعر ایں قسم بود —

---

* قایم نے یہ شعر یکرنگ سے منسوب کیا ھے - بقیہ تمام تذکرہ نگاروں نے میر صاحب کی تقلید کی ھے —

Marfat.com

میرے پیغام کو تو اے قاصد کہیو سب سے اسے جدا کر کر

چوں ایں حرف موافق سلیقۂ شعرا بود لہذا ھمچناں نوشتہ آمد ـــ

کرے ہے دار بھی کامل کو سر تاج
ہوا منصور سے نکتہ یہ حل آج

کیا سمجھہ بلبل نے باندھا ھے چمن میں آشیاں
ایک تو گل بیوفا اور تسپہ جور باغباں

اگر پاؤں تو مضموں کو رکھوں باندہ
کروں کیا جو نہیں لگتا مرے ہاتھہ

مہ رونے بوجھہ پکڑا مشکل ہوا ھے جینا
یارو خدا کرے خیر بھاری ھے یہ مہینا

خط آگیا ھے اس کے میری ہوی سفید ریش
کرتا ھے اب تلک بھی وہ ملنے میں شام صبح

نہیں ہیں ہونٹھہ تیرے پان سے سرخ
ہوا ھے خون میرا آکے لبریز

چلا کشتی میں آگے سے جو وہ محجوب جاتا ھے
کبھی آنکھیں بھر آتی ہیں کبھی جی ڈوب جاتا ھے

مرا یہ اشک قاصد کی طرح یکدم نہیں تھمتا
کسی بیتاب کا گویا لیے مکتوب جاتا ھے

Marfat.com

مضمون توں شکر کر کہ ترا اسم سن رقیب
غصہ سے بھوت ہوگیا لیکن جلا تو ہے

شاعر مسطور بجائے 'اسم' 'نام' موزوں کردہ بود' اسم اصلاح خان صاحب است' وہ چہ اصلاح - زیرا کہ اہل دعوت اسم میخوانند نہ نام' فافہم —

مصطفیٰ خان یکرنگ

'یکرنگ' شاعر ریختہ' معاصر میاں آبرو - میگویند کہ بسیار چسپاں اختلاط و آشناے درست بود - بندہ از احوال اُو خوب اطلاع ندارم - از وست —

لب شیریں سے بے زبانوں کو بولنا تلخ کام ہے تیرا
ہاتھ اتھا جور اور جفا سے تو یہی گویا سلام ہے تیرا
ترک عاشق نیں ننگ و نام کیا کام اپنا جو تھا تمام کیا

اس قدر کیا ہے حمایت غیر کی
ہم بھی تو تم سے کبھی تھے آشنا

جب سیتی گل رخوں سے یار ہوا
خلق کی میں نظر میں خوار ہوا

Marfat.com

خلق 'یکرنگ' کی ہوئی دشمن
جب سے تیرا وہ دوستدار ہوا

در مرثیہ امام حسین صلواۃ اللہ علیہ گفتہ -

زخمی برنگ گل ہیں شہیدانِ کربلا
گلزار کے نمط ہے بیابانِ کربلا

کھانے چلا ہے زخمِ ستم ظالموں کے ہاتھ
دھو ہاتھ زندگی ستی مہمانِ کربلا

اندھیر ہے جہاں میں کہ اب شامیوں کے ہاتھ
ہے سر بریدہ شمع شبستانِ کربلا

سنتا نہیں ہے بات کسی کی تو اے سجن
تجکو ترا غرور نجانوں کرے گا کیا

خون دل کا مجھے شراب ہوا جگرِ سوختہ کباب ہوا

اِتا ہے مست اپنے حسن کی مے سے سجن میرا
کہ کھاتا ہے بیاں کرنے سیتی لغزش سخن میرا

نہ کر گوہر ستی ہرگز برابر اگر معلوم ہے رتبہ سخن کا

مجھے مت بوجھ پیارے اپنا دشمن
کوئی دشمن بھی ہو ہے اپنی جاں کا

اگر آوے مرے گھر وہ پیارا
کروں اس ماہ کو پتلی کا تارا

Marfat.com

مرا دشمن ہوا یکرنگ وہ شوخ
کیا کیوں عشق میں نیں آشکارا

کم نہیں کچھ بوے گل سیتی فغانِ عندلیب
برگ گل سے ہے گی نازک تر زبانِ عندلیب

زبانِ شکوہ ہے مہندی کا ہر پات
کہ خوبوں نیں لگاے ہیں مجھے ہات

مسخر حسن کے شاہ و گدا ہیں
رکھے ہیں خوبرو ظاہر کرامات

خیال چشم و ابرو کر کے تھرا
کوئی مسجد گیا کوئی خرابات

یاد آتی ہے تازگئی بہار
دیکھ ہر خشک خار کی صورت

سچ کہے جو کوئی سو مارا جاے
راستی ہیگی دار کی صورت

باعتقاد فقیر بجاے "سچ" حرف "حق" اولیٰ است -

پھر گیا ہاے ہم سے وہ مہرو
سرد مہری ستی ہوا کی طرح

ہوا نہ راحت جاں مہرباں حیف
مری محنت گئی سب رائگاں حیف

بنا بر مصلحت ہے یہ جو تم سے
رہا ہے روٹھ دن دو چار یکرنگ

Marfat.com

محبت کا عجب یکرنگ ہے رنگ
کبھی عاشق کبھی معشوق ہیں ہم

برنگ شمع دایم تجھ لگن میں
سجن روتے پھرے ہم انجمن میں

تا گلے تیرے لگوں اے یار میں
روتا ہوں اس سبب ہر بار میں

کیوں کھینچتے ہو تیغ سجن ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تمہاری یہ گپتی سے کم نہیں

کہتے ہیں ہم پکار سنو کان دھر سجن
گو غیر سے ملوگے تو دیکھوگے ہم نہیں

تجھ زلف کا یہ دل ہے گرفتار بال بال
یکرنگ کے سخن میں خلاف ایک مو نہیں

دل مرا لے کے جو دبدھا میں پڑے ہو اس بھانت
کیا سجن اس کا کوئی جگ میں خریدار نہیں:

پارسائی اور جوانی کیوں کے ہو
ایک جاگھ آگ پانی کیوں کے ہو

اُس پری پیکر کو مت انسان بوجھ
شک میں کیوں پڑتا ہے اے دل جان بوجھ

برگ حنا اوپر لکھو احوال دل میرا
شاید کبھی تو جا لگے اُس دلربا کے ہاتھ

Marfat.com

جو کوئی توڑتا ہے غنچۂ گل
دل کو میرے شکستہ کرتا ہے

نہ کہو یہ کہ یار جاتا ہے
میرا صبر و قرار جاتا ہے

گر خبر لینی ہے تو لے صیاد
ہاتھ سے پھر شکار جاتا ہے

لگے ہے جا کے کانوں میں بتوں کے
سخن یکرنگ کا گویا گہر ہے

کیا جانیے وصال تیرا ہو کسے نصیب
ہم تو ترے فراق میں اے یار مرگئے

نہ تو ملنے کے اب قابل رہا ہے
نہ مجھ کو وہ دماغ اور دل رہا ہے

اب تو تمھیں نباہے ہی ہم سے سجن پڑے
ہم سب طرف سے ہار تمھارے گلے پڑے

یکرنگ پاس کیا ہے سجن اور کچھ بساط
رکھتا ہے دو نین جو کہو تو نظر کرے

جس کے درد دل میں کچھ تاثیر ہے
گر جواں بھی ہو تو میرا پیر ہے

چشم پیارے کی دیکھ مژگاں میں
گویا سبزے کے بیچ آہو ہے

اُس کو مت بوجھو سجن اوروں کی طرح
مصطفیٰ خاں آشنا یکرنگ ہے

130000

Marfat.com

اگر شعرِ من می بود پیش مصرع این قسم موزوں می دادم :-

مت تلون اُس میں سمجھے آپ سا

محمد شاکر ناجی

جوانے بود آبلہ رو، سپاہی پیشہ، مزاجش بیشتر مائل بہزل بود - معاصر میاں آبرو - بندہ با او یک ملاقات کردہ ام - شعر ہزل خود می داند و مردمان را بخندہ می آورد و خود نمی خندید، مگر گاہے تبسمے می کرد۔ وطنش شاہ جہان آباد - جوان از جہان رفت - اشعار جستہ جستۂ او انتخاب کردہ نوشتہ می شود -

روا کب ہے مجھ اوپر تیغ کو ہر دم علم کرنا
میری تقصیر بھی کچھ کی ہے ثابت یا ستم کرنا

بلند آواز سے گھڑیال کہتا ہے کہ اے غافل
کٹی یہ بھی گھڑی تجھ عمر سے اور تو نہیں چیتا

نمکین حسن دیکھ کر پی کا رنگ گل کا اگا مجھے پھیکا

دیکھ ہم صحبت کی دولت سے نہ رکھ چشم کرم
لب صدف کے تر نہیں ہر چند ہے گوہر میں آب

بر متامل پوشیدہ نیست کہ پیش مصرع این

Marfat.com

چنین میبایست ، مصرع : -

مت رکھے چشم کرم دولت سے اپنے خورد کی
گو سلیماں کا تخت دیں مت لے
کہ سب آخر کو جاے گا برباد

تری نگاہ کی کثرت سے اے کماں ابرو
ہمارے سینہ میں تودا ہوا ہے تیروں کا

پیالہ پیوے ہے سو نہوروں سے
کھولے ہے لب ہزار زوروں سے

کرلے کرم اے مہرباں پھر ہم کہاں اور تم کہاں
نہیں دیکھہ سکتا آسماں پھر ہم کہاں اور تم کہاں

تکلیف کھینچے حد سے زیادہ رکھے جو فیض
گو نام کو ہما ہے پہ کھاوے کیا اپنے ھاڑ

ملنے کو نو خطاں کے واعظ برا کہے ہے
مجہول ہیں یہ باتیں ہم خوب جانتے ہیں

عید ہوتی تھی جو کوئی افطار کرتا جس کے گھر
اب بتاویں طے کا روزہ دیکھہ کر مہمان کو

آج تو ناجی سجن سے کر تو اپنا عرض حال
مرنے جینے کا نہ کر وسواس ہونی ہو سو ہو

غم نہیں گر دلبری سے دل کو لے جاتا ہے وہ
پاس میرے تب تو آتا ہے جو دل پاتا ہے وہ

کیا فردا کا وعدہ سرو قد نے قیامت کا جو دن سنتے تھے کل ہے

Marfat.com

ہوا جب آئنہ میں جلوہ گر تب میں لیا بوسہ
جو آیا اپنے قابو میں تو پھر منہ دیکھتا کیا ہے

موجی ہے اپنے دل کا مچھی نہ دے کہے سے
اور اب مخالفوں نیں وہ بات ہی ڈبوئی

نہ جانا یہ کہ اُس پر کئی موے ہیں
عبث کرنے گیا میں گور پر گور

نرگس کے تئیں میں ہرگز لاتا نہیں نظر میں
دیکھیں ہیں میں نے آخر پیارے تمہاری آنکھیں

دیکھ دلبر تیری کمر کی طرف
پھر گیا مانی اپنے گھر کی طرف

حشر میں پاک باز ہیں ناجی
بد عمل جائیں گے سقر کی طرف

مجکو باتوں میں لگا معلوم نہیں کیا کہہ گیا
لے چلا جب دل کے تئیں منہ دیکھتا میں رہ گیا

ڈوب گئے کئی ملک جب کھولی لب دریا پہ زلف
حیف ناجی کو نہ پوچھا کس لہر میں بہہ گیا

اغنیا کے در بدر مقدور جب تک ہو نہ جا
سخت حاجت ہو تو جا لاچارگی ہے جا ضرور

چاہئے اشراف کو مفلس ہو مجلس میں نہ جا
گو کہ وہ دبلا نہ ہو پر بوجھتے ہیں سب حقیر

Marfat.com

جہاں دل بند ہو قاجی کا وھاں آوے خلل کرنے
رقیب لا ولد ناصح گویا لڑکوں کا باوا ھے

اشرف الدین علی خان "پیام"

شاعرِ قرار دادِ شاعرانِ فارسیء عہد خود بود و صاحبِ دیوانِ ریختہ نیز۔ از خاک پاک اکبر آباد است۔ بندہ اکثر ملاقاتے کردم، چنانچہ با میاں نجم الدین علی سلام کہ خلف الصدق اوست فقیر را اخلاص دلیست۔ ہمیشہ اتفاق باھم نشستن و فکر شعر کردن و گپ زدن می اُفتد۔ احوال او ھم نوشتہ خواھد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ از وست :-

بات منصور کی فضولی ھے ورنہ عاشق کو آہ سولی ھے

دلی کے کجکلاہ لڑکوں نیں
کام عشاق کا تمام کیا

کوئی عاشق نظر نہیں آتا
ٹوپی والوں نیں قتل عام کیا

Marfat.com

میاں احسن اللہ

مردے بود معاصر میاں آبرو، طبعش بسیار مائل بہ ایہام بود، ازیں جہت شعرِ او بے رتبہ ماند - دیگر احوالش معلومِ من نیست - از وست -

یہی مضمونِ خط ہے احسن اللہ
کہ حسنِ خوبرویاں عارضی ہے

میاں سعادت علی

از سادات امروھہ بود - مردے سلیم الطبع، کم سخن، متواضع - سعادت تخلص می کرد - فی الجملہ چاشنیء درویشی داشت - شعر اُو خالی از لطف نیست - با بندہ ربط بسیار داشت - از وست -

کس سے پوچھوں دل مرا چوری کیا زلفوں میں رات
ایک جو شانہ ہے سو وہ تیل میں ڈالے ہے ہات

ہوش کھودیتی ہیں میرا اُس کی آنکھیں مے پرست
بسکہ ہوں کم ظرف دو پیالوں میں ہوجاتا ہوں مست

کہا صید آھوے دل آسواری سے میاں تم نے
کمر کی ڈاب نہیں کھولی گویا چیتے کی ڈوری تھی

Marfat.com

واللہ جو سر لوح تیرا نام نہ ہوتا
ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

یار سے جو رقیب لڑتے ہیں
یہ ہمارے نصیب لڑتے ہیں

اہل زر کے سیم تن ہوتے ہیں رام
صید ہو ہیں جس جگہ دیکھیں ہیں دام

پپیہے کی طرح دارو کے شیشے
زبان حال سے کہتے ہیں پی پی

ع

بینوا تخلص

احوال او بہ تحقیق نمے پیوندد - در وقت محمد شاہ بادشاہ سنکرن نام جوہری جوتے فروشے را کشت-با بت او بلوا شد، چنانچہ جوتے فروشاں در جامع مسجد مانع خطبہ گشتند - ظفر خان روشن الدولہ کہ بطرہ باز شہرت دارد، جوہریء مذکور را پناہ داد - آخر ہنگامہ برپا شد، و جنگ عظیم درمیانِ امرایانِ عظام افتاد - بسیار از طرفین بقتل رسیدند - ظفر خاں تاب نیاورد و گریخت- ازیں سانحہ ایں قسم خفت کشید کہ ازاں باز از خانہ

Marfat.com

بدر نیامد - آں قصہ را شاعرِ مسطور در مخمس بست کہ ہنوز بر السنہ مذکور است، ازوست -

یہ کیا ستم ہے اے فلک ہرزہ نابکار
مریخ پھر کے تیز کیا ہے خنجر کی دھار

جوتے فروش مرد مسلمان دیندار
مردود جوہری نیں لیا ہے ستم سے مار
سنگ جفا سے چور کیا لعل آبدار

کتنوں کو مار جی سے قضا نے گرا دیا
کتنوں کو جی بچا کے بہت ہر بوا دیا

کاغذ پہ بینوا نے یہ سن کر چڑھا دیا
لگتے ہی مار جوتیوں طرہ گرا دیا
تا حشر ہر زبان پہ رہیگا یہ یادگار

عطا

نام او باشے گذشتہ است در عہد عالمگیر بادشاہ - ازوست -

اے در نبردِ حسن تو کشتہ بچار چشم
زیرِ مژہ نہفتہ چو آہو بچار چشم

Marfat.com

میر جعفر

به جعفر زٹلی مشہور است، نادرۂ زمان و اعجوبۂ دورانِ خود بود- زبانِ گزندہ داشت، وضیع و شریف همه ازو ملاحظه می کردند، و چیزے می دادند - چوں بخانه کسے می آمد، دو کاغذ همراہ گرفته می آمد، بر یک پارچه هجو صاحب خانه و بر دیگر مدح اورا- اگر مدارا ازو میدید، مدح می خواند، وگرنه پرچۂ کاغذ هجو را بال شهرت می داد- هجو محمد اعظم شاہ پسر عالمگیر بادشاہ، که در رقعات عالمگیری به عالیجاہ امتیاز دارد کردہ:-

چهارم پسر تو ملی کا جنا   برج میں رهے جوں ... ...

القصه شعر هزل بسیار دارد- چوں پیش اعظم شاہ باریاب شد، ایں شعر در مدح او بداهتاً گفت-

نگینِ سلیماں که تا بندہ بود
همیں اسم اعظم برآں کندہ بود

صلۂ لایق بجایزۂ ایں مطلع یافت- نقل است که روزے بخانۂ مرزا بیدل آمد و برروے مرزا ایں مصرع خواند:- ع

Marfat.com

چه عرفی چه فیضی به پیش تو پیش
مرزا ازیں معنی بسیار تر آمد و زود رخصت کرد

مرزا رفیع

المتخلص بسودا که جوانیست خوش خلق خوش خوے، گرمجوش، یار باش، شگفته روئے۔ مولدِ او شاہ جہاں آباد ست۔ نوکر پیشه غزل و قصیدہ و مثنوی وقطعه ومخمس ورباعی همه را خوب می گوید۔ سر آمد شعرائے ہندی اوست، بسیار خوش گو است۔ بلاگرداں هر شعرش طرف لطف رسته رسته، در چمن بندی الفاظش گل معنی دسته دسته، هر مصرع برجسته اش را سروآزاد بنده، پیش فکرِ عالیش طبع عالی شرمنده۔ شاعر ریخته، چنانچه ملک الشعرائی ریخته او را شاید۔ قصیده در هجو است گفته به تضحیک روزگار، دور از حد مقدور در او صنعتها بکار برده۔ مطلعش اینست:۔

ہے چرخ جب سے ابلق ایام پر سوار
رکھتا نہیں ہے دست عناں کا بیک قرار

Marfat.com

اکثر اتفاق طرح غزل با هم می افتد - غرض از مغتنمات روزگار است، حق تعالیٰ سلامتش دارد- از وست

بیکس کوئی مرے تو جلے اُس پہ دل مرا
گویا ہے یہ چراغ غریبوں کی گور کا

ٹوٹے تری نگہ سے اگر دل حباب کا
پانی بھی پھر پیوں تو مزا ہے شراب کا

سوج نسیم گرد سے آلودہ ہے نپٹ
دل خاک ہوگیا ہے کسی بے قرار کا

آہ کس طرح تیری راہ میں گھیروں کہ کوئی
سدہ رہ ہوئے نہ سکے عمر چلی جاتی کا

زباں ہے شکر میں قاصر شکستہ بالی کے
کہ جن نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا

سودا قمارِ عشق میں شیریں سے کوہکن
بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا

کس مونھ سے پھر تو آپ کو کہتا ہے عشق باز
اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہوسکا

نہ کھینچ اے شانے ان زلفوں کو یہاں سودا کا دل اٹکا
اسیر ناتواں ہے یہ نہ دے زنجیر کو جھٹکا

پرے رہ برق خارِ آشیاں میرے سے کہتا ہوں
اُڑے گا دھجیاں ہوکر ترا دامن جو یہاں اٹکا

Marfat.com

سودا ہوے جب عاشق کیا پاس آبرو کا
سنتا ہے اے دیوانے جب دل دیا تو پھر کیا

موج آتش ہے سیل آنکھوں کا
دل کا شاید کہ آبلہ پھوٹا

نہ جیا تیری چشم کا مارا نہ تیری زلف کا بندھا چھوٹا

پھرے ہے شیخ یہ کہتا کہ میں دنیا سے منہ موڑا
الٰہی ان نے اب ڈاڑھی سوا کس چیز کو چھوڑا

جو گزری ہم پہ مت اس سے کہو ہوا سو ہوا
بلا کشانِ محبت پہ جو ہوا سو ہوا

مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریباں گیر
مرے لہو کو تو دامن سے دھو ہوا سو ہوا

ترا جیو مجھ سے نہیں ملتا مرا دل رہ نہیں سکتا
فرض ایسی مصیبت ہے کہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا

ترے آگو سحر آنکھوں سے آنسو کیوں کہ چلکے ہیں
جو تو دریا پہ گزرے ہے تو پانی بہ نہیں سکتا

تجھ بن عجب معاش ہے سودا کا ان دنوں
تو بھی تک اُس کو جا کے ستمگار دیکھنا

نے حرف و نے حکایت و نے شعر و نے سخن
نے سیر باغ و نے گل و گلزار دیکھنا

یا جا کے اس گلی کو جہاں تھا ترا گزر
لے صبح تا بشام کئی بار دیکھنا

Marfat.com

تسکین دل نہ اس میں بھی پاے تو بھر شغل
پڑھنا یہ شعر گر کبھی اشعار دیکھنا

کہتے تھے ہم نہ دیکھہ سکیں تجکو غیر پاس
پر جو خدا دکھاے سو ناچار دیکھنا

کسی دیں دار و کافر کو خیال اتنا نہیں آتا
سحر کیا ہو چکی سودا کے جیو پر شام کیا ہوگا

سودا سے یہ کہا میں دل اس طرح سے کھونا
کہنے لگا کہ ناداں کیا پوچھتا ہے ہونا

گل میرے مشہد پہ کب بھیجے ہے وہ ابرو کماں
طرح غنچہ کے کھلے جب تک نہ پیکاں تیر کا

سودا سے میں یہ پوچھا دل میں بھی دوں کسی کو
وہ کر کے بیان اپنی روداد بہت رویا

کیوں اسیری پر مری صیاد کو تھا اضطراب
کیا قفس آباد ہوگئے کونسے گلشن خراب

ہندو ہیں بت پرست مسلماں خدا پرست
میں پوجتا ہوں اس کو جو ہو آشنا پرست

کل رخصت بہار تھی شبنم صفت میں زور
رویا ہر ایک گل کے گلے لگ چمن کے بیچ

یا تبسم یا نگہہ یا وعدہ یا گاہے پیام
کچھہ بھی اے خانہ خراب اس دل کے سمجھانے کی طرح

Marfat.com

منعم نہ مر بنائے عمارت کی فکر میں
یے سب حویلیاں تھیں جہاں تک ہے اب اُجاڑ

کتنا شگفتہ رو ہے کہ مانند آرسی
چھاتی کے جس کے روبرو کھل جائیں ہیں کواڑ

گذری جس غم سے مجھے زندگیٔ دہ روزہ
رکھے اِس غم کو خدا شہر محرم سے دور

عقل نیں ایک دن آکر یہ کہا سودا سے
خواہ نزدیک ہمارے رہو خواہ ہم سے دور

لیکن اتنا ہے کہ وہ کام نہ کریو پیارے
جس کا ثمرہ رکھے تم کو دل عالم سے دور

انکار قتل سے تو کرے ہے سجن ہنوز
میلا نہیں ہوا ہے ہمارا کفن ہنوز

کس کے ہیں زیر زمیں دیدۂ نمناک ہنوز
جا بجا سوت ہیں پانی کے تہہ خاک ہنوز

'سودا' کا تو نے حال نہ دیکھا کہ کیا ہوا
آئینہ لے کے آپ کو دیکھے ہے تو ہنوز

اے لالہ گو فلک نے دئے تجکو چار داغ
چھاتی مری سراہ کہ اِک دل ہزار داغ

کون کہتا ہے مت اوروں سے ملا کر مجھ سے مل
جس کے ملنے میں خوشی تیری ہو مل پر مجھ سے مل

Marfat.com

رنگ گل بے طرح دھکے ہے سن اے ابر بہار
آشیاں میرا چھڑک لگتی ہے اب گلشن کو آگ

قاتل کے دل سے آہ نہ نکلی ہوس تمام
ذرّہ بھی ہم تڑپنے نہ پائے کہ بس تمام

تسلی اس دیوانے کی نہ ہو جھولی کے پتھروں سے
اگر سودا کو چھیڑا ہے تو لڑکو مول لو پھڑیاں

ظاہر میں دیکھنے کا کچھ اسباب ہی نہیں
آوے مگر تو خواب میں سو خواب ہی نہیں

مجکو نہیں ہے دل میں ترے راہ کیا کروں
پُر بے اثر ہے عشق مرا آہ کیا کروں

کس کی ہیں یہ چمن میں صبا بد شرابیاں
توتی پڑی ہیں غنچوں کی ساری گلابیاں

نہ پوچ سنگ و گل اے شیخ اس صدا کو مان
مرے صنم کی پرستش کر آ خدا کو مان

نہ غنچے گل کے کھلتے ہیں نہ نرگس کی کھلی کلیاں
چمن میں لیکے خمیازہ کنھی نیں انکھڑیاں ملیاں

عاشق کی بھی کٹتی ہیں کیا خوب طرح راتیں
دو چار گھڑی رونا دو چار گھڑی باتیں

بلبل خاموش ہوں جوں نقشِ دیوار چمن
نے قفس کے کام کا ہرگز نہ درکارِ چمن

Marfat.com

نوک سے کانٹوں کی ٹپکے ہے لہو اے باغباں
کس دلِ آزردہ کے دامن کش ہیں یہ خارِ چمن

جیو تک تو دیکھے لوں جو تو ہو کارگر کہیں
اے آہ کیا کروں نہیں بکتا اثر کہیں

ہوتی نہیں ہے صبح نہ آتی ہے مجکو نیند
جس کو پکارتا ہوں سو کہتا ہے مر کہیں

جادو بھری ہیں چشم مت آئنہ کو تو دیکھ
دھڑکے ہے دل مرا کہ نہ پلٹے نظر کہیں

غیر کے پاس یہ اپنا ہی گماں ہے کہ نہیں
جلوہ گر یار مرا ورنہ کہاں ہے کہ نہیں

جرم ہے اس کی جفا کا کہ وفا کی تقصیر
کوئی تو بولو میاں منھہ میں زباں ہے کہ نہیں

دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لیے پھرتا ہوں
کچھہ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

اس درد دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت میں جو لکھا ہے الٰہی شتاب ہو

اس کشمکش سے دام کی کیا کام تھا مجھے
اے الفتِ چمن ترا خانہ خراب ہو

بہار باغ ہو مینا ہو جام صہبا ہو
ہوا ہو ابر ہو ساقی ہو اور دنہا ہو

Marfat.com

روا ہے کہہ تو بھلا اے سپہرِ نا انصاف
ریائے زہد چھپے راز عشق رسوا ہو

جو مہربان ہیں سودا کو مغتنم جانیں
سپاہی زادوں سے ملتا ہے دیکھیے کیا ہو

الٰہی ہے سکت نعم البدل کے تجکو دینے کی
مجھے اس کا عوض تو کچھ نہ دے پر پھیر لے دل کو

بوؤں میں تخمِ گل کو جہاں وہاں زقوم ہو
پالوں جو عندلیب قفس میں تو بوم ہو

اپنے چمن کو فائدہ کیا تجھ سے اے نسیم
یہ جا ہے وہ کہ یہاں دمِ عیسیٰ سموم ہو

کعبہ کی زیارت کو اے شیخ میں پہنچوں گا
مستی سے مجھے بھولی جس دن رہ میخانہ

مت ہنس مرے رونے پر آسمان میں کہتا ہوں
ٹپکے ہے ابھی کوی قطرہ اثر آلودہ

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے
ہماری خاک سے پوچھو تو کچھ رہا بھی ہے

قدم سنبھال کے رکھہ خار دشت پر مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

سودا جہاں میں آکے کوئی کچھ نہ لے گیا
جاتا ہوں ایک میں دلِ پُر آرزو لیے

Marfat.com

غیرت عشق آنکر سود تو پروانوں سے سیکھہ
شمع سے اپنا ھی ملنا دیکھہ جل جاتے ھیں وہ

کس قدر اب کے ھوا مست ھے ویرانہ کی
کسی لڑکے کو نہیں سدھ کسی دیوانہ کی

سودا کو جرم عشق پہ کرتے ھیں آج قتل
پہچانتا ھے تو یہ گنہگار کون ھے

بدلا ترے ستم کا کوئی تجھہ سے کیا کرے
اپنا ھی تو فریفتہ ھووے خدا کرے

اس حال کے نبھنے کا کچھہ اسلوب نہیں ھے
یہ کجروشی ھم سے فلک خوب نہیں ھے

کہتا تھا بنا گوش تری زلف کے آگے
میں صبح قیامت ھوں مری شام یہی ھے

قاصد کے تئیں میں اپنے جو کچھہ کہ دوں بجا ھے
جیتا پھرے تو اُجرت ورنہ یہ خوں بہا ھے

جسدن تیری گلی کی طرف تک پَون بھی
میں آپ کو جلا کے کروں خاک تو سہی

پہلنچی نہ آہ تجکو مرے حال کی خبر
قاصد گیا تو ان نے بھی اپنی ھی کچھہ کہی

عشرت سے دو جہاں کی یہ دل ھاتھہ دھو سکے
تیرے قدم کو چھوڑ سکے' یہ نہ ھو سکے

Marfat.com

جس سر زمیں پہ جاکے روؤں تیری یاد میں
دہقاں کچھہ اُس زمیں میں بجز دل نہ بو سکے

نہ ضرر کفر کو نہ دین کا نقصاں مجھہ سے
باعث دشمنی اے گبر و مسلماں مجھسے

اس کی خو سے نہیں محرم انہیں رونے سیتی کام
کیا کیا چاہتے ہیں دیدۂ گریاں مجھہ سے

آگیا رات میں جوں دزد حنا تیرے ہاتھہ
ورنہ جا پانوں کو لاگا ہی تھا چوری چوری

تجھہ تیغ تلے کہہ تو رستم سے کہ سر دھر دے
پیارے یہ ہمیں سے ہو ہر کارے و ہر مردے

دل کے تئیں ایک عالم کہتا ہے خدا کا گھر
اے عشق اسے آتش دے ہے تو سمجھہ کر دے

کھلنے تو لگا ہے دل جوں غنچہ ہمارا بھی
لیکن نہ صبا تجھہ سے گا ہے بدم سردے

سینہ کو رستموں کے نگہہ تیری توڑ دے
آنکھوں کی ہر پلک صف محشر کو موڑ دے

مرجاں کا نخل ہوں نہ پھلوں برگ و بار سے
ٹپکے ہمیشہ خون مری شاخسار سے

خنجر طلب ہے مرگ سے ہر آہوئے حرم
دل پھر گیا ہے کس کی مژہ کا شکار سے

Marfat.com

زاہد چلا ہے کعبہ کو اور برہمن کنشت
بندہ ہیں اُس کے ہم جو کسی دل میں گھر کرے

جگ میں شرابخوار کی تشہیر کے لئے
سودا جو محتسب ہو تو زاہد کو خر کرے

دولاب کی ہے حق بطرف مستی سے فریاد
پیمانہ کسی کے گلے کا ہار نہ ہووے

ہو دست خدائی میں تو یہ کیجے منادی
ظالم ہو جو کوئی سو طرحدار نہ ہووے

کر ذبح شتابی مجھے صیاد کہ یہ صید
ہاتھوں ہی میں تیرے کہیں مردار نہ ہووے

میں کہتا ہوں دل اپنے سے کہ ننگ و نام سے گزرے
نہوں گر اس میں یہ باتیں تو کیا آرام سے گزرے

مومن نہیں زنار سے میرے آگاہ
اس رشتہ کو ہے سبحۂ اسلام میں راہ

اُس بت کا برہمن ہوں کہ صوفی یا شیخ
کہتے ہیں جسے دیکھ کے اللہ اللہ

در منقبت جناب پاک مرتضوی صلوات اللہ علیہ گفتہ، رباعی :—

ایوانِ عدالت میں تمہارے یا شاہ
کچھ ظلم کو ہے دخل معاذاً باللہ

Marfat.com

شیشہ کا جو وہاں طاق سے رہتے ہے پانوں
پتھر سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ

محمد حسین

کلیم تخلص، از شاھجہان آباد است - مردے سپاهی پیشہ، شاعر مقررے ریختہ، بوضع خود، صاحب دیوان قصائد و مخمس و رباعی، طرزش بطرز کسے مانا نیست - اکثر بزبان مرزا بیدل حرف میزند، در فہم شعر تہ دار اُو فکر عاجز سخنداں پشت دست بر زمین میگزارد، طبع روان اُو مانند سیل روا نست و فکر رسایش آں سوئے آسمان، بازوے فکرتش زور بین کش کمان معنی را، شعر پیچدار پر تاثیر اُو تیر کاکل ربا - اگرچہ کلیم در فارسی گزشتہ است اما کلیم ریختہ پیش فقیر اینست - قطع نظر ازانکہ بندہ را بخدمت او قرابت قریبہ است یک اخلاص تہ دلی دارم، و اکثر بحال این هیچمدان شفقت میفرماید - حق تعالیٰ سلامت دارد - ازوست :-

آتی ہے دل پہ قلقل مینا سے اب شکست
وے دن گئے کلیم کہ یہ شیشہ سنگ تھا

Marfat.com

درازیٔ شب ہجران زلف یار کلیم
نہ مجھ سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھوں میں

ہوچکی حشر گئی دوزخ و جنت میں خلق
رہ گیا میں ترے کوچہ میں گرفتار ہنوز

ہر تار پیچ زلف کے عالم کی جان ہے
گویا یہ اژدھا تھا کہ سب کو نگل گیا

قربان اس اکڑ کے عجب یہ مروڑ ہے
آشفتہ ہو گئیں پہ نہ زلفوں سے بل گیا

میں بانکپن سے تیرے نہیں ڈرنے کا رقیب
گر دل میں ہے تو مجکو بھی للکار دیکھنا

کیا رقیب پردہ در کے آج میں ماری ہے میخ
حلقۂ در کے نمط گھر سے اُسے بیروں کیا

نہ کچھ برا ہوا پرویز کا نہ شیریں کا
ترے ہی سر پر اے فرہاد جو ہوا سو ہوا

نشاں مجھ دل کا مت پوچھو یہ مجنوں
کہیں اُس طرف ویرانہ کے ہوگا

نقاب اپنے رخ کا جو تو باز کرتا
تو گل اپنی خوبی پہ کیا ناز کرتا

وفا کا ہوں پر بستہ نہیں تو ز پنجرا
چلا جاتا جنگل کو پرواز کرتا

Marfat.com

تجھے برق خار سے کام کیا جو حیا ہے حق کو تلف نکر
یہ ازل کے دن سے نصیب ہے کف پائے آبلہ دار کا

لگا جب غیر سیتی ہم طبق ہونے وہ مہماں کش
وہ اپنے ہاتھ دھوتا تھا میں اپنے ہاتھ ملتا تھا

کیا ہوا زلف سے گرہ کھولی
میرے سر کا تو یہ گرہ نہ گیا

قبر میں بھی لئے ہمراہ گیا اپنے کلیم
آہ کیوں درد دل اپنا نہ کسو کو سونپا

وہی ایک ہے جواں دونوں گھروں میں خلق ڈھونڈے ہے
پس اے زاہد اگر مسجد سے بت خانہ ہوا تو کیا

سر بھی ہے تیغ بھی ہے لگانا ہے تو لگا
کھیو نہ جان پھر کے کہ یہ جیو چھپا گیا

ناصح تجھ بغیر عجب میرا رنگ تھا
روشن تھی شمع آہ دل اُس پر پتنگ تھا

زبان موج سے یوں بحر کہتا تھا حبابوں سے
کہ اپنا سر ہی کھاتا ہے جہاں میں جلنے سر کھینچا

اے شمع تیری باری ہے شب کو کہ شام تک
اپنے دنوں کو جتنا میں رونا تھا روچکا

عمر رفتہ کا نہ پایا کھوج ہرگز اے کلیم
آپ کو جوں شمع میں ہر انجمن میں گم کیا

Marfat.com

تو نہ آیا باغ میں شمشاد غم سے خم ہوا
طوق قمری کا فغاں سے حلقۂ ماتم ہوا

کس پریشاں نیں قدم رکھا ہے پیچ و تاب سے
جادہ آتا ہے نظر جوں زلف کچھ برہم ہوا

وہ نازک تن لطافت سے کسی کو نہیں نظر آتا
مقرر ایک جا تو ہے نہ کیا جانے کہاں ہوگا

وہی دیر وہی بت وہی مالا
یہی انشاءاللہ تعالیٰ

چھپا ہے آ مری چشم پُرآب میں دریا
کہیں نیں دیکھا ہے ابتک حباب میں دریا

پاس ناموس محبت ہے مجھے ازبس کلیم
باغ میں جاؤں نہ ہرگز بے رضائے عندلیب

دنیا نہ کر جوانوں سے یہ بوڑھا چوچلا
مدت سے ہم تو چھوڑے پھریں ہیں تجھے نپٹ

ہمیں تو پانوں پر بھی سر کے رکھنے کو نہ فرمایا
ملیں ہم خاک میں اور لے ترا داماں یا قسمت

رکھتا ہے زلف یار کا کوچہ ہزار پیچ
اے دل سمجھ کے جائیو ہے راہ مار پیچ

برق نظارہ سے از بسکہ جلا ہوں نکلے
نکہہ گرم جو کوئی ڈھونڈے مری خاکستر

Marfat.com

لالہ و گل سے مجھے کام کیا میری وحشت
مجھ اوپر لائی ہے یک رنگ سے رنگ دیگر

زلف کو خواب میں دیکھا تھا جنوں سے شب کو
صبح بیدار ہوا پائی گلے میں زنجیر

بوسہ تو کچھ نہ تھا اے میری جان اس قدر
تسپر رہے ہو ہم سے برا مان اِس قدر

سو زخم کھا چکا ہے دل اُس پر جگر جلا
کہتا ہے مجکو زخم ہے ایک آرزو ہنوز

جو صدا آتی ہے اُس وادی سے ہے سینہ خراش
یہ کوئی دل روتا جاتا ہے نہیں بانگِ جرس

ہم گم ہوئے ہیں ضعف سے جوں بو میانِ باغ
پھرتا ہے رنگ گل کہ ہمارا کرے سراغ

جوں کھینچین گھر میں مرے گل ہی ہے بساط
یک مشت استخوان ہوں اور شش جہت سے داغ

جو دینا تھا مانگے بغیر از دیا ہے
کٹے وہ زباں جو کہ اس پر ہو سائل

پوچھ مت غم کی داستاں اے دل
کہ پڑا ٹوٹ آسماں اے دل

ہم سے پوچھو ہو پیوتے ہو شراب
ایسے کیا شیخ و پارسا ہیں ہم

Marfat.com

تم جام دو پیارے کیونکر کریں نہیں ہم
خون جگر تھا تو بھی پی ہی گئے وو ہیں ہم

تو یار مل کے ہم سے جب ایک ہو گیا ہو
کس کو بعید مانیں کس کو کہیں قریں ہم

تم ہو تو ہم کہاں ہیں ہم ہیں تو تم کہاں ہو
یا تم ہی سب ہو ہم میں یا سب کے سب ہمیں ہم

طریق عشق میں مجنون و کوہ کن کے نہ کہہ
ہزاروں ہو گئے غارت سو ایک دو معلوم

مانند سرو ہوں کہ نہ گل ہے نہ بر مجھے
بھکارِ باغ ہوں نہ سزاوارِ باغ ہوں

جب اہل مذاہب کو واعظ سیتی ہم پوچھا
تب ہم سے لگا کہنے قصہ و حکایاتیں

رنگ اوڑا مرجھا گیا اور جھڑ پڑا شرمندہ ہو
تجھ سیتی گل پر ہوئی کیا کیا خرابی باغ میں

جمعہ کو کہتا تھا واعظ سے کھڑا اِک رند مست
کچھ نظر میں تجھے بھی سود و زیاں ہے کہ نہیں

یہ سخن ہے کہ نہ پی مے سو وہاں پیوے گا
یہاں تو پی لیجئے کیا جانئے وہاں ہے کہ نہیں

نے و طنبور میں یہ سوز تو معلوم اے مطرب
کسی کا دل ہوا ہے شاید اس پردہ میں آنالاں

Marfat.com

کسی سے بھی نہ ملئے ایک گوشہ میں پڑے رہئے
یہ فرصت یہاں تو نہیں ملتی ہے مر جانے میں ہو تو ہو

تیر ہے یا سناں ہے تیری نگاہ
ہو گئی پار مجھ جگر کے آہ

تری جناب میں آیا ہوں یا اِلٰہ نہ پوچھ
یہی کہ بخشدے اور مجھسے کچھ گناہ نہ پوچھ

کوئی گل کا میں عاشق نہیں یہ داغ مجھے بس ہیں
جاتا ہوں میں گلشن سے بلبل نہ ہو آزردہ

اب دم شمردگی سے مجھے کارو بار ہے
ہر دم مرے حساب میں روز شمار ہے

غرور حسن ممکن نہیں کسی کی داد کو پہنچے
غرض تم سن چکے احوال ہم فریاد کو پہنچے

تواے باران رحمت اوج میں آموج سے اپنی
کہ یک قطرہ میں میری کشت کا بھی کام ہو جاوے

جہاں میں یہ میں نہیں جانتا کہاں تو ہے
پر اتنا جانوں ہوں سب توہی ہے جہاں تو ہے

میں کہتا تھا ساقی ایاغ اب کہاں ہے
نپٹ دیر کے تئیں دماغ اب کہاں ہے

اُس کے ابرو کی اگر تصویر کھینچا چاہئے
اول اپنے قتل پر شمشیر کھینچا چاہئے

Marfat.com

دل پھر رہا ہے آبلۂ پا کی جوں کلیم
جز خار دشت کے میرا غم خوار کون ہے

گلرو تو چمن میں اچپلی سے نہ گیا
یہ دل بھی کلی سے بیکلی سے نہ گیا

جو کوئی کہ گیا چھوڑ گیا دل کو یہاں
کوئی دل سے تری گلی سے نہ گیا

ہر چند لگاتے ہیں بتاں گل مہندی
تیرے ہی قدم تلے گئی رل مہندی

ہیہات ہیہات کیسا ہوگا وہ ہات
جس ہاتھہ سیتی داغ ہوئی گل مہندی

میاں صاحب میاں خواجہ میر سلمہ اللہ تعالیٰ

المتخلص بدرد ، جوش بہار گلستان سخن ، عندلیب خوش خوان چمن ایں فن ، زبان گفتگو یش گرہ کشاے زلف شام مدعا - مصرع نوشتہ اش بر صفحۂ کاغذ از کاکل صبح خوشنما - طبع سخن پرداز او سرو مائل چمنستان اندازست - گاہے در کوچۂ باغ تلاش بطریق گل گشت قدم رنجہ می فرماید - در چمن شعرش لفظ رنگیں چمن

چمن، گلچین خیال اور اگُل معنی دامن دامن - شاعر زور آور ریختہ، در کمال علاقگی وارستہ، خلیق، متواضع، آشنای درست - شعر فارسی هم می گوید اما بیشتر رباعی - گرمیء بازار وسعت مشرب اوست - غرض از آشنائی مطلب اوست - متوطن شاه جهان آباد - بزرگ و بزرگ زاده، جوان صالح - از درویشی بهرهٔ وافی دارد - فقیر را بخدمت او بندگی خاص است - اگرچه حسن سلوک او عام، سر حسن سلوک بپاے خود گرفته، اعتزاز را از گوشهٔ دل نهاده - خلف الصدق حضرت خواجه ناصر صاحب سلمه الله است که مقتدای عالم است - ایامی که فقیر بخدمت آن بزرگوار شرف اندوز میشد، از زبان مبارکش می فرمود، که میر محمد تقی تو میر مجلس خواهی شد - الحمد لله والمنته که حرف آن سر سلسلهٔ خدا پرستان موثر اُفتاد، باطن آن خضر قافلهٔ اهل عرفان که از ظاهرش ظاهر تر است زود کار کرد - مجلس ریخته که بخانهٔ بنده بتاریخ پانزدهم هر ماه مقرر است، والله بذات همیں بزرگ است، زیرا که پیش ازیں این مجلس بخانه اش مقرر بود، از گردش روزگار بے مدار برهم

Marfat.com

خورد - از بسکہ بایں احقر اخلاص دلی داشت گفت کہ این مجمع را شما اگر بخانۂ خود معین بکنید ، بہتر است۔ نظر بر اخلاص آں مشفق عمل کردہ آمد - خداش ابدالاباد سلامت دارد - از وست -

کبھو خوش بھی کیا ہے جیو کسی رند شرابی کا
بھڑا دے منھ سے منھ ساقی ہمارا اور گلابی کا

بجھے شعلے بھی کتنے کتنی ہی موجیں متیں یارب
کبھو دل کی بھی ہوگا کام آخر اضطرابی کا

شرار و برق کی سی بھی نہیں یہاں فرصت ہستی
فلک نیں ہم کو سونپا کام جو کچھ تھا شتابی کا

زمانہ کی نہ دیکھی جرعہ ریزی درد کچھ تو نیں
ملایا مثل مینا خاک میں خوں ہر شرابی کا

اکسیر پر مہوس اتنا نہ ناز کرنا
ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا

ہم جانتے نہیں ہیں اے درد کیا ہے کعبہ
جیدھر پھریں وہ ابرو اودھر نماز کرنا

جگ میں آکر ایدھر اودھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

جان سے ہو گئے بدن خالی
جس طرف تو نیں آنکھ بھر دیکھا

Marfat.com

نالہ و فریاد آہ اور زاری
آپ سے ہو سکا سو کر دیکھا

اُن لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا
کہ نہ ہنسنے میں رو دیا ہوگا

دیکھئے غم سے اب کے جیو میرا
نہ بچے گا کہا ہوگا

دل کے پھر زخم تازہ ہوتے ہیں
کہیں غنچہ کوئی کھلا ہوگا

قتل سے میرے وہ جو باز رہا
کسی بد خواہ نے کہا ہوگا

دل بھی اے درد قطرۂ خوں تھا
آنسوؤں میں کہیں گرا ہوگا

عاشق بیدل ترا یہاں تک تو جیو سے سیر تھا
زندگی کا اس کو جو دم تھا دم شمشیر تھا

کی تو تھی تاثیر آہ آتشیں نے اس کو بھی
جب تلک پہنچے ہی پہنچے خاک کا یہاں ڈھیر تھا

حرص کرواتی ہے روبہ بازیاں سب ورنہ یہاں
اپنے اپنے بوریے پر جو گدا تھا شیر تھا

Marfat.com

شیخ کعبہ ہو کے پہنچا ہم کنشت دل میں ہو
درد منزل ایک تھی تک راہ کا ہی پھیر تھا

اگر یوں ہی یہ دل ستاتا رہے گا
تو اک دن مرا جیو ہی جاتا رہے گا

میں جاتا ہوں دل کو تیرے پاس چھوڑے
مری یاد تجھ کو دلاتا رہے گا

خفا ہو کے اے درد مر تو چلا تو
کہاں تک غم اپنا چھپاتا رہے گا

تو اپنے دل سے غیر کی الفت نہ کھو سکا
میں چاہوں اور کو تو یہ مجھ سے نہ ہو سکا

گو نالہ نارسا ہو نہ ہو آہ میں اثر
میں نے تو در گزر نہ کی جو مجھ سے ہو سکا

جوں شمع روتے روتے ہی گذری تمام عمر
تو بھی تو درد داغ دل اپنا نہ دھو سکا

انداز وہ ہی سمجھے مری دل کی آہ کا
زخمی جو کوئی ہوا ہو کسی کی نگاہ کا

ہر چند فسق میں ہیں ہزاروں ہی لذتیں
لیکن عجب مزا ہے فقط جی کی چاہ کا

دل اس مژہ سے رکھیو نہ تو چشم راستی
اے بے خبر برا ہے یہ فرقہ سپاہ کا

Marfat.com

شاہ و گدا سے اپنے تئیں کام کچھہ نہیں
نہ تاج کی ہوس نہ ارادہ کلاہ کا

تو ہی نہ اگر ملا کرے گا
عاشق پھر جیو کے کیا کرے گا

اپنی آنکھوں میں اس کو دیکھوں
ایسا بھی کبھی خدا کرے گا

مژگان تر ہوں یا رگ تاک بریدہ ہوں
جو کچھہ کہو سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں

کھینچے ہے دور آپ کو میری فروتنی
افتادہ ہوں پہ سایۂ قد کشیدہ ہوں

اے درد جا چکا ہے مرا کام ضبط سے
میں غمزدہ تو قطرۂ اشک چکیدہ ہوں

نہ ملئے یار سے تو دل کو کب آرام ہوتا ہے
وگر ملئے تو مشکل ہے کہ وہ بدنام ہوتا ہے

یہ حسن و عشق مل سمجھیں گے یا آپس میں خوں ہوگا
پر ان دونوں کے الجھیڑے میں میرا کام ہوتا ہے

یارب سپہر اتنی تو اب در گزر کرے
کوئی خانماں خراب کسو دل میں گھر کرے

نہ خانۂ خدا ہے نہ ہے یہ بتوں کا گھر
رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب میں

Marfat.com

میں اور مجھ سے درد خریداری بتاں
ہے ایک دل بساط میں سو کس حساب میں

ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کریں
دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں

مٹ جائیں ایک دم میں یہ کثرت نمائیاں
گر آئنہ کے سامنے ہم آکے ہو کریں

ہر چند آئنہ ہوں پر اتنا ہوں نا قبول
منھ پھیر لے وہ جس کے مجھے روبرو کریں

تر دامنی پہ شیخ ہماری نجا ابھی
دامن نچوڑیے تو فرشتے وضو کریں

ہے اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدان شہر
اے درد آکے بیعت دست سبو کریں

اس نے کیا تھا یاد مجھے بھول کر کہیں
پاتا نہیں ہوں تب سے میں اپنی خبر کہیں

آجائے ایسے جینے سے اپنا تو جیو بتنگ
جیتا رہے گا کب تلک اے خضر مر کہیں

مدت تلک جہان میں ہنستے پھرا کئے
جیو میں ہے خوب روئیے اب بیٹھ کر کہیں

پھرتے تو ہو بنائے سج اپنی جدھر تدھر
لگ جاوے دیکھیو نہ کسی کی نظر کہیں

Marfat.com

ایک دل سو وہ بھی ہو ہی چکا صرف داغ سب
بہتا پھرے ہے خوں میں کہیں کا جگر کہیں

پوچھا میں درد سے کہ بتا تو سہی مجھے
اے خانماں خراب ترا بھی ہے گھر کہیں

کہنے لگا مکان معین فقیر کو
لازم ہے کیا کہ ایک ہی جاگہ ہو ہر کہیں

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست
تونیں سنا نہیں ہے یہ مصرع مگر کہیں

مست ہوں پیر مغاں کیا مجکو فرماتا ہے تو
پائے بوس خم کروں یا دست بوسیٔ سبو

تال دیتا اُس کو نت ہر طرح جوں قبلہ نما
پھر مجھے ہر پھر کے آ رہنا اُسی کے روبرو

ربط ہے نازبتاں کو تو مری جاں کے ساتھ
جی ہے وابستہ مرا اُن کی ہر ایک آن کے ساتھ

اپنے ہاتوں کے ہی میں زور کا دیوانہ ہوں
رات دن کشتی ہی رہتی ہے گریبان کے ساتھ

گر مسیحا نفسی ہے یہ ہی مطرب تو خیر
جیو ہی جاتے ہیں چلے تیری ہر ایک تان کے ساتھ

جی کی جی میں رہی کچھہ بات نہ ہونے پائی
ایک بھی اُس سے ملاقات نہ ہونے پائی

Marfat.com

دید و وا دید تو ہوئی دور سے میری اُس کی
پر جو میں چاہا تھا وہ بات نہ ہونے پائی

قطعہ

اٹھ چلے شیخ جیو تم مجلس رنداں سے شتاب
ہم سے کچھ خوب مدارات نہ ہونے پائی
جی میں مرکوز جو تھی آپ کی خدمتگاری
سو تو اے قبلۂ حاجات نہ ہونے پائی

فرصت زندگی بہت کم ہے
مغتنم ہے یہ دید جو دم ہے

دین و دنیا میں تو ہی ظاہر ہے
دونوں عالم کا ایک عالم ہے

اپنے نزدیک باغ میں تجھ بن
جو شجر ہے سو نخل ماتم ہے

درد کا حال کچھ نہ پوچھو تم
وہی رونا ہے نت وہی غم ہے

مرا جی ہے جب تک تری جستجو ہے
زباں جب تلک ہے یہی گفتگو ہے
تمنا ہے تیری اگر ہے تمنا
تیری آرزو ہے اگر آرزو ہے
غنیمت ہے یہ دید و وا دید یاراں
جہاں آنکھ مند گئی نہ میں ہوں نہ تو ہے

Marfat.com

روندے ہے نقشِ پا کی طرح خلق یہاں مجھے
اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے

اے گل تو رخت باندہ اٹھاؤں میں آشیاں
گلچیں تجھے نہ دیکھ سکے باغباں مجھے

پتھر تلے کا ہاتھ ہے غفلت کے ہاتھ دل
سنگ گراں ہوی ہے یہ خواب گراں مجھے

آنکھوں کی راہ ہر دم اب خون ہی رواں ہے
جو کچھ ہے دل میں میرے منہ پر میرے عیاں ہے

آہوں کی کش مکش میں کہیں دیکھیو نہ توٹے
تار نفس سے اے دل وابستہ میری جاں ہے

یہ راہ خاکساری میں سر سے قطع کی ہے
نقش جبیں ہے میرا ہر نقش پا جہاں ہے

مت موت کی تمنا اے 'درد' ہر گھڑی کر
دنیا کو دیکھ تو بھی تو تو ابھی جواں ہے

کب ترا دیوانہ آوے قید میں تدبیر سے
جوں صدا نکلا ہی چاہے خانۂ زنجیر سے

درد اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے
جو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کرے

فرسودگی ہے رشتۂ تسبیح کا حصول
دل میں کسو کے آہ کوئی راہ کیا کرے

Marfat.com

دل دے چکا ہوں اُس بت کافر کے ہاتھ میں
اب میرے حق میں دیکھیے اللہ کیا کرے

ماہی سے کچھ نہ ہوئے یہاں شست کی خلش
جو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کرے

گر خاک مری سرمۂ ابصار نہ ہووے
تو کوئی نظر قابل دیدار نہ ہووے

پھر موت کسو طرح سے نزدیک نہ پھٹکے
دنیا میں یہ جینے کا جو آزار نہ ہووے

گزرے نہ ترے سامنے سے کوئی کہ وہیں
شیشہ کی طرح دل کی نگہہ پار نہ ہووے

دل ویسے ستمگار سے اظہار محبت
ایسا کہیں پھر دیکھیو زنہار نہ ہووے

دیکھ لوں گا میں اُسے دیکھئے مرتے مرتے
یا نکل جائے گا جی نالہ ہی کرتے کرتے

لا گلابی دے مجھے ساقی کہ یہاں مجلس ہی
خالی ہوئی جاے ہے پیمانہ کے بھرتے بھرتے

درد جوں نقش قدم تھا سر رہ اُس کے
مٹ گیا اوروں کے ہی پانوں کے دھرتے دھرتے

اپنے بندوں پہ جو کچھ چاہو سو بے داد کرو
یہ نہ آجاے کہیں جی میں کہ آزاد کرو

Marfat.com

کوئی دم جو چھپ رہا تھا میں جانا کہ مر گیا
اے وائے 'درد' تو نیں پھر اب نالہ سر کیا

ساقی ہوائے ابر میں رو رو کے تجھ بغیر
ایسا ہوا کبھی نہ کہ دامن نہ تر کیا

وحدت نے ہر طرف تیرے جلوے دیکھا دئے
پردے تعینات کے جو تھے اٹھا دئے

یارب تھی کیا خرام وہ جن نے ایک آن میں
کتنے ہی مردے حشر سے آگے جِلا دئے

سیلاب اشک گرم نے اعضا میرے تمام
اے درد کچھ بہادئے اور کچھ جلا دئے

میر سجاد

ازاکبر آباد است، مرد طالب علم مستعد و شاعر خوب ریختہ، شاگرد میاں آبرو، 'سجاد' تخلص میکند- بسیار آدمی خوبے است سخن او بپایۂ اوستادی رسیدہ- چنیں خوشگو و معنی یاب اگرچہ در بند لفظ تازہ است، لیکن بر زبان خامۂ او خیلہاے معنی سپاہی می کند- لب و دھن ھر کم بغلے نیست، کہ پیش اُو چوں کاغذ سفید بشود- فکر رنگیں اُو چمن تلاش را سایۂ ابر بہارے، ھر

Marfat.com

مصرع بندش را طرف لطف با چنارے، ہر بیت بحر خفیفش برجگر نشتر زن، زبان طاقت بیانش رگ سخن - بے انصافی امر علحدہ است وگرنہ تہ دارئی شعر او نمایاں است، ہر کہ واقف موشگافئی طبع اوست می داند کہ شعر سوختہ پیچدارش بموے آتش دیدہ میماند - قبل ازیں بخانۂ او مجلس یارانِ ریختہ میشد - بندہ نیز میرفتم - اکنوں بسبب عوارضات طرفین ربط گونہ ماندہ است - از وست -

کافر بتوں سے داد نہ چاھو کہ یہاں کوئی
مرجا ستم سے ان کے تو کہتے ھیں حق ھوا

اگرچہ باطل باطل است، لیکن بجاے کافر کہ اول پیش مصرع واقع است باعتقاد فقیر لفظ باطل حق است -

گر تیرے کل کے آنے میں کھوئے نہیں حواس
سجاد کیوں پھرے ھے سجن آج فق ھوا

ساقی بغیر جام کے جیو کا بچاؤ نہیں
جیوں فیل مست آوے ھے ابر سیہ پلا

کیوں مشت گِل بھی دل کی نہ رونے میں بہہ گئی
سجاد مجکو باقی ھے چشموں سے یہ گلا

غم نہیں گر گم ھوا بالوں میں تیرے جا کے دل
پیچ پر تجھ زلف کے گویا کہ اُس کو بل دیا

Marfat.com

تجکو اے 'سجاد' غیر از خنجر بیداد کے
اور بھی کچھ ظالموں کی دوستی نے پھل دیا

جو دل ہو گلوں سے اٹکتا ہوا
وہ کانٹا ہے جیو میں کھٹکتا ہوا

بتاں تو چاہتے 'سجاد' تجکو
کریں پر کیا خدا نے جو نچا ھا

گر تک زمیں پہ لونڈے کی پیٹھ کو لگاویں
جانیں ہم اپنے دل میں رستم کے تئیں پچھاڑا

آتش غم نے ہم کو سرد کیا
دلٔ پھپولا ہوا وہ درد کیا

بتوں کی بھی یہ یاد دو روز ہے
ہمیشہ رہے نام اللہ کا

اب چلا لے تک آن کر ساقی عمر کا بھر چکا ہے پیمانہ
عشق میں جائے کا کہیں مارا بے طرح دل ہوا ہے آوارا

مقبول اس جہاں کا ہرگز غنی ندیکھا
راجا وہی ہے جو کوئی یہاں سے گیا ہے رانا

سجاد کوئی دیکھے بیتابیاں تو دل کی
ہے زندگی ہماری یہ موت کا نمونا

یار سے دل ملا وہ غیر ستی نہ دل اپنا ہوا نہ یار اپنا

Marfat.com

لاوتے ہو میرے آگے کیا دوا
خون دل اپنا پیوں میں یا دوا

دل میں تو خطرہ نہ لا ہرگز طبیب
دیکھ کر میرے مرض کو لا دوا

جان و دل سب قبول ہے جانا
پر گلی میں تری مجھے آنا

میں نے جانا تھا قلمبند کریگا دو حرف
شوق کے لکھنے کا 'سجاد' نے دفتر کھولا

بیٹھے اگر خوشی سے آکر چمن میں بلبل
کریال میں غلیلا ایسا لگے کہ اُڑ جا

خط کترواکے آج قینچی سے ہم سے ملنے میں جاے ہے کترا

تیری شمشیر سے جدا ہو کر سر مرا مجکو تن نہیں دیتا

کیا کرے پاؤں بھی کہ جنگل میں
کچھ نہیں آبلوں سے چل سکتا

مرے دیکھ کر حال داماں کا
پھٹے کیوں نہ سینہ گریباں کا

سب کی نظر سے گر کر ایک دم میں پست ہو جا
گر میکشوں میں آوے زاہد تو مست ہو جا

قاتل کی تیغ آگے جاتے ہیں ہم ندھڑکے
ہرگز ہمارے دل میں سر کا نہیں ہے دھڑکا

Marfat.com

شتابی پلا دے کہ جاتا ہے ابر
جو کچھ باقی ساقی رہی ہو شراب

'سجاد' مہرباں کرے کوئی اس کو کس طرح
غصہ ہوا ہے یار میں کچھ اندنوں غضب

چھن دے ہے نہ چین لے ہے آپ
دل ہوا ہے ہمارے جیو کچھ پاپ

کبھی منزل یہ ہوئی نہیں پوری
بہت اس راہ کو گئے ہیں ماپ

ہر کام کا اگرچہ ہوتا ہے سہل اول
پر عشق کی ستم ہے کوئی ابتدا نہایت

ایک دکھ ہے عاشقی کے پنتھ میں
پانوں کے نزدیک راہ دور دست

جلنے سے صدق دل کے سبب بچگیا خلیل
وہ بات ہے کہ سانچ کو ہرگز نہیں ہے آنچ

دل آبادی میں تنہا کھینچ مت رنج
کہ ویرانہ میں دیوانوں کا ہے گنج

بند میں مت رہ دیوانے عقل کے
کر گریباں چاک چھاتی کھول کر

غیروں کو جان خواب میں غفلت کے ڈال کر
ایک رات آکے سو رہو ہم پاس آنکھہ مونده

Marfat.com

مر گئے پر اگر نہیں آسیب
کیوں یہ رکھتے ہیں قبر پر تعویذ

مت ہو نامہ عبث کو جا کاغذ
اپنے اوپر نہ حرف لا کاغذ

یہ دھواں سا فلک ستاروں ساتھ
ہے نظر میں میری جلا کاغذ

آسماں ایک رقعہ وار نہیں
غم کے لکھنے کو ہو بڑا کاغذ

جیتے چمن کے بیچ بٹھائے ہیں نونہال
تعظیم تیری کرتے ہیں سب اُٹھ کے سروقد

اس فصل گل میں جوش جنوں کا ہوا ہے قہر
جنگل میں آبھرا ہے نکل کر تمام شہر

ہوتی نہیں ہے سرد ہمارے یہ دل کی آگ
لاگی ہے جس زمانہ سے جلتی ہے دھر دھر

سبھی جلتے تھے شمع و پروانہ
رات یہ دن تھے اہل مجلس پر

باد صبا سے زلف معطر کی ہم تلک
مدت ہوئی کہ پہنچی نہیں کچھ خبر عطر

کوئی کم گیا ہوگا زلفوں کی راہ
بہت رکھتے ہیں اس سفر سے حذر

Marfat.com

دیوانہ کا نہیں مطلب دیوانہ
تو کیوں نامہ پہ ہے سطروں کی زنجیر

شوق جنوں میں تیرے عوض چاک جیب کے
نرگس چمن میں دیکھے ہے آنکھوں کو پھاڑ پھاڑ

لخت جگر ہمارا پانوں کے ساتھہ کھا کر
کرتے ہو ہم سے باتیں اب تم چبا چبا کر

کیوں زرق برق کر کے نہ حاضر ہوں تجھہ حضور
ہیں تیرے گھر کے سب یہ زری پوش خواجہ تاش

کھا گیا مجروح دل میرے کو داغ
حال کیا کچھہ گوشت کا کرتا ہے زاغ

میرے تمام حال کی تقریر ہے یہ زلف
روز سیاہ و نالۂ شب گیر ہے یہ زلف

خاموش اس سبب ستی رہتا ہے بیشتر
تنگ اس قدر ہے منھہ کہ نکلتا نہیں ہے حرف

دور میں رخسار کے تیرے کہیں انصاف نہیں
خط چرا لیجائے دل کو اور باندھی جا ہے زلف

جس خوبرو کے دل میں نہ عاشق سے ہو نفاق
کہتے ہیں سارے اُس کے تئیں حسن اتفاق

دل کو کبھی پیار دلا کر کے تو سجن
لاگا نہیں گلے سے مرے آکے آج لگ

Marfat.com

جب تک ترے بدن کو نہ عاشق بدن لگائے
لگتا نہیں ھے تب تیں ھرگز کچھہ اُس کے آنگ

زلفوں کے جب اُلجھتے ھیں اس ساتھہ آکے بال
دیتا ھے شانہ عاجزی سے دانت تب نکال

گلی میں تری بیٹھتے ھی سجن
اِن آنکھوں سے آتے ھیں آنسو نکل

تدبیر اور کچھہ نہیں مجنوں کے حسب حال
لیلیٰ کے والدین اُسے دیں شہر نکال

کیا جانتے تھے ھم سے مل کر کے اصل سے کل
ابکی بہار میں یوں ھوویں گے فصل سے گل

سجاد فکر ھم نہ کریں کیونکہ شعر کی
لگتے ھیں جا کے یار کے منھہ سے سخن میں ھم

ایک دل رکھتا ھوں جو چاھے سو لیجاوے اسے
خواہ زلفیں خواہ ابرو خواہ مژگاں خواہ چشم

پھیر جاھیں خوبرو آنکھیں کریں ھیں جب بلاؤ
دیکھے سرمہ کے تئیں ھو جاھیں ظالم سیاہ چشم

جب ھم آغوش یار ھوتے ھیں
سب مزے در کنار ھوتے ھیں

ناخدائی تک ایک کر ساقی
ایک کشتی میں پار ھوتے ھیں

Marfat.com

تیر ڈوبیں کسی نشانے پر
میرے سینہ کے پار ہوتے ہیں

ابتو ہم نے کیا گریباں چاک
تیرے دامن کو کس طرح چھوڑیں

برابر اپنے سجن بندگی کے کاموں میں
نہیں میں دیکھتا صاحب کے کوئی غلاموں میں

کس طرح کوہ کن پہ گزریگی ہجر کی یہ پہاڑ سی راتیں

از مصنف ہمچنیں هردو مصرع شنیده شد :—

ہجر شیریں میں کیونکہ کاٹے گا
کوہ کن یہ پہاڑ سی راتیں

ہیں شیشیاں شراب کی پیارے بھری ہوئیں
آنکھیں نشہ کے بیچ تمہاری گلا بیاں

میں جو اُس کی گلی میں جاتا ہوں
دل کو کچھہ گم ہوا سا پاتا ہوں

سایہ میں ہم اُس باغ کے ہر بلبل و گل ساتھہ
مدت تئیں دیوار بدیوار رہے ہیں

دیکھوں طبیب درپے دارو ہے کب تئیں
مرتا ہوں میں تو عشق میں جیتا ہوں جب تئیں

جو ایک دھج ہے ابروے خمدار میں
کہاں پائی یہ ضرب تلوار میں

Marfat.com

ہر سادہ رو مخطط ہونے کی دھن رکھے ہے
لیکن کوئی نکالے تیرا سا خط تو لکھدیں

جب کرے ہے ترے دھن کا بیاں
منہ سے غنچہ کے پھول جھڑتے ہیں

تیغ تیری کے تلے دھر جاے سر
جان اتنا کوئی جی رکھتا نہیں

تیری وحشی نگہہ سے جنگل میں
بھا گنے پر غزال بیٹھے ہیں

دونوں طرف جو منہہ پہ ہیں موجیں سی جاریاں
لہریں ہیں میرے شوق کی زلفیں تمہاریاں

صیت شعر اب مرا ہوا ہے بلند
شاعروں کو کہو کہ فکر کریں

لب شیریں پہ اُس کے مرتا ہوں
زندگی اپنی تلخ کرتا ہوں

یہ سجاد کے دل کے جلنے کی قدر
نہیں بوجھتی شمع اُس کو بجھاؤ

میرا جلا ہوا دل مژگاں کے کب ہے لایق
اس آبلہ کو کیوں تم کانٹوں میں ایلچتے ہو

ہرچند در مثل تصرف جائز نیست ' زیرا کہ
مثل اینچنیں است '' کہ کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے

Marfat.com

ہو" لیکن چوں شاعر را قادر سخن یافتم معاف داشتم۔

دیکھ مہندی لگی اُن ھاتوں کو
پھول آکر لگے ھیں پاتوں کو

تو روز وصل میں لے بیٹھے پاس کن کن کو
یہ راتیں ہجر کی کاتی تھیں ھم اسی دن کو

چھاتی ترقے ھے کھلتے وس کی گانٹھ
زر ھو غنچہ کی طرح جس کی گانٹھ

سانپ کی طرح کنڈلی مارے ھے
زلف تیری ھے کوئی بس کی گانٹھ

نہ جوں زلف تیرہ ھے ھر دل کی آہ
نصیبوں سے ملتے ھیں بخت سیاہ

تجھ آنکھوں تلے اندھیرا ھے
پتلیاں یہ نہیں نین ھیں سیاہ

دل جیسے خط کے سبزے میں کھایاں ھو گئے
پڑتے ھیں ایسے جنگ میں بھی کھیت گاہ گاہ

شرمندہ ھوگئی ھے تیرے منھ سے آرسی
اب پھر کے روبرو ترے ھرگز وہ آئنہ*

یار کا جامہ ھمیں ھے گا عزیز
یوسف اپنا پیرھن تہہ کر رکھے

* آئنہ = نہ آئے۔

Marfat.com

رات اُس زلف کا وہ افسانہ
قصہ کوتہ بڑی کہانی ہے

توبہ ہے خدا سے پیری میں
بت پرستی ہے اور جوانی ہے

جو کوئی گرا سو آخر تحت الثری کو پہنچا
ظالم کے گھر کی گلیاں کچھ کم نہیں کوے سے

بے تکلف ہوسبھوں سے وہ ملے ہے سجاد
دختر رز بھی عجب طرح کی مستانی ہے

اگر شعر من می بود پیش مصرع اینقسم میکفتم :-

بے تکلف ہو نپٹھ سر پہ چڑھے ہے سجاد

ہاتھ ہی میں رہے ہے طفلوں کے
یہ تماشے کا دل کھلونا ہے

تک اس کی کان دھر کر تم سلو نے
پرانے درد مندوں کی ہے یہ لے

بختوں بازی کہیں سجن مل جاے
لیکن ایسے کہاں نصیب مرے

عشق کی ناؤ پار کیا ہووے
جو یہ کشتی ترے تو بس ڈوبے

ہمہ شعر سبحان اللہ ۔ لیکن فقیر را از دیدن ایں
شعر تواجد دست بہم میدہد ، از بسکہ از خواندن ایں

Marfat.com

شعر حظے بر میدارم، می خواهم کہ بصد جا بنویسم —

تمہیں غیر سے صحبت اب بنی
اُسے دوستی ہم سے ہے دشمنی

بتوں کے تئیں کس قدر مانتا ہے
یہ کافر مرا دل خدا جانتا ہے

جب تک نہیں پہنچتی ترے آستاں تلک
تب تک ہماری خاک کی مٹی خراب ہے

کچھ یہ سجاد کے جیو پر ہی عجب حالت ہے
ورنہ دیکھے ہیں میں اس درد کے بیمار کئی

اے صنم زنار پہنی تجھ وفا کے واسطے
ورنہ کوئی کافر نہیں ہوتا خداکیوا سطے

عاشقوں کا صنم لہو پی پی
دم بدم تیری تیغ اوگلے ہے

ماہرو بن یہ شمع محفل میں
جیسی روشن ہے سب پہ روشن ہے

سپرداری اس کی کسی سے نہ ہو
یہ ابرو تری ننگی شمشیر ہے

پانوں جنگل میں دھرنے دیتے نہیں
کیا پھپولوں نیں سر اوٹھایا ہے

ہرگز آنے نہ دینگے غیروں کو
جان ہر چند ہم گئے ہونگے

Marfat.com

میر محتشم علی خاں

حشمت تخلص، سید صحیح النسب بود - سپاهیِ عمدہ روزگار، شاعر خوب فارسی و ریختہ فہمیدہ، سنجیدہ - باہمہ بعجز و انکسار پیش می آید - جائسے بود، کہ در دل ہمہ کس جائے او خالیست، از خاک پاک دہلی بود، در مغل پورہ سکونت داشت - برادر کلان اُوکہ میر ولایت اللہ خاں باشد از مغتنمات روزگار است - دیریست کہ ترکِ روزگار کردہ خانہ نشین است - گاھے فکر شعر ہم میکند - بر فقیر شفقت و عنایت بسیارے میکند - خدا در حفظ خودش نگاہ دارد، وآں مرد از نامردیِ روزگار ناھنجار فوراً فوت شد، خداش بیامرزد - از حشمت است -

نکہت گل نیں جگایا کسے زندان کے بیچ
پھیر زنجیر کی جھنکار پڑی کان کے بیچ

بہار آئی دیوانہ کی خبر لو اگر زنجیر کرنا ھے تو کرلو

کرم اللہ خاں درد

ہمشیرہ زادۂ نواب عمدۃ الملک امیر خاں بہادر است - بسیار خوش فکر، و عاشقِ سخن، خالی از درد

Marfat.com

مندی نیست - خوب می گوید، و خوب می فهمد - بنده بخدمت او رفته یک ملاقات کرده ام، طبع شور انگیزے دارد، مرد خوشیست، خداش زنده دارد - ازوست :-

مرے سینہ میں ہر یک سانس ہو کر پھانس کسکے ہے
خلش دل کی نکل جاوے تو کیا آرام ہو جاے

سامنے ہوتے ہی پھر نعش نہ پائی دل کی
بٹ گیا نوک سناں پر صف مژگان کے بیچ

اشرف علی خاں

'فغاں' تخلص کوکۂ بادشاہ احمد شاہ، داخل ذیل نیمچہ اُمرایان است، بسیار جوان قابل، و ھنگامہ آرا، شعر ریختہ را بخوبی می گوید - گاہے فکر غزل فارسی هم می کند - شاگرد قزل باش خان مرحوم است - دریں ایام طبع او مائل لطیفہ بسیار است، چنانچہ ناگر مل را کہ دیوان تن و دخیل بادشاهیست "گھی کی مندی کا سانڈ" گفتہ - هر کہ دیدہ دیدہ باشد و فهمیدہ باشد، و حکیم معصوم را در دربار معلیٰ "گاؤ گجراتی" نام کردہ - هر کہ حکیم صاحب را بیند داند - بندہ بخدمت اُو بسیار مربوطم - ازوست -

Marfat.com

ساقی نہ میں یہاں آپ سے کچھہ چشم تر آیا
دل دیکھتے ہی ابر کو ناچار بھر آیا

آوارہ پریشان و شکستہ دل و بد نام
سنتے تھے فغاں جس کو سو آج ہی نظر آیا

شکوہ تو کیوں کرے ہے مرے اشک سرخ کا
کب آستیں تری مرے لوہو سے بھر گئی

ایں شعر را مرزا رفیع در غزل خود قطعہ کردہ است، و چہ خوب کردہ۔

شیخ محمد حاتم

'حاتم' تخلص از شاہ جہان آباد است - می گوید کہ من با میاں آبرو ہم طرح بودم - مردیست جاہل و متمکن و منقطع وضع، دیر آشنا غنا ندارد و دریافتہ نمی شود کہ ایں رگ کہن بسبب شاعری است، کہ ہمچو من دیگرے نیست، یا وضع او ہمیں است - خوب است ما را بایںہا چہ کار - شعر بسیار دارد، دیوانش تا ردیف میم بدست آمدہ بود، و پارۂ اشعار آں نگاشتہ می شوند - با من ہم آشنائے بیگانہ است - از وست -

مثال بحر موجیں مارتا ہے لیا ہے جن نے اس جگ سے کنارا

Marfat.com

آزاد کو بھلا ہے رہنا جہاں میں ننگا
ہینگا لباسیوں میں جن نے لباس رنگا

پانو مت دھر بوالہوس بحر عمیق عشق میں
جان کر ڈوبا ہے یہاں انجان جو آکر ترا

نال کی سی طرح چاہے تھا کہ بالادے مجھے
مدعی آخر کو اپنے زور میں آپ ہی گرا

آب حیات جا کے کسو نیں پیا تو کیا
مانند خضر جگ میں اکیلا جیا تو کیا

ہجر میں زندگی سے مرگ بھلی
کہ کہے سب جہاں وصال ہوا

تو نہیں تو کنج تنہائی میں ہے
بوریا کا نقش ہم پہلو مرا

ہر قدم پر سرد پانی ہو بہے
جو چلے وہ قامت دلجو مرا

حاتم بیکس کا تجھ بن کون ہے
کون ہوگا جو نہ ہوگا تو مرا

ہائے بے درد سے ملا کیوں تھا آگے آیا میرے کیا میرا

اگر شعر من می بود ایں چنیں می گفتم –
مبتلا آتشک میں ہوں اب میں آگے آیا میرے کیا میرا *

---

* حیرت ہے کہ گردیزی نے میر صاحب کے اس اصلاح کردہ شعر کو حاتم سے منسوب کیا ہے –

Marfat.com

پیش گرمیِ این مصرع و خنکیِ آن شعر روشن است۔

لیا اُس گلبدن کا ہم نے بوسہ
تو کیا چوماں رقیبوں نے ہمارا

شاید عمل کیا ہے رقیبوں کی بات پر
تب تو دلوں کا چور پھرے ہے چھپا ہوا

نظر آتا تھا بکری سا کیا پر ذبح شیروں کو
نجانا میں کہ یہ قصاب کا رکھتا ہے دل گردا

اِن دنوں میں دیکھ کر ہم کو اپھرتے ہیں رقیب
پیٹ ہے اُن کا بھرا کل پرسوں مرتے ہیں رقیب

وصف آنکھوں کا لکھا ہم نے گل بادام پر
کر کے نرگس کی قلم اور چشم آہو کی دوات

مے پلا کے راہ کھویا ہے رقیبوں نیں اُسے
آوے حاتم کی طرف جب کہ کبھو مت آوے

چھین لیتے ہیں مرے دل کو نگاہوں کے بیچ
حسن رہزن ہے یہ پنجاب کی راہوں کے بیچ

ایک دن ہاتھ لگا یا تھا ترے دامن کو
اب تلک سر ہے خجالت سے گریباں کے بیچ

گر عدو مہری بدی کرتا ہے خاص و عام میں
میں اُسے رسوا کرونگا باندھ کے دیواں کے بیچ

Marfat.com

شعر خوبست لیکن لطیفۂ متبدل شدہ است ، کہ او در دیوان بادشاھی گفتہ بود ، بر روئے امیرے کہ نامش از خاطر رفتہ است - در دیوان صاحب رسوا شدم - صاحب ہم عزت خود در دیوان من خواھند دید —

کوئی دیتا نہیں ہے داد بیداد
کوئی سنتا نہیں فریاد فریاد

سجن نے یاد کر نامہ لکھا اور ہم رہے غافل
بجا ہے معذرت لکھنا ہمیں کاغذ خطائی پر

آج نرگس کا قلم کر کے سجن لکھتا ہوں
وصف آنکھوں کا ترے کاغذ بادامی پر

جب سوں تیری نظر پڑی ہے جھلک
تب سوں لگتی نہیں پلک سے پلک

دیکھ طور اس دور کا حاتم نیں کی ترک شراب
یاد کر کر سبز رویاں کو وہ اب پیتا ہے بھنگ

در لفظ سبز رویاں تامل کردن ضرور است زیرا کہ آشنائے گوش ایں ہیچمدان نیست —

خاصے سجن کا ملتا تن سکھ ہے عاشقوں کو
گاڑھے رقیب سارے مرتے ہیں ہات ململ

دلوں کی راہ خطرناک ہوگئی آیا
کہ چند روز سے موقوف ہے پیام و سلام

Marfat.com

ماراہے سنگ دل نیں دکھا مجکو رنگ سرخ
تعویذ مجھہ مزار کا لازم ہے سنگ سرخ

—*—

یکرو

یکرو تخلص مردے بود، شاگرد میاں آبرو، بر احوالش اطلاع ندارم مگر دو سہ مرتبہ در مجالس ریختہ دیدہ ام باآنکہ ہیچمدان فن ریختہ بود، و لیکن خود را خود ہمہ دان میشمرد - ازوست —

دل پر مرے ہیں داغ ترے ہجر کے کئی
گلشے میں جن کے عمر میری سب گزر گئی

—*—

میاں صلاح الدین عرف مکھن

پاکباز تخلص، شخصے است گوشہ نشین، شاگرد میاں یکرنگ کہ احوالش نوشتہ آمد - بسیار کم اختلاط گویا آشنا شدن را نمی داند، پسر میاں شاہ کمال، نبیرۂ شاہ جلال قدس سرہ است - اکثر بورد و وظائف مشغول می باشد - در مجمع شاعران ریختہ کہ بتاریخ پانزدہم ہر ماہ

Marfat.com

قرار یافته است، اگر دماغ وفا میکند تشریف می آرد - مزاجش خالی از وحشت نیست - از وست —

جلوے تمہارے حسن کے نت ہیں پہ ہم کہاں
تم تو سجن ہمیشہ ہو افسوس ہم نہیں

مجھے درد و الم رہتا ہے نت گھیرے میاں صاحب
خبر لیتے نہیں کیسے ہو تم میرے میاں صاحب

—*—

محمد اسمعیل

بیتاب تخلص، مرد درویشے بود، شاگرد میاں یکرنگ، بسیار مربوط، مضبوط الا حوال - دریں ایام بخانہ جعفر علی خاں میرزمت کہ از پشت اسپ برافتاد، و دستش شکست، بیماری دو سہ ماہ کشید، آخر از ہماں آزار مرد - خداش مغفرت بکند - بافقیر نیز آشنا بودند - از وست —

نہ ہوتا گر کسی سے آشنا دل
تو کیا آرام سے رہتا مرا دل

تڑپ کر مر گئی بلبل قفس میں
پڑی تھی ہائے کس ظالم کے بس میں

—*—

Marfat.com

انعام الله

یقین تخلص، شاعر ریخته صاحب دیوان، از بسکه اشتهار دارد، محتاج به تعریف و توصیف نیست - تربیت کردهٔ مرزا مظهر است - پدرش اظهرالدین خاں نام دارد - با جدش در سرهند ملاقات کرده بودم - بسیار آدم با مزه یافته؛ بسلوک پیش آمده، و ضیافت فقیر کرده، تا دیر نشسته صحبت مستوفی داشتم - شعر فارسی بطرز میگوید - آمدم برسر مطلب - میاں یقین را مردمان می گفتند، که مرزا مظهر اُورا شعر گفته میدهد و وارث شعرهائے ریختهٔ خود گردانیده - از قبول کردن این معنیش بنده را خنده می آید، که همه چیز بوارث میرسد اِلا شعر - مثلاً کسے بر شعر پدر خود یا بر مضمون او متصرف شود، همه کس اورا دزد خواهند گفت، تا بشعر استاد چه رسد - القصه پر و پوچ چندے که بافته است که ما و شما نیز می توانم بافت - این قدر بر خود چیده است که رعونت فرعون پیش او پشت دست بر زمین

ـه انعام الله تخلص یقین بن شیخ محمد اظہر مخاطب بہ نواب اظہرالدین خان بن شیخ محمد تقی (ابن سے میر کی ملاقات) (بن حضرت عبد الاحد وحدت بن خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد) (مرتبہ آذر ص ۲۰، ۲۵) محمد اقبال مجددی ۲۸-۹-۱۹۷۷ء

شیخ محمد تقی بن حضرت وحدت

Marfat.com

می گزارد- بعد از ملاقات این قدر خود معلوم شد که ذائقۂ شعر فهمی مطلق ندارد - شاید از همین راه مردمان گمان ناموزونیت در حق او داشته باشند - جمعے بر این اتفاق دارند ' که شاعری اُو خالی از نقص نیست ' چرا که شاعر این قسم کم فهم نمی باشد - از شخصے منقول است که بخانۂ عطیۃ اللہ که پسر نواب عنایت اللہ خاں مرحوم باشد یقین نشسته بود و می گفت ' از اں روز یکه مرزا دست استادی در سر من داشته است شعر من ترقی کردہ - شخص مذکور این مصرع نظامی پیش حضار مجلس بآواز بلند خواند - مصرع :- شد آں مرغ کو خایه زریں نہاد - حاصل اورا بیضه در کلاہ شکست - میاں شہاب الدین ثاقب که احوال اُو نوشته خواهد شد نقل می کرد که من محض برائے امتحان بخانۂ اُو رفتم و یک غزل طرح کردم - من غزل بانصرام رسانیدم ' و ازو مصرعے موزوں نشدہ ' اللہ اعلم- میاں محمد حسین کلیم که احوالش گزشت قصیدہ گفته است ' مسمیٰ به روضة الشعرا - درو نام تمام شعرا را نقل کردہ ' ازاں جمله نام ایشاں را نیز

Marfat.com

آوردہ ، لیکن بکذایۂ غریبے کہ سخن فہم می فہمد و
آں اینست —

یقیں کے شعروں پڑھیں بدگماں بعضے کہ اس کے نہیں
غلط ہے ہم نے بوجھا ہیگا مرزا جان جاناں کو

نام مرزا، جان جان است و شاعر جان جاناں بستہ -
چوں اکثر عوام نام مرزا از غلطی جان جاناں می گویند
شاعر مذکور نظر بر شہرت ہمچنیں موزوں کردہ - اگرچہ
نمی بایست کہ گفتگوے ما با خواص است . در بزرگ
زادگی و شرافت و نجابت میاں یقین سخنے نیست -
از خانوادۂ بزرگیست - با بندہ ہم آشنائی سرسری
دارد - از وست —

دل میں زاہد کے جو جنت کی ہوا کی ہے ہوس
کوچۂ یار میں کیا سایۂ دیوار نہ تھا

رو اگر دیجئے اس کو بھی تو کچھ عیب نہیں
آئینہ سے بھی گیا کیا دل حیراں میرا

یقیں اُس کے در دنداں کی باتیں جو کہا چاہے
صدف کی طرح دھولے آب گوہر سے دہن اپنا

کیا بدن ہوگا کہ جس کے کھولتے جامہ کے بند
برگ گل کی طرح ہر ناخن معطر ہوگیا

Marfat.com

اگرچه اکثر شاعران ریختہ را متبدل بند یافتہ ام متبدل می گویند و توارد می نامند - گویا این شعر اُستاد در حق ایشان است —

هرچه گویند بے محل گویند
در توارد غزل گویند

لیکن شعر یقین لفظاً لفظاً متبدل راے انند رام مخلص است کہ گزشت. طرفہ تر این کہ آنہم در سلیقۂ سرقہ یکہ بودہ است - خدا داند کہ این معنی در اصل از کیست شعر این است —

ناخن تمام گشت معطر چو برگ گل
بند قباے کیست کہ وا می کنیم ما

از یقین است —

آنکھ سے نکلے پر آنسو کا خدا حافظ یقیں
گھر سے جو باھر گیا لڑکا سو ابتر ھوگیا

یقیں سوز و گداز اپنے کو گر اظہار میں کرتا
خدا شاھد ھے آتش کا بھی زھرہ آب ھوجاتا

اگر مر کر نہ میں اُس شوخ کی خاطر نشاں کرتا
خدا جانے وفا میری کے حق میں کیا گماں کرتا

زباں فولاد کی ھو جب جواب کوھکن دیوے
ستم ھوتا اگر پرویزؔ کو عشق امتحاں کرتا

Marfat.com

کہتے ہیں کہ تسخیریں آئینہ کو آتی ہیں
دل سے نہ ہوا جو کام آئنہ سے کیا ہوگا

نہ دیتا عیش کی خسرو کو فرصت قصر شیریں میں
جو میں ہوتا تو جاے شیر جوے خوں رواں کرتا

ناچار لے دل اپنا گیا گور میں یقیں
اس جنس کا جہاں میں کوئی قدرداں نہ تھا

عاشق اور معشوق کی عالم سند کرتے ہیں سب
تجھہ سے خونخواری کی طرز اور مجھہ سے غم کھانے کی طرح

اب جو اُڑ بیٹھیں قفس کے بام پر مقدور نہیں
حیف ہم آگے نہ بوجھے اپنے بال و پر کی قدر

کیا کروں مژگانِ تر کے ابر نے ڈالا ہے شور
آج بادل بے طرح اُمنڈے ہیں یہ برسیں گے زور

خال گورے مکھہ کا لیتا ہے مرے دل کو چرا
اِس نگر میں چاندنی راتوں کو بھی پڑتے ہیں چور

دل نہیں کھنچتا ہے بن مجنوں بیاباں کی طرف
خوش نہیں آتا نظر کرنا غزالاں کی طرف

اِس ہوا میں رحم کر ساقی کہ بے جام شراب
دیکھہ کر چھاتی بھری آتی ہے باراں کی طرف

ہمارے درد کی دارو اگر کچھہ ہے تو دارو ہے
یہ سب کچھہ سن کے ساقی بات پی جانے کا کیا حاصل

Marfat.com

جب دیکھتا ہوں تنہا تجکو سجن چمن میں
کس کس طرح کی باتیں آتی ہیں میرے من میں

مجنوں کی خوش نصیبی کرتی ہے داغ مجکو
کیا عیش کرگیا ہے ظالم دوانہ پن میں

اگر بجاے خوش نصیبی ، خوش معاشی می گفت ،
ایں شعر بسیار با مزہ می شد —

خوباں یقیں کو معذور اب تو رکھو کہ اُس کے
لو ہو نہیں جگر میں آنسو نہیں نین میں

دوبارہ زندگی کرنا مصیبت اس کو کہتے ہیں
پھر اٹھنا بے دماغوں کا قیامت اس کو کہتے ہیں

نہ گذرا ہوگا مجھہ سا کوئی رنگیں باؤلے پن میں
گریباں آپڑا ہے پھٹ کے گل کی طرح دامن میں

یقیں سے جلتے بلتے کی خبر کیا پوچھہ کر لوگے
پڑا ہوگا دیوانہ سوختہ سا کنج گلخن میں

کرتا ہے کوئی یارو اس وقت میں تدبیریں
مرتا ہے یہ دیوانہ اب کھول دو زنجیریں

وہ ناخن ابروے خوباں سے خوشنما تر ہے
کسو کے کام کی جس سے کوئی گرہ وا ہو

خواب مہرع کس طرح دیکھوں تجکو بےخوابی کے ساتھہ
جمع آسایش کہاں ہوتی ہے بیتابی کے ساتھہ

Marfat.com

مفت نہیں لیتے وفا کو شہر خوباں میں یقیں
کس قدر بے قدر ہے یہ جنس نایابی کے ساتھ

زنجیر میں زلفوں کے پھنس جانے کو کیا کہیے
کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کہیے

اگرچہ عشق میں آفت ہے اور بلا بھی ہے
نرا برا نہیں یہ شغل کچھ بھلا بھی ہے

اس اشک وآہ سے سودا بگڑ نہ جاوے کہیں
یہ دل کچھ آب رسیدہ ہے کچھ جلا بھی ہے

یہ کون ڈھب ہے سجن خاک میں ملانے کا
کسی کا دل کبھی پانوں تلے ملا بھی ہے

ایک پل بھی نہیں تھہرتا ھاے آنسو کی طرح
اس دل بیتاب کو کوئی تسلی کیا کرے

وصل کی گرمی سے مجکو ضعف آتا ہے یقیں
دیکھیے مجھہ ساتھہ خوبوں کی جدائی کیا کرے

اُس بسنتی پوش سے آغوش رنگیں کیجئے
جیو میں ہے اس مصرع موزوں کو تضمیں کیجئے

مزے سے عشق کے دوزخ بھی اس فرقہ پہ جلت ہے
خدا ہم کو کرے محشور امت میں محبت کے

نہ نکلا کام کچھہ اس صبر سے اب نالہ کرتا ہوں
مری فریاد ھی شاید مری فریاد کو پہنچے

Marfat.com

دیوانہ ہوں میں اپنے جیو سے مجنوں کے سلیقہ کا
مزے لے لے کے مرنے کی طرح فرہاد کیا جانے

یار اگر منظور ہے دنیا وعقبیٰ سے گزر
منزل مقصود ہے دونوں جہانوں کے پرے

مجھے یہ بات خوش آے ہے ایک مجنون عریاں سے
کیا کیجئے کہاں تک چاک، ہم گزرے گریباں سے

فقیر نیز یک شعر دارد قریب بہمیں معنی و باعتقاد
خود بمراتب ازیں شعر بہتر میداند - اینست —

چاک پر چاک ہوا جوں جوں سلایا ہم نے
اب گریبان ہی سے ہاتھ اُٹھایا ہم نے

از یقیں است

نہ دے برباد خار آشیاں کو عندلیباں کے
صبا تو بھی ہوا خواہوں میں ہے آخر گلستاں کے

تک ایک انصاف کر، کرتا ہے اتنی بھی جفا کوئی
کرے گا بعد میرے کس توقع پر وفا کوئی

میاں شہاب الدین

ثاقب تخلص، مردے درویشے است متوکل، شاگرد

Marfat.com

میاں آبرو - اکنوں شعر خرد را پیش خان صاحب سراج الدین علی خاں می آرد - از چندے بوطن خود رفتہ، کہ از مضافات بارهہ است - با فقیر آشنائی بسیار داشت - تحفۂ روزگار است - درهمہ چیز دست دارد، و هیچ نمیداند - حاصل مردے خوبے است، زندہ باشد - از وست -

ثاقب کی نعش اوپر قاتل نیں آکے پوچھا
یہ کون مرگیا ہے کس کا ہے یہ جنازا

مخفی نماند کہ احوال یکے ازیں شاعرانِ سمت دکن کہ پُربے رتبہ اند، مگر بعض، چنانچہ ولی و سید عبدالولی و سراج و آزاد کہ معاصر ولی بود سر رشتۂ مربوط گوئی بدست ایشاں یافتہ میشود - باقی سرکلافہ داشت، حرف زدن همہ‌ها کم است، لہذا بر تخلص اکثر آنها اکتفا کردہ نوشتہ آمد ـــ

ولی

شاعر ریختہ از خاک اورنگ آباد است - میگویند

Marfat.com

که در شاهجهان آباد دهلی نیز آمده بود۔ بخدمت میاں گلشن صاحب رفت، واز اشعار خود پارهٔ خواند۔ میاں صاحب فرمود، این همه مضامین فارسی که بیکار افتاده اند، در ریختهٔ خود بکار ببر، از تو که محاسبه خواهد گرفت۔ از کمال شهرت احتیاج تعریف ندارد، واحوالش کما ینبغی معلوم من نیست۔ ازوست —

نپوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت
برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا

اُس کے قدم کی خاک میں صد حشر ہے نجات
عشاق کے کفن میں رکھو اس عبیر کو

غرور حسن نے تجکو کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھہ گھر ولی آوے

خبرداری سے اُس معشوق کے کوچہ میں جا اے دل
کہ اطراف حرم میں ہے ہمیشہ ڈر حرامی کا

اے غنچہ نکر تو فخر یہ دل تکمہ ہے سجن کی بکتری کا

دل چھوڑ کے یار کیونکے جاوے
زخمی ہے شکار کیونکے جاوے

دیکھہ کر تجھہ نگاہ کی شوخی
ہوش عاشق رم غزال ہوا

Marfat.com

اور مجھہ پاس کیا ہے دینے کو
دیکھہ کر تجکو رو ہی دیتا ہوں

کیا غم ہے اُس کو گرمیء خورشید حشر سے
بخت سیاہ جس کے سر اوپر ہے سایہ ہاں

مت راہ دے رقیب سیہ رو کو ایک بار
ڈریے ہزار بار بلاے مہیب سے

دشمن دیں کا دین دشمن ہے راہزن کا چراغ رہزن ہے

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کو
کرتی ہے نگہہ جس قد نازک پہ گرانی

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سے تاب جی سے صبر سر سے ہوش لیجاوے

عالم میں ترے ہوش کی تعریف میں کی ہے
ایسا تو نکر کام کہ مجھہ پر سخن آوے

سن ولی رہنے کو دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ زلف ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

جلد چل تک عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے کہیں
کاہلی کو رہ نہ دے سالک کہ منزل دور ہے

پہنچتا ہے یہ دل کو ہر جاگہ غم ترا روزیء مقدر ہے

عجب کچھہ لطف رکھتا ہے شب خلوت میں دلبر سے
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

Marfat.com

کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے
دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نہیں

اے جان ولی وعدۂ دیدار کو اپنے
ڈرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے تو

یک دل نہیں آرزو سے خالی ہر جا ہے محال اگر خلا ہے

گناہوں کے سیہ نامے سے کیا غم اُس پریشاں کو
جسے وہ زلف دست آویز ہو روز قیامت میں

--*--

سید عبد الولی سلمہ اللہ

عزلت تخلص از سورت اند، خلف الصدق حضرت سید سعد اللہ قدس سرہ سورتی کہ مستنبد عالمگیر بردند، درویش وضع، عالم فاضل، بزرگ متوکل- مشق شعر فارسی ہم کردہ اند - لیکن مزاج اوشان میلان ریختہ بسیار دارد، تازہ وارد ہندوستان کہ عبارت از شاہجہان آباد است شدہ اند، نسبتے تمام بسخن دارند - از اسالیب کلام شاں واضح میگردد کہ بہرہ بسیارے از دردمندی دارند - با ایں ہمہ کمال ایں قدر وسعت مشرب بہم رسانیدہ اند کہ در ہر رنگ چوں آب می

Marfat.com

آمیزند - با فقیر جو ششها میکنند - مرد با استقامت اند، خدا ایشاں را سلامت دارد - از وست —

فقیروں سے نہ ہو بیرنگ لالا فصل ہولی میں
ترا جامہ گلابی ہے تو میرا خرقہ بھگوا ہے

جس خوش نگہ کو پہنچوں غفلت کی نیند لیوے
میں خفتہ بخت شب کا افسانہ ہو رہا ہوں

اُس کو پہنچی خبر کہ جیتا ہوں
کسی دشمن سیتی سنا ہوگا

عزلت گمان یوں تھا کہ جل کر ہوا ہے راکھ
پھر دود آہ دل نیں مرا دیدہ تر کیا

بندے ہیں تیری چھب کے مہ سے جمال والے
سب گل سے ڈال والے سنبل سے بال والے

اے بلبل اتنی رو کے دعا ہر سحر تو مانگ
حق تیری آہ سرد چمن کی صبا کرے

نبو جھو یہ بگولہ ہے مرا ہم تول صحرا میں
یہ قبرحضرت مجنوں ہے ڈانواڈول صحرا میں

ہوے لیلیٰ کے سر چڑہ اشک مجنوں نیل کے ٹیکے
یے موتی خاک لیتا نہیں کوئی مول صحرا میں

بیاباں کے گلوں سے بوئے رنگ درد آتی ہے
اری بلبل چمن سیں دل اُٹھا آ بول صحرا میں

Marfat.com

نخل اُمید بے وفاؤں سے دل سلامت پھرے تو پھل پایا

صحیح اپنا مرض الفت کا جب میں عرض کرتا ہوں
جلے دل کی تشفی کو مجھے آنکھیں دکھاتا ہے

کیا گرم ہو دیتا ہے جواب خنک اے یار
تاب اپنے دم سرد کی نہیں دل کو ہمارے

چین ابروے سجن میں میرا جیو اُلجھا ہے
دل کھلے گر کبھی دونوں میں گرہ پڑ جاوے

دل میں رندوں کے پھپولا ہوا عمامۂ شیخ
یارب اس بزم سے یہ زہر کا مکڑ جاوے

سدھارے گُل کہاں سونے پڑے ہیں گلستاں اپنے
گئی ہیں بلبلیں کیدھر جلاکر آشیاں اپنے

نپوچھو یہ کہ کیفی چشم پہ سرمہ نے گھیری ہے
گریباں گیرِ ظالم بے سخن فریاد میری ہے

تجھہ قبا پر گلاب کا بوٹا
دل بلبل گویا ابھی توٹا

بجز رفاقت تنہائی آسرا نہ رہا
سواے بیکسی اب اور آشنا نہ رہا

—*—

آزاد تخلص

ہم عصر ولی بود۔ بسیار بصفا حرف میزد۔ از وست۔

Marfat.com

آئیں جہاں کی ساری آزاد صنعتیں پر
جس سے کہ یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا

— * —

سراج تخلص

در اورنگ آباد شنیدہ می شود، شاگرد شاگرد سید حمزہ - ہمیں قدر از بیاض سید مسطور مستفاد می گردد - سخن او خالی از مزہ نیست - ازوست -

تم پر فدا ہیں سارے حسن و جمال والے
کیا خط و خال والے کیا صاف گال والے

پی بن مجھ آنسوؤں کے شراروں کی کیا کمی
جس رات چاند نہیں ستاروں کی کیا کمی

نہیں ہے تاب مجھے سامنے ترے جاناں
کہاں سراج کہاں آفتاب عالمتاب

رفوگر کو کہاں طاقت کہ زخم عشق کو ٹانکے
اگر دیکھے مرا سینہ رفو چکر میں آجاوے

شعلہ خو جب سے نظر آتا نہیں
لوٹتا ہے تب سے انگاروں میں دل

عجب وہ سرو گلزار ادا خوش‌قد ہوا واقع
پر بلبل نہال گل کو دست رد ہوا واقع

Marfat.com

ہاے رہ گئی دل میں دامنگیریوں کی آرزو
سبزۂ تربت مرا ہے پنجۂ گیرا ہنوز

نہیں حقیقت میں حسن و عشق جدا
طوق قمری ہے طرۂ شمشاد

مدت سے گم ہوا دل بیگانہ اے سراج
شاید کہ جا پڑا ہے کسی آشنا کے ہات

شکر للہ ان دنوں تیرا کرم ہونے لگا
شیوۂ جور و ستم فی الجملہ کم ہونے لگا

نہیں ہوا اُس شمع رو کے عشق میں داغ ایک 'سراج'
ہیں وہ حسن آگشیں کے ایسے پروانے کئی

منظور چشموں کی تبرید کرنے کو شبنم ہے سرد آب شوروں کی مانند
روپے کی تھالی سفیدی ہے نرگس کی زردی ہے زر کے کٹوروں کی مانند

دل کے خزانے سیں شاید لے جاویگا جی کے جواہر کو عیاریوں سیں
ہر دم خیال اُس کا آنکھوں کے روزن سیں آتا ہے چھپ چھپ کے چوروں کی مانند

— * —

عارف علی خان

'عاجز' تخلص - دہ دوازدہ سال شدہ باشد کہ در شاہ جہان آباد تشریف داشت - بندہ شور او شنیدہ بودم - از چندیں بسمت دکن رفتہ. اکنوں از زبان سید مذکور

Marfat.com

بوضوح می پیوندد که در برهانپور است - دیگر برحسب ونسبش اطلاع ندارم - زبانش بزبان او باشان است - اکثر ریختہ در بحر کبت می گوید - ازوست -

مینہ کے برسنے کی باو چلی ہے اب آنکھوں سے جان بن آنسو چلیں کے
درد کے نیساں کے گوہر غلطاں تو مٹی میں کنکروں سے آہ رلیں کے

تفت جنوں مرا وحشی دیوانوں نے سر پر اٹھاے ہیں شوروں سے 'عاجز'
اب میاں مجنوں بیولوں کی مورچھلوں کو خرابی سیں آپ ہی جھلیں کے

— * —

احمدی گجراتی*

ازوست -

ھوے دیدار کے طالب خودی سے خود گذر نکلے
نپائی راہ دانش میں خروشاں بے خبر نکلے

نشان بے نشاں ھم ملک یکرنگی میں پاتے ھیں
خبر چھوڑی دوئی کا ھم نے جب سے ست نگر نکلے

بھرے دونین کے چھگلاں صبوری ساتھ لے توشہ
کمر ھمت سے باندھے ھر پرت کی بات پر نکلے

نین کے ھاتھ کھپرلے پھریں درسن کی بھیکیاں کو
نپائی ایک در پر بھی بھکاری در بدر نکلے

* میر اور شفیق نے احمدی لکھا ھے لیکن قایم ' شرق اور حسن نے احمد گجراتی لکھا ھے ' احمد صحیح معلوم ھوتا ھے کاتب نے اضافہ کی بجاے (ی) لکھ دی ھے —

Marfat.com

رھے نادر خیالاں میں ملے شوریدہ حالاں میں
ھوے صاحب کمالاں میں کدھر سے آ کدھر نکلے

—*—

قاسم مرزا

او ھم ھمیں غزل گفتہ است - معلوم نیست کہ کجائی بود -

گلے میں سر کی لت سیلی سوال ھے خال کا دانا
ھوئے جوگی تو کیا یاں واں جدھر نکلے تدھر نکلے

شعوری جاجاپوری

از وست —

برسات میں ندیکھا نظر بھر کر آفتاب
روشن ھے یہ کہ عاشق ھوا تجھہ پر آفتاب

فضلی

فضلی راست، مثنوئی اینھم یک نظر دیدہ ام -

شاعر خوبے نبود —

رکھا ھوں نیم جاں جاناں تصدق تجھہ پہ کرنے کو
کیا سب تن کو میں درپن اجھوں درسن نپائے ھوں

Marfat.com

ربط بین المصرعین این شعر سبحان الله عجب ربط چسپانی است که مطلق معلوم نمی شود که چه میگوید وچه ارادہ کردہ است —

صبائی احمدآبادی

از وست —

زر سے ہے آشنائی زر سے ملے ہے بھائی
زر نہیں تو ہے جدائی دنیا جو ہے سو زر ہے

محمود

از وست —

لوگاں کہیں پتھر سے کچھ سخت نہیں لیکن
جو کوئی پیا سے بچھڑا وہ سخت ہے پتھر سے

محمود تجھ میں دستا پورا ہنر وفا کا
ہے کیا عجب جو بھاوے تو پیو کو اس ہنر سے

سالک

از وست —

پھروں بیہوش ہو کر میں برہنہ پا بدل تیرے
یقیں بوجھوں تمن پیارے کہ سالک کوں لبھایا ہے

Marfat.com

ملک

از وست —

تن من فدا کروں اُس ھشیار ساقی اُوپر
یک قطرہ مے چکھا کر جن بے خبر کیا ھے

لطفی

از وست —

تجھ عشق کی اگن سے شعلہ ھو جل اُٹھا جیو
دل موم کے نمونے گل گل پگھل گیا ھے

جیو کا چمن جلا سو جلتی انگار لیکر
اُکلا کے آگ دینے تیسو جنگل گیا ھے

میں عشق کی گلی میں گھائل پڑا تھا تس پر
جوبن کا ماتا آکر مجکو کھندل گیا ھے

فخری

دیکھوں میں جب تجھے تو چکا چوند لگ رہے
ہرگز کدہے نہ دیکھا نظر بھر کر آفتاب

Marfat.com

ھاشم

دکھن ہور ہند کے دلبر ہمن سے بے حجاب اچھتے
کہ مکھڑے چاند سے پر جن کے خط پیچ و تاب اچھتے

ھاتفی *

تیری انکھیاں ہور زلف سے کافر ہوا سارا جہاں
اسلام ہور تقویٰ کہاں زہد اور مسلمانی کدھر

اشرف

پیا بن میرے تیں بیراگ بھایا ہے جو ہونی ہو سو ہو جاوے
بھبوت اب جوگیوں کا رنگ لایا ہے جو ہونی ہو سو ہو جاوے

غواصی

جو کوئی اس مزرع دل پر برہ کا بیج بوتا ہے
† تو ہرگز اوس کے بستاں میں گل امید ہوتا ہے

* قایم اور میر حسن نے "ہاتف" لکھا ہے —
† تو کے بجاے نہ ہونا چاہئے —

Marfat.com

خوشنود *

سب رین جاگے سحر پڑہ تو بھی سجن آیا نہیں
جب جپ کے دیکھی بات میں درشن کو دکھلا یا نہیں

جعفر

غمزیاں سوں دیکھو شوخ مجھے مار کر چلے
مجروح تس پہ راہ مذیں تھار کر چلے

عبدالرحیم

آیا فراق اب پیو کا سدہ بدہ گنوا مجنوں کہا
جس بات وہ لیلی گئی اُس بات مجھ جانا پڑا

عبدالبر

سجن کے ہجر کا نیزا جگر کے بیچ لاگا ہے †
نہ چونکے کیونکے اب طالع کہ سنوا نپہ جاگا ہے

---

* اکثر تذکرہ نگاروں نے خوشنود لکھا ہے ' یہ دکن کا مشہور شاعر ملک خوشنود ہے —
† اصل میں اسی طرح لکھا ہے —

Marfat.com

عزیز اللہ

غزلے گفتہ است، کہ تمام اولیا را درو ذکر کردہ است، مقطعش اینست —

مجھ نوجواں میں کیا سکت بولوں جو ولیاں کے صفت
عاجز عزیزاللہ اُوپر دکھن کے سب پیراں مدد

سعدی دکھنی

آنچہ بعض ایں را شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ گمان بردہ اند خطا است - ازوست —

ہمنا تمن کو دل دیا تملے لیا اور دکھ دیا
تم یہ کیا ہم وہ کیا ایسی بھلی یہ ریت ہے

دو نین کے کھپر کروں رو رو بخون دل بھروں
پیش سگ کویت دھروں پیا سا نچاوے میت ہے

سعدی غزل انگیختہ شیر و شکر آمیختہ
در ریختہ در ریختہ ہم شعر ہے ہم گیت ہے

بیچارہ

پیو سے جدا ہونا نہ تھا چاہا خدا کا یوں اتھا
جز صبر اب چارہ نہیں بیچارہ ہو رہنا پڑا

Marfat.com

حسن

جب تے سفر پی نے کیا تب تے غریب آوارہ ہوں
پی بیگ تے آنا کریں یا مجکو لیں بلوائے کر

حسیب تخلص

احوالش معلوم نیست، از بیاض سید صاحب مذکور نوشتہ شدہ —

گلبدن پھول کی جت لڑکے ڈالی ارے *
دیکھ ابھی شور کریں بلبل و مالی "ارے"

مرزا داؤد

داؤد تخلص میکند، شاگرد سید صاحب است - †

---

* یہ شعر اصل میں اسی طرح لکھا ہے —

† داؤد اورنگ آبادی، ولی کا متبع تھا جیسا کہ اس کے اشعار سے ثابت ہوتا ہے - شاہ سراج کا معاصر اور حریف تھا، اپنے اشعار میں ان پر چوٹ کی ہے - عزلت کی وفات سے بتیس سال قبل ۱۱۵۷ھ میں فوت ہوا ہے - شفیق نے اس کے لڑکے جمال اللہ "عشق" کی زبانی معلوم کرکے وفات کا قطعۂ تاریخ کہا ہے - ایسی صورت میں میر صاحب کا عزلت کے حوالے سے لکھنا تعجب سے خالی نہیں —

Marfat.com

اینقدر هم از زبان سید صاحب بتحقیق رسیده - الله اعلم-
بارے مصرعے را درست موزوں میکند - از وست —

زلف دلبر سے مجکو سودا هے
خلق کہتی هے تجکو سودا هے

میر میران صاحب

که سید نوازش‌خاں خطاب دارد و بهید تخلص اوست،
همیں قدر معلوم میشود —

آه گر باغ سیں وه سرو خراماں گذرے
اشک قمری سے گلستان میں طوفاں گذرے

بسکه هے آتش غم تیز درونے میں مرے
ناوک ناز ترا دل سے نه سوزاں گذرے

میر عبد الله تجرد

سید عبد الولی میگویند، که شاگرد ملست - از وست

تجهه رو میں لطف هے سو ملک کو خبر نہیں
خورشید کیا هے اُس کی فلک کو خبر نہیں

Marfat.com

حکیم یونس

احوال اُو معلوم نیست از بیاض سید صاحب نوشتہ شدہ —

صبح جب گلشن سے وہ گلرو گیا
باغ سے باہر نکل گلرو گیا

ہے معطر اب تلک صحرا تمام
اس زمیں اُوپر کوئی گل بو گیا

سو گیا جنلے جگا یا تھا مجھے
بخت میرا جاگ اُٹھا تھا سو گیا

نواب خواجم قلی خاں

هفت هزاری صوبه داری برهانپور است - از معتقدان سید صاحب است —

'موزوں' نیں راہ عشق میں پھر اب قدم رکھا
ہے مصلحت سے دور نجانوں کریگا کیا

میر محمد باقر

حزیں تخلص شاعر ریختہ است' صاحب

Marfat.com

دیوان از نصیریان مرزا جان جاں مظہر - شنیدہ میشود کہ بہ بنگالہ رفت دیگر احوالش تحقیق نمی گردد - ازوست —

اُس بے وفا کے عشق میں کچھ مجکو جس نہیں
پانوں تلک بھی ہائے مجھے دسترس نہیں

محمد علی حشمت

از شاگردان غنی بیگ قبول است - اکثر بر شعرما مردمان اعتراضات بیجا میکرد و جواب با صواب می یافت - در شعر ریختہ کہ بسیار پاجیانہ میگفت ' گپہا دارد - حاصل' عجب ہنگامہ پردازے بود - دریں ایام ہمچو اوے ہم بہم نمی رسد - ہمراہ قطب الدین خاں در جنگ روہلہ کشتہ شد- اوستاد عبدالحی تابان بود- خداش بیا مرزد- ازوست —

جب آخزاں چمن میں ہوئی آشناے گل
تب عندلیب روکے پکاری کہ ہاے گل

خط نہیں ترا حسن سب اوڑایا
یہ سبز قدم کہاں سے آیا

Marfat.com

میر عبدالحی تاباں

نوجوان بامزہ بود - سید نجیب الطرفین، مولد او شاهجهان آباد ست، بسیار خوش فکر و خوبصورت، خوش خلق، پاکیزہ سیرت، معشوق عاشق مزاج - تاحال در فرقهٔ شعرا همچو او شاعر خوش ظاهر از ممکن بطون عدم بعرصهٔ ظهور جلوہ گر نشدہ بود - زبان رنگینش پاکیزہ تر از برگ گل، گلستاں سخن را نازک دماغ بلبل - سمند رنگینیء فکرش با گلگوں بادِ بهار طابق النعل بالنعل است - هر چند عرصهٔ سخن او همیں در لفظهائے گل و بلبل تمام است، اما بسیار برنگیں می گفت - از دیدن رنگ آتش بے اختیار از دهن من گل کمالش سر میزد - نسبت بشعر او اوستاد او را رتبهٔ شاگردی او نبود - با فقیر یک صفائی داشت - از چندے بسبب کم اختلاطی ایں هیچمدان کدورتے بمیان آمدہ بود - اجلش مهلت نداد که تلافیش کردہ آید - آخر آخر که اوائل جوانی او بود، ایں قدر مدام مست شراب کردہ که ملاقات همه یاران موقوف

Marfat.com

شد - اکثرے از دوستانش که بخانۂ اُو میرفتند، اورا مست طافح می یافتند، و آب بردن این ماجرا را ببینید که هشت هفت روز زود لعیت حیات سپردن او باقی ماند، یک مرتبه توبه کرده و بهمه آشنایان خود رقعها نوشته که عزیزان من توبه کرده ام شما شاهد و خبر گیران من باشید چرا که شراب بسبب کثرت استعمال مزاج من شده بود از گذاشتن این از خود گزشتن من پر نزدیک می نماید - غافل از احوال من بودن از عقل بسیار دور است - آخرالامر همان شد که گفته بود - حاصل آفتاب تابان عمر اُو زود بلب بام رسید - معشوق عجبے از دست روزگار رفت - افسوس افسوس افسوس - امید قویست که حق تعالیٰ مغفرتش کرده باشد - از وست —

ہے سوز عشق یہاں تئیں مجھ میں کہ بعد مرگ
پروانہ مرغ روح ہو شمع مزار کا

قد حلقۂ کماں اسی حسرت میں ہو گیا
تیر ہدف کبھی نہ ہماری ہوئی دعا

اخگر کو چھپا راکھ میں میں دیکھ کے سمجھا
تاباں تو تۂ خاک بھی جلتا ہی رہے گا

Marfat.com

پاس تو سوتا ہے چنچل پر گلے لگتا نہیں
منتیں کرتے ہی ساری رات ہوجاتی ہے صبح

جیو میں آوے سو کہہ تو تاباں کو
لیس من فیک شتمنا بہ قبیح

مرا بس ہو تو ہرگز خط نہ آنے دوں ترے لیکن
لکھا قسمت کا کوئی بھی مٹا سکتا ہے کیا قدرت

لگ رہی ہیں ترے عاشق کی جو آنکھیں چھت سے
تجکو دیکھا ہے مگر اُن نے لب بام کہیں

لے میری خبر چشم مرے یار کی کیونکر
بیمار عیادت کرے بیمار کی کیونکر

بال اپنے کھولتا ہے جب تو اے خورشید رو
چاند سے مذھہ پر ترے اُس وقت آجاتا ہے ابر

آتا ہے فاتحہ کو گلرو رقیب ساتھ
لاتا ہے خار قبر پہ میری بجاے گل

آشنا تو مجھے ہے ایسا کہ جیسا چاہئے
پر جو کچھہ دل چاھتا ہے ھائے وہ ہوتا نہیں

ساقی ہو اور چمن ہو مینا ہو اور ہم ہوں
باراں ہو اور ہوا ہو سبزا ہو اور ہم ہوں

ایمان و دیں سے تاباں کچھہ کام نہیں ہے ہم کو
ساقی ہو اور مے ہو دنیا ہو اور ہم ہوں

Marfat.com

ملایا خاک میں گھر کوہکن کا ہائے خسرو نیں
یہ کیا بات آگئی اس خانماں آباد کے دل میں

جفا تو چاہیے اے شوخ مجھ پہ یہاں تک کر
کہ سب کہیں مجھے رحمت تیری وفا کے تئیں

دیکھنا ان ماہرویاں کا تو اے تاباں نہ چھوڑ
چاہتا ہے گر ہمیشہ نور بینائی کے تئیں

میرے ہم مشربوں میں آ تاباں
ریجھتے ہوں گے حضرت رمضاں

جوں برگ گل سے باغ میں شبنم ڈھلک پڑے
کیا ہو کہ برگ تاک سے یوں مے ٹپک پڑے

محفل کے بیچ سن کے میرے سوز دل کا حال
بے اختیار شمع کے آنسو ڈھلک پڑے

کاتیں ہیں بتاں تاباں جوں شمع زباں میری
یہاں بات کے کہنے کی ہوتی ہے گنہہ گاری

سفیدی جو آئے ہے ڈاڑھی میں تیری
سمجھ شیخ یہ تار و پود کفن ہے

شیخ جو حج کو چلا چڑہ کے گدھے پر یارو
زور نہیں ظلم نہیں عقل کی کوتاہی ہے

رکھتا تھا ایک جیو سو تیرے غم میں جا چکا
آخر تو مجکو خاک میں ظالم ملا چکا

Marfat.com

دیتا نہیں ہے ساقی اس ابر میں پیالہ
آتا ہے مجکو تاباں بے اختیار رونا

گلی میں اپنی روتا دیکھہ مجکوں وہ لگا کہنے
کہ کچھہ حاصل نہیں ہونے کا ساری عمر رو بیٹھا

تو بال کھول نہایا تھا ایک دن اب تک
ہر ایک موج کو ہے پیچ و تاب دریا میں

ہر ایک کو کیجیو تیروں کا اپنے تو قندیل
کھلائیو نہ میرے استخواں ہما کے تئیں

بہے اشک از بسکہ آنکھوں سے میری
لب جو ہوا ہے کنار گریباں

ہاتھہ بیفائدہ زنداں میں نہ دوڑا مجنوں
طوق ہے تیرے گلے میں یہ گریباں تو نہیں

خوان فلک پہ نعمت الوان ہے کہاں
خالی ہیں مہر و ماہ کی دونوں رکابیاں

مرتے ہیں آرزو میں اس وقت آن پہنچو
تک تم کو دیکھہ لیں ہم جلدی سے جان پہنچو

میں گور غریباں پہ جاکر جو دیکھا
بجز نقش پا لوح تربت نہیں ہے

نہ پائی خاک بھی تاباں کی ہم نے پھر ظالم
وہ ایک دم ہی ترے رو برو ہوا سو ہوا

Marfat.com

آرزو ہی رہی پہ دانۂ تاک
قطرۂ مے کبھو نہ ہو ٹپکا

مرنے کے سے تو نہیں کچھ مرے آثار ہنوز
رحم کر رحم کہ جیتا ہے یہ بیمار ہنوز

کیا میں فرض کہ محشر کے تئیں مجھے بخشیں
جو تو نہ ہووے تو فردوس بھی جہنم ہے

ترے پاس عاشق کی عزت کہاں ہے
تجھے بے مروت محبت کہاں ہے

مری گور پر لوگ رکھتے ہیں گل کو
تری دلربائی کی غیرت کہاں ہے

بیاں کیا کروں ناتوانی میں اپنی
مجھے بات کہنے کی طاقت کہاں ہے

میرا جواب نامہ یہاں لکھہ چکے پر ابتک
قاصد پھرا نہ لیکر وہاں سے جواب نامہ

گئے نالے ترے برباد مانند جرس چپ رہ
اثر دیکھا تری فریاد میں دل ہم نے بس چپ رہ

تری ابرو سے نہ چھوٹے گا مرا دل ہرگز
گوشت ناخن سے بھلا کوئی جدا ہوتا ہے

تو مے پی اس قدر ظالم کہ تجکو کیف کم ہووے
ترا بے ہوش ہوجانا ہمارا ہوش کھوتا ہے

Marfat.com

بتاں کے شہر ناپرساں میں کوئی کب داد کو پہنچے
مگر وہاں اپنے بندوں کی خدا فریاد کر پہنچے

قیامت مجھ پہ کل کی رات اس کے ہجر نیں لائی
نہ آیا یار میرا آج بھی وہ رات پھر آئی

ہوتا ہوں ترا جو اشتیاقی ساقی
بے خود ہو پکارتا ہوں ساقی ساقی

ہے مجکو خمار شب کا لا صبح ہوئی
شیشہ میں جو کچھہ کہ مے ہے باقی ساقی

محمد یار

خاکسار تخلص عرف کلو' شخصے است خادم درگاہ قدم شریف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم - شعر ریختہ میگوید و خود را دور میکشد' و بسیار سفلگی میکند ' بلکہ از تنک آبی بنائے ریختہ را بآب رسانیدہ - چنانچہ علی الرغم ایں تذکرہ تذکرۂ نوشتہ است' بنام 'معشوق چہل سالۂ خود' و احوال خود را اول از ہمہ نگاشتہ' و خطاب خود سید الشعرا پیش خود قرار دادہ - آتش کینہ کہ بے سبب افروختہ است ' چوں کباب بو میدہد ' اینقسم پئے من ریسماں می تابد' کہ گوئی پسر رسن تاب

Marfat.com

است - محمد معشوق کنبوه که مردے است نائب میر بحر بسیار گرمجوش و یار باش چوں شنید که خاکسار کلو هم نام دارد بداهتاً گفته ، مصرع :—

کتا هے دریار کا کلو اس کا نام

چوں کلو اکثر نام سگہا میگزارند لطف بهم رسانید - هر که دم لابۂ او دیده است میداند - فخر او همه بر ریخته است طرفه ایں که آں هم نامربوط و خود او هم نادرست - تقلید مرزا جان جاں مظہر در هر امر میکند - اگر کسے تکلیف شعر کند گوید که وقتے بیمار بودم ، آه آه من ایں رنگ داشت - سبحان الله مرد مان ایں را شعر می نامند - بابا! من شعر نمی گویم . و با ایں برادران یوسف که ما شاعراں باشیم بر بطے .... الغرض بسیار کم فرصت و بے ته است - ایں چند شعرے که بنام او نوشته مے آید ، از فیض سخن است ، از و نیست -

دل شیفته هو کے کیا لیا تیں
اے خانه خراب! کیا کیا تیں

تیری زلف سیه سے اے پیارے مجکو یکسر هزار سودا هے

'خاکسار' اس کی تو آنکهوں کے کہے مت لگیو
مجکو ان خانه خرابوں هی نے بیمار کیا

Marfat.com

بر متتبع ایں فن پوشیدہ نیست کہ بجاے بیمار کیا گرفتار کیا میبایست -

تیغ قاتل سے ہوے محروم بے تقصیر ہم
روز محشر کے اُٹھیں گے گور سے دلگیر ہم

کیا ہے اس خاکسار کی تقصیر
یہ مگر تم کو پیار کرتا ہے

کیا ہے حاصل تجھے ناصح مرے سمجھانے میں
آہ جوں شمع ہے راحت مجھے مرجانے میں

خاکسار عاشق میخوار کو تقوے سنی کیا
ابھی دیکھا تھا میں اس رند کو میخانے میں

قیامت بھی ہوگی تو میری بلا سے
مجھے داد خواہی کی طاقت کہاں ہے

واسطے یمن کے جا سیل سے لیوے گل کو
گھر ترے خانہ خرابوں سے جو بنیاد کرے

رونے سے خاکسار کے سوتا نہیں کوئی
اس خانماں خراب کو چنگا خدا کرے

عشوہ و ناز کو ترے پیارے یہ ترا 'خاکسار' جانے ہے

شانہ آہستہ کیجیو حجام
مار اُس زلف کا رگ جاں ہے

—*—

Marfat.com

محمد فقیہ دردمند

ہرچند کہ یک ملاقات با او کردہ ام لیکن خوب از احوالش مطلع نیستم این قدر دانم کہ نظر یافتۂ مرزا مظہر مسطور است، و اشعار او ہم بگوش فقیر نرسیدہ، مگر چند بیت ساقی نامہ کہ در مدح ممدوح خود گفتہ۔

کرے کیوں نہ مشکل دو عالم کی حل
کہ جس کا ید اللہ ہے بانہہ بل

کوئی آج اس کے برابر نہیں
وہ سب کچھ ہے الا پیمبر نہیں

کدام محمد علی خانے داشت در صفت او گوید۔

پڑی اس کی خوبی کی از بسکہ دھوم
لیا ہاتھ قدرت کا صانع نیں چوم

در شروع ساقی نامہ گوید:۔

ارے ساقی اے جان فصل بہار
یہی تھا ہمارا و تیرا قرار

ہمارے بسر نے کی یہ فصل نہیں
فراموش کرنے کی یہ فصل نہیں

در قسیدہ می گوید:۔

Marfat.com

تجھے وعدہ کر بھول جانے کی سوں
تجھے اپنی سوگند کھانے کی سوں

در فخریہ گفتہ -

تیری جان کی سوں غنیمت ہوں میں
سلیقوں میں ظالم قیامت ہوں میں

مرا عقل میں کون انباز ہے
ارسطو مرا ایک دواساز ہے

فلک چرخ مارے گا گر صد ہزار
نہ لاوے گا مجھسا کوئی رو بکار

در اشتیاق گوید :-

نہ یہ مے نہ یہ باغ رہ جاے گا
نہ ملنے کا یہ داغ رہ جاے گا

خواجہ برہان الدین

عاصمی تخلص شاعر ریختہ و مرثیہ ہم خوب می گوید وضعے معقولے دارد - در شمشیر شناسیش دست تمامے است ، متوطن شاھجہان آباد ، در بہادر پورہ سکونت دارد ، و مزاجش مائل لطیفہ گوئی بسیار است - در علم تاریخ مہارتے خوب پیدا کردہ - از مغتنمات روزگار است ،

Marfat.com

اگرچہ روزگار با او مساعدت نمی کند - از وست -

چمن کے تخت پر جس دن شہہ گل کا تجمل تھا
ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا

خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتایا باغباں رو رو کے یہاں غنچہ تھا وھاں گل تھا

رات کو میں شمع کی مانند رو کر رہ گیا
صبح کو دیکھا تو سب تن اشک ہو کر بہہ گیا

میاں حسن علی

شوق تخلص از شاھجہان آباد است - سپاھی پیشہ شاعر ریختہ شاگرد خان صاحب سراج الدین علی خان - بندہ را بخدمت او ربط کلیست ' اکثر اتفاق ملاقات می اُفتد - ازوست -

قاصد پھرا نہ وھاں سے جو اب تک تو آ چکا
القصہ اُس گلی میں گیا جو سو جا چکا

اے یاس مجکو کام اجابت سے کیا رھا
وقتے کہ جب دعا ھی سے میں ھاتھ اُٹھا چکا

اگر قاصد تیرے کوچہ سے تک جلدی نہ آوے گا
تو پیارے دیکھیو پھر تو کہ میرا جیوھی جاوے گا

Marfat.com

میں اپنی کم زبانی سے عزیزاں گرچہ مرتا ہوں
لب زخموں سے قاتل کا ادائے شکر کرتا ہوں

عبور بحر دنیا میں سبکساری سے کرتا ہوں
حباب آسا شمار دم سے بے کشتی گذرتا ہوں

سراپا آرسی ہیں دیدۂ بیدار پر تو بھی
تیری اس چشم خواب آلودہ آگے ہو نہیں سکتے

مدت سے یہ بحث درمیاں ہے پر علم نہیں کمر کہاں ہے

دکھا دیدار اے پیارے کہ میں فرقت سے مر گزرا
مری فردائے محشر آج ہے میں کل سے درگذرا

کسی کو باغ دُنیا سے ندیکھا شاد ہم جاتے
برنگ شبنم ایک عالم یہاں سے چشم تر گذرا

ماتم میں میرے کوئی نہ رویا تو غم نہیں
تربت پہ میری شمع کا ہنسنا بھی کم نہیں

تروار کس پہ کھینچتے ہو ہم تو مر چکے
پیاسے ہو کس کے خون کے ہم میں تو دم نہیں

آ چکا خط بھی پہ تیرا نت نیا ایک ناز ہے
ہو چکی آخر بہار اور اب تئیں آغاز ہے

خبر لے شوق کی ظالم تری فرقت سے مرتا ہے
بداز تلوار ہے اُس پر جو کوئی دم گذرتا ہے

بجھے گی آتش دل ہم نے جانا تھا گھٹا آئی
ہوائے ابر نیں دونی ولے یہ آگ بھڑکائی

Marfat.com

بجز مرورِ کے عاشق سے کچھ خیال نہیں
ہم اُس کی زلف کو جانا تری ہے سودائی

کیا کیا ستم نہ تھے جو کئے چشم یار نیں
جو سختیاں تھیں مجکو زمانہ دکھا چکا

آج ہی ملو تو بہتر وعدہ غلط ہے کل کا
جوں طفل اشک میں تو مہماں ہوں کوئی پل کا

رسوا

شخصے بود ہندو، حالا قید مذہب نداشت - پیش ازیں در توپخانہ نوکری کرد - از چندے ترک روزگار گرفتہ آوارۂ دشت گمراہی شدہ - وضع ساختۂ داشت - اکثر کہ در اثنائے راہ دیدہ شدہ است، مست گذارہ یافتہ ام - بیشتر عاشق طفل ہندوے بود - اُو از قضا مرد - عاشقیء اُو بہوس مبدل گشت - از بسکہ شراب میخورد و حالات مستی خود بمردمان مینمود، دریں پردہ عالمے را بآب میراند و بسر میبرد - عریانی را لباس خود مقرر کردہ میگشت - آخر در ہماں برہنگی جامہ گذاشت - از وست -

Marfat.com

قفس سے ووں گئے ہم اور چمن میں جائے نہیں
اَڑیں تو پر نہیں رکھتے چلیں تو پائے نہیں

وصل میں بیخود رہے اور ہجر میں بیتاب ہو
اس دیوانے دل کو رسوا کس طرح سمجھائیے

ہر گلی میں گر پڑیں ہیں مست ہو دیوار و در
ابر رحمت برستا ہے یا برستی ہے شراب

آرام تو کہاں کہ تک ایک سو کے چپ رہیں
آنسو بھی نہیں رہے کہ بھلا رو کے چپ رہیں

— * —

محمد قایم

متخلص بقایم ' جوانے است خیرہ وطیرہ ' حسن پرست ' نوکر پیشہ - مدتے داخل جرگۂ میاں خواجہ میرصاحب ماند - اکنوں با مرزا رفیع محشور است - با فقیر نیز آشنا است - از وست —

دریا ہی پھر تو نام ہے ہر ایک حباب کا
اُٹھ جائے گر یہ بیچ سے پردہ حجاب کا

کیوں چھوڑتے ہو درد تہ جام میکشو
ذرہ ہے یہ بھی آخر اسی آفتاب کا

Marfat.com

دردِ دل کچھ کہا نہیں جاتا
آہ چپ بھی رہا نہیں جاتا

جا ہے ماتم کو نت مرے دل میں
اس نگر سے دھا نہیں جاتا

ہردم آنے سے میں بھی ہوں نادم
کیا کروں پر رہا نہیں جاتا

یہ کہیو تو قاصد کہ ہے پیغام کسی کا
پر دیکھیو لیڈا نہ کبھو نام کسی کا

الٰہی واقعی اتنا ہی بد ہے فسق و فجور
پر اس مزہ کو سمجھتا جو تو بشر ہوتا

بناوے کوئی عمارت سو کس توقع پر
پڑا ہے قصرِ فریدوں بن آدمی سونا

نیک و بد جو تجھے کرنا ہے سو کر لے قائم
پھیر امید نہیں ہے کہ جواں ہووے گا

کو نوحہ گر کو خاک پہ میری ہو گرم شور
تھا ایک چراغ گور سو وہ بھی خموش تھا

ہم سے بے بال و پر اب جائیں کدھر اے صیاد
کاش تیں ذبح کیا ہوتا کہ آزاد کیا

یکدگر جب خفگی آئی تو جھگڑا کیا ہے
تجکو خواہندہ بہت مجکو طرحدار بہت

Marfat.com

بھلا اے ابر مژگاں اب تو بس کر
ابھی تو کھل گیا تھا تو برس کر

بہار عمر ہے قایم کوئی دن
اسے جوں گل پیارے کاٹ ھنس کر

دامن نہ کھینچ خاک سے میری اے شعلہ خو
پُر بے قرار ہے ہوس سوختن ہنوز

اے محنت آزمائے عاشق
تب خوش ہو کہ مر ھی جائے عاشق

ھمارے درد دل کے تئیں یے کب بیدرد پوچھیں ھیں
ھم اپنے جیو سے عاجز ھیں اُنھو کو عیش سوجھیں ھیں

روکے ہے کون تیغ مری عشق نیں کہا
بولا ادھر سے داغ جگر لے سپر کہ ھم

نہ دل بھرا ہے نہ اب نم رہا ہے آنکھوں میں
کبھی جو روے تھے خوں جم رہا ہے آنکھوں میں

موافقت کی بہت شہریوں سے میں لیکن
وھی غزال ابھی رم رہا ہے آنکھوں میں

وہ محو ھوں کہ مثال حباب آئینہ
جگر سے اشک نکل تھم رہا ہے آنکھوں میں

صحرا پہ گر جنوں مجھے لاوے عذاب میں
کھینچوں ھر ایک خار کو پائے حباب میں

Marfat.com

آوے خزاں چمن کی طرف گر میں رو کروں
غنچہ کرے گلوں کو صبا گر میں بو کروں

کھلتی ہے چشم دید کو تیری پہ جوں حباب
اپنے تئیں بن آپ نہ آیا نظر کہیں

اے دل برنگ غنچہ نہ مل گلرخوں سے تو
اپنی گرہ میں ان کے کھلانے کو زر نہیں

دل تو کہے سنے سے سمجھتا بھی ہے کوئی
جو کچھ کہو سو دیدۂ خانہ خراب کو

میں رہ گذر میں پڑا ہوں برنگ نقش قدم
تیں چھوڑا کس کے بھروسے یہ کارواں مجھکو

قطعہ

یارو کیوں بکتے ہو بے فائدہ مجھ سے جاؤ
اتنی کہتے ہو مجھے اتنی اُسے سمجھاؤ

وہ نہیں تو کہ تجھے غم ہو کسی عاشق کا
یا کوئی جھو نصیبوں سکی یا مر جاؤ

— * —

سنگ کو آب کریں پل میں ہماری باتیں
لیکن افسوس یہی ہے کہ کہاں سنتے ہو

Marfat.com

قطعہ

میں کہا خلق تمہاری جو کمر کہتے ہیں
تم بھی کچھہ اس کا کہیں ذکر و بیاں سنتے ہو

ھنس کے یوں کہنے لگا خیر اگر ہے یہ بات
ہوے گی ویسی ہی جیسی کہ وہاں سنتے ہو

راہ پیندے اُسے رکھتا ہوں اگر گھیر کبھو
ھنس کے کہتا ہے مجھے کام ہے اب پھیر کبھو

جیو میں چھلیں تھیں جو کچھہ سو تو گئیں یار کے ساتھہ
سر پٹکنا ہی پڑا اب در و دیوار کے ساتھہ

میں دیوانہ ہوں صدا کا مجھے مت قید کرو
جیو نکل جاے گا زنجیر کی جھنکار کے ساتھہ

موقوف شغل گریہ میری چشم اگر کرے
اتنا رہے نہ آب کہ لب کوئی تر کرے

پہلے ہی سو جھتی تھی ہمیں اے شب فراق
یہ رات بے طرح ہے خدا ہی سحر کرے

تجھہ سے لگیں تھیں آنکھیں پھنسا مفت میں یہ دل
تقصیر تھی کسو کی گرفتار ہے کوئی

دہن کو تیرے پایا بات کہتے
ہماری جز رسی میں کیا سخن ہے

Marfat.com

نہ لگا دل کو اُس کی مژگاں سے
اپنے حق میں تو کانٹے مت بووے

اُٹھاوے ستم یا جفا ، کیا کرے
بچارا یہ دل ایک کیا کیا کرے

میں جاتا ہوں کعبہ سے اب دیر کو
بھلا یہ بھی دیکھوں خدا کیا کرے

نہ مرنے دیتے ہم 'قایم' کو لیکن
خداوندی سے کچھہ چارا نہیں ہے

یا رب کوئی اُس چشم کا بیمار نہ ہووے
دشمن کے بھی دشمن کو یہ آزار نہ ہووے

یہ دل وہ جنس ہے کہ دیا گر کہیں اُسے
دھڑکا یہی رہا کہ نہ دے باز پس مجھے

مرا کوئی احوال کیا جانتا ہے
جو گزرے ہے مجھہ پر خدا جانتا ہے

بھٹکا پھروں ہوں یہاں میں اکیلا ہر ایک سمت
اے ہمرہان پیش قدم تم کدھر گئے

جی تنگ چکا ہے جور فروشوں کے ہاتھہ سے
دل دیکھنے کو لیکے جو ظالم مُکر گئے

افغاں و آہ کشتۂ بیداد کیا کرے
جو قتل ہو چکا ہو سو فریاد کیا کرے

Marfat.com

رباعی

کیا پشم ہیں دنیا کے یہ سب اہل نعیم
بے قدر کریں ہم کو جو دیکر زر و سیم
مسجد میں خدا کو بھی نہ کیجے سجدہ
محراب جو خم نہ ہو برائے تعظیم

—*—

فضل علی

دانا تخلص، مرد یست نوکر پیشہ، وارستہ، لطیفہ گو، شاگرد میاں مضمون، تلاش لفظ تازہ بسیار میکند - اصل اُو از شاہ جہان آباد است - اتفاقاً در موسم ہولی تاریخ پانزدہم کہ مجلس خانۂ فقیر مقرر است واقع شد - میاں دانا نیز تشریف داشت لیکن بہ لباس عجبیے، یک تنی سیاہ بہ بر کردہ کہ دامنش تا بزانو بود - چوں رنگ ذات شریف و ریش از حد زیادہ ہر دو سیاہ بود، مرزا رفیع کہ سابق گزشت بمجرد مشاہدہ کردن او گفت کہ "یارو ہولی کا ریچھہ آیا" کہ بزبان فارسی خرس ہولی میتواں گفت - چوں در ہندوستان رسم است کہ در آں روزہا اراجیف و اطفال وغیرہم

Marfat.com

خرس و بوزنه و اسپ و شتر برائے خوشی هم دیگر می سازند، این لطیفه بسیار به موقع افتاد، بلکه صورت گرفت - القصه دانا عجب کسے است - گاه گاه با فقیر نیز ملاقات می کند - از وست -

بهر صورت خدا کو دیکھنا عنوان ھے میرا
یہی توحید میں مصرع سر دیوان ھے میرا

دل میں ھر ایک کے سودا ھے خریداری کا
یوسف مصر مگر تو ھی ھے اے یار عزیز

نچاتے خون کو جس روز میرے اُس کے فاقه ھے
رگ گردن سے میری اُس کے خنجر کو علاقه ھے

— * —

اسد یار خاں

انسان تخلص می کرد و شعر ریخته نیز می گفت - در عصر محمد شاه بادشاه، که اکنوں به فردوس آرام گاه ملقب است بامارت رسید بسیار بکر و فر معاش می کرد - از اکبر آباد بود - بسبب ناسازیء روزگار که با کس نمی سازد و نخواهد ساخت زود فوت شد - از وست -

Marfat.com

نہ دیکھی ایک جھلک بھی آپ کے تن بیچ اند ھوں نیں
اگرچہ ھر بن مو سے بدن سارا شبکا ھے

زمیں اور آسماں اور مہر و مہ سب تجمیں ھیں انساں
نظر بھر دیکھہ مشت خاک میں کیا کیا جھمکا ھے

—*—

محمد عارف

عارف تخلص، متصل دھلی دروازہ می باشد - شاگرد میاں مضمون است - از بسکہ تلاش لفظ تازہ می کند - بعد از سالے و ماھے بیتے ازو موزوں می شود - شعر او خالی از لطف نیست، با فقیر نیز آشنا است-

دختر رز کو کہہ کہ اس سے ملے
ورنہ 'عارف' افیم کھاوے گا

ھزاروں معنی باریک آویں دل میں اے 'عارف'
اگر زلف سیہ کا پیچ اس کے منہ پہ کھل جاوے

—*—

میاں ھدایت اللہ

ھدایت تخلص، از دھلی است - ریختہ را بطرز می گوید، از یاران خواجہ میر صاحب است - اگرچہ او در

Marfat.com

ظاہر بعجز و انکسار پیش می آید اما کمیت خامۂ او در عرصۂ میدان سخن بال بستہ راہ می رود۔ بندہ از وضع او بسیار محظوظم۔ از وست۔

شہید تیغ ابرو ہے اسیر دام گیسو ہے
ہدایت بھی توکوئی زورہی شہدا شکستا ہے

یاد آتے ہی زلف کی ہے قہر
پھر گئی جیو پہ سانپ کی سی لہر

تیری زلفوں کی کچھ چلی تھی بات
روتے ہی گذری آہ ساری رات

حیرت میں ہوں کہ تیرے تئیں اے شب فراق
ظاہر میں دیکھتا ہوں کہ عالم ہے خواب کا

—*—

قطعہ بند

بھلا بتاؤ مری جان کچھ ہدایت نیں
تمہارے جور سے شکوہ کبھو کیا ہوگا

مگر یہی نہ کہ بے اختیار ہو کے کبھو
کچھ اور بس نہ چلا ہوگا رو دیا ہوگا

—*—

Marfat.com

تجھ بن اے خونخوار یہاں ہر دم دم شمشیر ہے
سانس جب پلٹے ہے گویا باز گشتی تیر ہے

— * —

بیدار

بیدار تخلص، جوانے است از یاران مرزا مرتضی قلی بیگ فراق - مصرع ریختہ درست موزوں می کند، و مرزا مرتضی قلی شاعر مربوط فارسی است - اکثر در صحبتہا با فقیر بگرمی پیش می آید - از بیدار است -

صفا الماس و گوہر سے فزوں ہے تیرے دنداں کو
کیا تجھ لب نیں ہمرنگ خجالت لعل و مرجاں کو

— * —

میاں نجم الدین علی

سلام تخلص، مولد او اکبر آباد است، خلف میاں شرف الدین علی خاں پیام کہ احوال او نگاشتہ شد - چوں یار باش و مخاطب صحیح، حقیقت، جمعیت، لیاقت، شخصیت، آدمیت، حرمت، عظمت ہمہ دارد - فقیر را با او تۂ دل اخلاص است - چنانچہ اکثر اوقات اتفاق باہم فکر شعر کردن و گپ زدن و مزاح نمودن می

Marfat.com

افتد - جوانے خوبیست - خدا زندہ دارد - از وست -

حدیث زلف چشم یار سے پوچھ
درازی رات کی بیمار سے پوچھ

بیدا بیو! قسم ہے تمھیں میرے صبر کی
مسلخ میں بعد ذبح تحمل نہ کیجیو

لالہ ٹیک چند

بہار تخلص، مرد مستعد یست، از یاران سراج الدین علی خاں - صاحب تصانیف بسیار، دماغ تفصیل ندارم - برہمن رنگین بہار سخن از لفظ لفظش ہزار ہزار رنگ معنی گل می کند - با فقیر ہم آشنا است -

وہی ایک ریسماں ہے جس کو ہم تم تار کہتے ہیں
کہیں تسبیح کا رشتہ کہیں زنار کہتے ہیں

اگر جلوہ نہیں ہے کفر کا اسلام میں ظاہر
سلیمانی کے خط کو دیکھ کیوں زنار کہتے ہیں

تھی زلیخا مبتلا یوسف کی اور لیلیٰ کا قیس
یہ عجب مظہر ہے جس کے مبتلا ہیں مرد و زن

باعتقاد بندہ بجاے اشارت قریبہ و کلمۂ استعجاب

Marfat.com

که اول مصرع دویم بکار بردہ است اگر "حسن کیا" می گفت، ایں شعر واضح تر می شد، فافہم -

سحر یا معجز ہے یہ سچ کیوں نہیں کہتا ' بہار '
دم ترا جذر اصم سے زور کرتا ہے کرے

ہمیں واعظ ڈراتا کیوں ہے دوزخ کے عذابوں سے
معاصی گو ہمارے بیش ہوں کیا مغفرت کم ہے

سبھی کرتے ہیں دعویٰ خوں کا قسمت ہے تو دیکھیں گے
صف محشر میں ہوگا کس کے دامن ہاتھہ قاتل کا

ناز و استغنا ' عتاب ' اعراض سب جانکاہ ہیں
قرب میں خوباں کے کیا معنی کہ دل کو ہو نشاط

نہیں معلوم کیا حکمت ہے شیخ اس آفرینش میں
ہمیں ایسا خراباتی کیا تجکو مناجاتی

محبت کی قلمرو میں جو جاوے گا تو دیکھے گا
کوئی آرے تلے چیرا کسی کو کوہ پر پٹکا

میر عبدالرسول نثار

از یاران فقیر مولف است - چنانچہ بمشورت من می گوید - سید نجیب ' جوان سعادت مند ' اصلش اکبرآباد است - در عصر فرخ سیر پادشاہ کہ ہنگامہ

Marfat.com

نیکو سیر در اکبرآباد گرم شدہ بود، بزرگان ایں با قتدار بسر میبردند - بسیار آراستہ پیراستہ سنجیدہ فہمیدہ - فقیر از وضع او بسیار محظوظ است - از وست —

جو ہے یعقوب یوسف دیکھنا منظور آنکھوں سے
تو اتنا پھوٹ کر مت رو کہ جاوے نور آنکھوں سے

ٹک دیکھ تو چمن کا کیسا ہے ڈھنگ تجھ بن
منھ سے اُڑا ہے گل کے گلشن میں رنگ تجھ بن

ہر سمت صد تمنا تڑپھیں ہیں خاک و خوں میں
ہے صحن خانہ میرا میدان جنگ تجھ بن

یہاں گل رکھے پھرے ہے دستار پر تو اپنی
وہاں عاشقوں کے سر پہ پڑتے ہیں سنگ تجھ بن

اکثر ہیں دل فگار ولیکن نہ اس قدر
کتنے ہیں بے قرار و لیکن نہ اس قدر

میں وہ ہوں جس کے رشک سے گل نیں کیا سحر
ٹکڑے جگر ہزار ولیکن نہ اس قدر

ہاتھ سے اِن جامہ زیبوں کے نکل جاویںگے ہم
یہ گریباں دامن صحرا کو دکھلاویںگے ہم

یہ عزم کس مریض پہ یہ خشم کس پہ شوخ
اِک میں ہوں مضطرب سو تو نبض طپیدہ ہوں

Marfat.com

قاصد یہ مقتضا نہیں غیرت کا خط لئے
مشتاق پر فشانی رنگ پریدہ ہوں

طوفان خلق ہووے گا اشک ستم زدہ
ایسا نہ ہووے یار کہ میں آب دیدہ ہوں

میر حسن

متخلص بحسن جوان اہلیست نوکر پیشہ ، اکثر در بندہ خانہ بتقریب مجلس تشریف می آرد - وضع مرد آدمیانہ دارد- مشق شعر[۱۴] ز مرزا رفیع میکند- از وست -

لگتا ہے آج مجکو یہ سارا جہاں خراب
شاید کہ مرگیا ہے کوئی خانماں خراب

قاتل اگر کہے کہ سسکتا ہی چھوڑیو
خنجر تو ایک دم کے لئے منھہ نہ موڑیو

جعفر علی خان زکی

مرد عمدہ روزگاریست ، متوطن دہلی ، بادشاہ محمد شاہ برأو فرمایش مثنوی- حقہ کردہ بود ، دوسہ شعر موزوں کرد ، دیگر سرانجام ازو نیافت - اکنون

Marfat.com

شیخ محمد حاتم کہ نوشتہ آمد با تمام رسانید و آں مثنوی خالی از مزہ نیست - پنج چار سال پیش ازیں خانۂ جعفر علی خاں مجمع یارانِ ریختہ مقرر بود - خداداند چہ واقع شد کہ برہم خورد - شعر ریختہ را جستہ جستہ می گوید - آنچہ ازو اشعار شنیدہ شدہ، نوشتہ شدہ - ازوست —

چمکتے دانت دیکھ یار کے ریخیں جمانے میں
جڑیں ہیں گیتیاں الماس کی نیلم کے خانے میں

از مثنویِ اوست در منقبت گفتہ —

قضا کے راج کی صنعت گری دیکھ
نبی کی آل کی بارہ دری دیکھ

نبی کی آل پر مجھ وار جانا
اسی بارہ پلے سے پار جانا

در تعریف عشق و آبلہ پا می گوید :—

برہ کی راہ کے گوہر پھپولے
کہ کانٹے بات میں جاتے ہیں تولے

میاں صلاح الدین

تمکین تخلص، جوانے بے تمکینے نہ متمکن - باصطلاح

Marfat.com

یاراں شوخ طبع مرد یست ' درویش وضع ' بکسے کار نہ دارد - بہر طوریکہ باشد بسر میبرد - ازوست -

حسن اور عشق کو جس روز کہ ایجاد کیا
مجکو دیوانہ کیا تجکو پریزاد کیا

میاں جگن

خالہ زادۂ شیر افگن خانِ حال است - دعوی شاگردیِ فقیر می کند ' بارے سر بہ سخن دارد ' خداش زندہ دارد -

اس دل مریض عشق کو آزار ہی بھلا
چلتا ہو تو ستم ہے یہ بیمار ہی بھلا

محمد امان اللہ

غریب تخلص کہ یادش بخیر یک آشنائے بامزہ داشتم - بسیار خوش ظاہر بود - زبانش لکنت داشت - ازیں سبب گاھے الکن ہم تخلص می آورد - چوں اکثر در باغات مغلپورہ میرفت ' بندہ اورا "ارنڈ باغاتی" میگفتم - بسبب پریشانیِ روزگار قریب دو سال است کہ بسمت بنگالہ رفت —

Marfat.com

تیری بغل ہی میں دل پر داغ ہے غریب
حسرت چمن کی کاہیکو یہ باغ ہے غریب

محمد محسن سلمہ اللہ

محسن تخلص میکند - برادر زادۂ فقیر مولف است - ذہنش بسیار مناسب و سلیقہ اش خیلے درست معلوم میشود - مصرع ریختہ بمشورت من موزوں میکند - سِنّش نام خدا تا بہ بست سالگی رسیدہ باشد - خوب خواہد گفت ' انشاءاللہ - از وست —

یوسف مصر پہنچتا ہے کوئی
تجھسے دلبر عزیز دلہا کو

حرف تیرے عقیق لب کا شوخ
زندہ کرتا ہے نام عیسیٰ کا

دورے گئے وہ کوہ کن و قیس کے جو تھے
میرے جنوں کا اب تو زمانہ میں شور ہے

محسن تمام عمر مجھے روتے ہی کٹی
اس غم کدہ میں آہ کبھی بھی سرور ہے

مرا رنگ رو اس قدر زرد ہے
کہ یہاں زعفراں زار بھی گرد ہے

Marfat.com

طپش تشنه لب تڑپے ہے غالباً
دھڑاکے کا دل میں مرے درد ہے

اگر شیخ دوزخ میں گرمی ہے زور
مرے پاس بھی ایک دم سرد ہے

بہتوں کا عاشقی میں یہاں کال ہو گیا ہے
اے دل ابھی سے تیرا یہ حال ہو گیا ہے

ٹک راہ پر تو آؤ اب سیر کو کہ محسن
مانند نقش پا کے پامال ہو گیا ہے

تعزیت دار حسرت دل ہے
یہ جو گریہ کا جامہ آبی ہے

دل پر آبلہ مرا محسن
رشک آئینۂ حبابی ہے

اس کے کوچہ میں ہے کچھ نالۂ شب کا چرچا
دیکھیو کوئی میاں میرا تو مذکور نہیں

طبع نازک کو مرے ہاتھ ہی میں رکھیو کہ میں
قیس و فرہاد سا دھقانی و مزدور نہیں

تلک ابرو ہلی' عاشق الٹ گئے
تجھے تلوار سے اے شوخ جس ہے

کیا جانئے وہ شوخ کدھر ہے کدھر نہیں
ہم کو تو تن بدن کی بھی اپنے خبر نہیں

Marfat.com

اس دشت پر خطر کا میں باشندہ ہوں جہاں
آدم کا ذکر کیا ہے ملک کا گزر نہیں

دل دیلے پر ہو جیو تو کرو خاناں خراب
یہ عاشقی ہے شیخ جیو خالا کا گھر نہیں

مر گیا پوچھی نہ پر تم نے میری زحمت دل
جیو کی جیو ہی میں رہی ہائے مری حسرت دل

مجھہ تہیدست کنے کیا تھا کوئی دن آگے
داغ پیسے سے جو ہاتھوں پہ ہیں سب دولتِ دل

کیا حساب اتنی جفاؤں کا جو میں کھیلچوں ہوں
میں گرفتار بلا میں جو ہوا بابت دل

اے دیدہ خاندان تو اپنا ڈبو چکا
اب روتا تو ہے کیا جو کچھہ ہونا تھا ہوچکا

محسن نہ روؤں میں تو بھلا کہہ کہ کیا کروں
ایک دل بساط میں تھا میں اس کو بھی کھو چکا

دل مرا وابستۂ زنجیرِ زلفِ یار ہے
ہے تو دیوانہ پر اپنے کام کو ھشیار ہے

اور یہ عاجز تمہارا کچھہ نہیں رکھتا مگر
جان بر لب آمدہ حاضر ہے گر درکار ہے

تک آکے دیکھہ نہیں کچھہ بھی حال آنکھوں میں
پھرے ہے اس پہ بھی تیرا خیال آنکھوں میں

Marfat.com

نہ پوچھہ دختر رز کی تو مجھہ سے کیفیت
لیے ہی جاتی ہے دل یہ چھنال آنکھوں میں

جاں بلب ہوں میں نکل جائے نہ یہ جان کہیں
دل میں حسرت ہی رہی جاتی ہے آمان کہیں

کب تلک نزع کی حالت میں رہوں میں تجھہ بن
ہو بھی اے مردنِ دشوار اب آسان کہیں

جس دن تری گلی سے میں عزمِ سفر کیا
ہر یک قدم پہ راہ میں پتھر جگر کیا

بت خانے کی شکست ودرستیء کعبہ ہاے
یہ سب کیا پہ شیخ نیں دل میں نہ گھر کیا

رباعی

جب تخم محبت ہم نے دل میں بویا
دین و دنیا سے ہاتھہ اپنا دھویا
اس عشق میں ہوئے خانہ ویراں یارب
دونوں عالم سے ان نے ہم کو کھویا

میاں ضیاءالدین

ضیا تخلص، متوطن دہلی، جوانے است مودب، مہذب متواضع، با فقیر ربطے بسیار دارد۔ ازوست۔

Marfat.com

جنت کا مت دو مژدہ مجھ خاک میں رلے کو
آرام وھاں بھی معلوم ایسے جلے بلے کو

گریاں و خاک اُڑاتا جوں ابر جوں بگولا
صحرا میں تو نے مجنوں وحشی ضیا بھی دیکھا

بندرابن

راقم تخلص از شاھجہان آباد است - مشق شعر از مرزا رفیع می کند - قبل ازیں با فقیر نیز مشورت شعر می کرد - با بندہ بسبب میاں ابراھیم کہ جوانے است مربوط و مضبوط آشنا شدہ بود، و میاں ابراھیم از بسکہ با ما شاعران آشنا است، گوئی کہ ھم سلیقہ ھست - راقم مرقوم و محمد قایم کہ احوالش گزشت ھردو ھم طرح از راقم است -

یہاں تک قبول خاطر کیجے تری جفا کو
تا سب کہیں کہ راقم رحمت تری وفا کو

ایں معنی را در دیوان میر عبدالحی تاباں مرحوم، بہ تغیرِ ردیف بہ ھمیں الفاظ مطالعہ کردہ ام - ظنِ غالب آنست کہ ایں شعر از تابانِ مذکور است،

Marfat.com

چرا کہ اُو از مدت مشقِ سخن می کرد، و ایں نو مشق است، اللہ اعلم۔

دل کنج قفس میں کر فریاد بہت رویا
ہنسنے کے تئیں گل کے کر یاد بہت رویا

میرے اعضا میں تجھہ کمر سے میاں
فرق ہرگز نہیں سر مو کا

ابر تر سے چشم گریاں کم نہیں
موج دریا ہے شکنج آستیں

قطعہ

ع

مژگاں سے دل بچے تو ٹکڑے کرے ہے ابرو
یہ کہہ کے میں نیں اُس سے جب دل کی داد چاہی

کہنے لگا کہ ترکش جس وقت ہووے خالی
تلوار پھر نہ کھینچے تو کیا کرے سپاہی

قطعہ

اے باغباں نہیں ترے گلشن سے کچھہ غرض
مجکو قسم ہے چھیڑوں اگر برگ و بر کہیں

اتنا ہی چاہتا ہوں کہ میں اور عندلیب
آپس میں دردِ دل کہیں تک بیٹھہ کر کہیں

—— * ——

Marfat.com

کس کے گلے کے قطرۂ خوں ہیں تہ زمیں
جوں تکمہ اُگتے ہیں گل اور نگ اب تلک

پہنچا نہ آہ درد کو میرے کوئی طبیب
یارب عجب طرح کا کچھہ آزار ہے مجھے

دیکھا نہ ہو جسے میں کوئی سر زمیں نہیں
پر تخم دل ہو سبز جہاں سو کہیں نہیں

سنتے تھے ہم جہان میں اہل کرم کا ہاتھہ
آیا جو دید میں تو کم از آستیں نہیں

مری بد شرابیوں سے کریں توبہ میگساراں
زہے وہ عمل کہ ہووے سبب نجات یاراں

سنا کلیے حال میرا کہ جوں ابر وہ نہ رویا
رکھے ہے مگر یہ قصہ اثر دعاے باراں

بیچوں ہوں میں اُس پاس یہ دل نیم نگہ کو
اس پر بھی ستم ہے جو خریدار نہ ہووے

اے عشق مجھے کوئی طرح مار
تا یار کہے کہ ہاے عاشق

کام عاشقوں کا کچھہ تجھے منظور ہی نہیں
کہنے کو ہے یہ بات کہ مقدور ہی نہیں

کہتا تھا کون یہ کہ خوشی ہے جہاں کے بیچ
اس بات کا تو یہاں کہیں مذکور ہی نہیں

Marfat.com

سنتے ہیں ہم کہ ہوتی ہے جگ میں دوام صبح
ہو گی کبھی اے چرخ ہماری بھی شام صبح

معصیت میری بہت ہے کہ تیری بخشش بیش
اپنی رحمت پہ نظر کر مرے عصیاں کو نہ دیکھ

صیاد کب تو چھوڑے گا مجکو قفس سے آہ
کھٹکے ہے میرے دل میں بہت خار خار باغ

رونے میں اس قدر تو جگر اے جگر نہ کر
دیکھا نہ تو نے کچھ کہ دل و دیدہ کیا ہوے

نامہ کا میرے اُس سے لے کر جواب پھرنا
پر واسطے خدا کے قاصد شتاب پھرنا

ایک وے بھی دن تھے یارب جو تھا ہمیں میسر
گلشن میں ساتھ اس کے پیتے شراب پھرنا

کہے کیا درد دل بلبل گلوں سے
اُڑا دیتے ہیں اُس کی بات ہنسکر

جو چاہے گوہر مقصود اے دل
صدف کی طرح تو پاس نفس کر

میاں کمترین

مرد یست وارستہ ، مزاجش میلان ہزل بسیار دارد -

موافق استعداد خود می گوید - بندہ شعر معقول او

نشنیده ام - گاه گاه در مجلس مرا ختہ که این لفظ بوزن مشاعره ترا شیده اند ملاقات می شود- از شهر آشوب اوست-

تو خصم گن کر مشلچن نیں کیے
تو بھی نہیں رہتی دو شاخہ بن دیے

پلا اُس مست نفرانی کو تاڑی
اگاڑی اصطبل کے جا پچھاڑی

یہ متصدی نہیں ملتے اگر بھانڈوں سے ذاتوں میں
تو کیوں پیسے کماتے ہیں یہ نقلیں کر براتوں میں

دیکھو پکوان والی کی مزاخیں
خصم کے روبرو دیتی ہے شاخیں

تم بادشاہ پسند ہو ہم کمتریں تمہارے
کے بھر ہم کو دوگے نازک بدن پیارے

قدر تخلص

شخصے است وارستہ، از قید مذهب و ملت برجستہ، اوباش وضع، زبان او بزبان لوطیان می ماند - گاهے در کوچہ و بازار شهر به نظر می آید - احوال او کما حقہ معلوم فقیر نیست - از وست --

Marfat.com

آے ہو آج تو رہ جاو سجن رات کی رات
لیلتہ القدر سے بہتر ہے ملاقات کی رات

میر علی نقی

مرد سید یست ، سپاھی پیشہ، کافر تخلص می کند - در شعرے کہ تخلص می آرد، کافر تپکہ می نامد - چنانچہ اکثر در مجلس گفتہ می خوانند کہ صاحب دریں ایام یک کافر تپکہ موزوں شدہ است - در ایام گزشتہ دو سہ ماہ خانۂ خود مجلس ریختۂ مقرر کردہ بود، آخر از وضع او با شانۂ او برھم خورد - در بزرگ زادگیِ او شبہ نیست - با فقیر ربطے دلی دارد - از وست —

کس کس طرح بتوں کی صورت نیں رنگ پکڑے
کافر ان انکھڑیوں نیں دیکھے ھیں کیا جھگڑے

عاجز تخلص

شخصے لوطی است - پر و پوچے چلدے بافتہ، نظر کردۂ میاں کمترین - اکثر در مشاعرۂ حافظ حلیم کہ

Marfat.com

مرد یست بسیار گرم جوش و چسپاں اختلاط * - حافظ اکثر شعرهاے خوب اوستاداں دیدہ و شنیدہ است - و حافظ حلیم شعر بطور بو اسحاق اطعمہ می گوید - گاھے مصرعے خوب هم ازو سر میزند - چنانچہ مصرعِ حضرت حافظ قدس سرہ العزیز را تضمین کردہ است بطرزے کہ خود می گوید —

صبا بطلف بگوآں بخیل با بارا
کہ سر بکوہ و بیاباں تو دادۂ مارا

و با عاجز ایں عاجز ترین خلایق چنداں ربطے نہ دارد - ازوست —

دل بغل مارے لیجاتے ھیں یہ سب مکتب کے طفل
شیخ سعدی تم بھی اب لے کر گلستاں دوڑیو

میر گھاسی

جوانے است فہمیدہ، در مغل پورہ می باشد - تخلص ازراہ اظہار قصور فہم در غزل نمی آرد - بامن هم آشنا ست - ازوست —

---

* یہ جملہ نا تمام ھے - اس مقام سے کچھہ لفظ رہ گئے ھیں -

Marfat.com

تو ہو اور باغ ہو اور زمزمہ کرنا بلبل
تیری آواز سے جیتا ہوں نہ مرنا بلبل

عشاق

شخصی است کھتری - شعر ریختہ را بسیار نامربوط می گوید - سلیقہ اش از تخلص پیدا است - اکنوں در مجمع یاران ہم نمی آید کہ مردہ است - ایامے کہ خانۂ میاں صاحب میاں خواجہ میر مجلس ریختہ می شد، بنظر می آمد، و رتبہ داری ایں شعر کہ نوشتہ می شود، از فیض سخن است - ازو ست ؎

خط سے زیادہ اور ہوا حسن یار کا
آخر خزاں نوں کچھ نہ اُکھاڑا بہار کا

محمد میر

میر تخلص جوانے است بسیار اہل، خوش طبع - ہر چند طرز علحدہ دارد لیکن از خوش کردن تخلص

Marfat.com

من نصف دلم از و خوش است - ازوست —

شهرۂ حسن سے از بسکہ وہ محبوب ہوا
اپنے چہرے سے جھگڑتا ہے کہ کیوں خوب ہوا

بسمل تخلص

پیش از نوشتن ایں مزخرفات آوازۂ او شنیدہ بودم، باز معلوم نشد کہ کجائی بود و کجا رفت - ازوست -

لہو پی رہ گیا بسمل وگرنہ
ملا تا اپنے تئیں وہ خاک و خوں میں

شاغل

شاغل تخلص جوانے بود بلکہ گاہے مصرعے موزوں میکرد، شاگرد بسمل مسطور میگفت - پیش بندہ ہم دو سہ مرتبہ آمدہ، اکنوں بنظر نمی آید - ازوست -

جاتی نہیں ہے اُس سے تری فکر زلف و رخ
شاغل کو روز و شب ہے تیرا ذکر زلف و رخ

دلاور خاں

پیش ازیں ہمرنگ تخلص می کرد، حالا بہرنگ

Marfat.com

خوش کردۂ میاں یکرنگ است، مصرعے درست موزوں میکند - از وست -

یار کا جب خیال آتا ہے
ہوش میرا تمام جاتا ہے

دل کوں تجھ عشق سے قرار نہیں
اب تلک تجکو اعتبار نہیں

نہیں مطلب مجھے کچھ باغباں اور
دیوانہ ہوں میں گل کے رنگ و بو کا

سدا بیدار رہ غفلت سے ہو ترش
مثل مشہور ہے سویا سو چوکا

ہے ہاتھ ترا خوں سے عاشق کے گر آلودہ
مہندی سے سجن مت کر بار دگر آلودہ

مفلس کی خبر کب ہے اے سیم بدن تجکو
افشاں سے ترا ماتھا رہتا ہے زر آلودہ

فرہاد کو محنت کی تلخی نہ کبھی ہوتی
شیریں کا جو ایک بوسہ ملتا شکر آلودہ

خط مرا اس نگار نے نہ پڑھا
کیا لکھا تھا کہ یار نے نہ پڑھا

میں تو لکھتا تھا اس کو خط بیرنگ
اس تغافل شعار نے نہ پڑھا

Marfat.com

قدرت اللہ

قدرت تخلص اگرچه عاجز سخن است ' لیکن برائے خاطر میر عارف که از یاران درست فقیراست نوشته شد -

قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یار کی
حالت نپٹھ بری هے دل بے قرار کی

میر عزت اللہ یکدل

مردے سیدے بود ' عاشق سخن - اکثر ملقبت میگفت -

در زمان محمد شاہ بادشاہ بنظر می آمد - ایں هم از

زبان میر عارف به تحقیق رسیدہ - از وست -

نو گل باغ انما کی قسم
سرو گلزار هل اتیٰ کی قسم

میر میدان لا فتا کی قسم
میں تو عاشق هوں مرتضیٰ کی قسم

....

دل فدا هے مجھے خدا کی قسم

شاعروں میں نه میں خیالی هوں
واله و مست هوں ولا کی قسم

Marfat.com

میر محمد تقی

فقیر حقیر میر محمد تقی میر مولف این نسخه ' متوطن اکبر آباد است ' بسبب گردش لیل و نہار از چندے در شاہجہاں آباد است —

سیر کے قابل ہے دل صد پارہ اس نخچیر کا
جس کے ہر ٹکڑے میں ہو پیوستہ پیکاں تیر کا

جو تیرے کوچہ میں آیا پھر نہیں کاڑھا اسے
تشنۂ خوں میں تو ہوں اس خاک دامنگیر کا

کس طرح سے مانئے یاراں کہ یہ عاشق نہیں
رنگ اڑا جاتا ہے تک چہرہ تو دیکھو میر کا

شب درد و غم سے عرصہ میرے جیو پہ تنگ تھا
آیا شب فراق تھی یا روز جنگ تھا

مت کر عجب جو میر ترے غم میں مر گیا
جینے کا اس مریض کے کوئی بھی ڈھنگ تھا

جو اس شور سے میر روتا رہے گا
تو ہمسایہ کوئی کیونکے سوتا رہے گا

تو یوں گالیاں غیر کو شوق سے دے
ہمیں کچھ کہے گا تو ہوتا رہے گا

عید آیندہ تک رہے گا گلا
ہو چکی عید تو گلے نہ ملا

Marfat.com

آنکھوں میں جیو میرا ہے ایدھر یار دیکھنا
عاشق کا اپنے آخری دیدار دیکھنا

ہونا نہ چار چشم دل اس ظلم پیشہ سے
ہوشیار زینہار خبردار دیکھنا

تجھ سے ہر آن میرے پاس کا آنا ہی گیا
کیا گلا کیجے غرض اب وہ زمانا ہی گیا

ہم اسیروں کو بھلا کیا جو بہار آئی نسیم
عمر گزری کہ وہ گلزار کا جانا ہی گیا

جی گیا میر کا اس لیت و لعل میں لیکن
نہ گیا ظلم ہی تجھ سے نہ بہانا ہی گیا

بھری تھی آگ تیرے درد دل میں میر ایسی تو
کہ کہتے ہی سجن کے روبرو قاصد کا منہ آیا

کف جاناں سے ممکن نہیں رہائی میر کوئی ہووے
اچنبھا ہے جو اس کے ہاتھ سے رنگ حنا چھوٹا

اب وہ جگر طپش سے تڑپھتا ہے تشنہ لب
مدت تلک جو میر کا لوہو پیا کیا

دل میں بھرا زبسکہ خیال شراب تھا
مانند آئنہ کے مرے گھر میں آب تھا

ٹک دیکھ، آنکھیں کھول کے اس دم کی حسرتیں
جس دم یہ سوجھے گی کہ یہ عالم بھی خواب تھا

جو اے قاصد وہ پوچھے میر بھی ایدھر کو چلتا تھا
تو کہیو جب چلا ہوں میں تب اس کا جیو نکلتا تھا

Marfat.com

نہ گئی تسبیح اُس کی نزع میں بھی میر سے ہرگز
اُسی کے نام کی سمرن تھی جب ملکا ڈھلکتا تھا

مغاں مجھہ مست بن پھر خندۂ قلقل نہ ہوویگا
مئے گلگوں کا شیشہ ہچکیاں لے لے کے روویگا

ابتو جاتا ہی ہے کعبہ کو تو بت خانے سے
جلد پھریو تجھے اے میر خدا کو سونپا

ترے عشق سے آگے سودا ہوا تھا
پر اتنا میں ظالم نہ رسوا ہوا تھا

خزاں الفت اُس پہ نہ کرنی بجا تھی
یہ غنچہ چمن میں ابھی وا ہوا تھا

کہاں آتے میسر مجکو تجھہ سے خود نما اتنے
بحسن اتفاق آئینہ تیرے رو برو ٹوٹا

طراوت تھی چمن میں سرو کو یہ اشک قمری سے
ادھر آنکھیں مندی اُس کی کہ اُودھر آب جو ٹوٹا

شب زخم سینہ اُوپر چھڑ کا تھا میں نمک کو
ناسور تو کہاں تھا ظالم بڑا مزا تھا

آنکھیں کھلیں جب جیو میر کا گیا تب
دیکھے سے تجکو ورنہ میرا بھی جیو چلا تھا

ہم نے کہا تھا تیرے تئیں آو سمجھہ نہ ظلم کر
آخر کار بے وفا جیو ہی گیا نہ میر کا

Marfat.com

قابو خزاں سے ضعف کا گلشن میں بن گیا
دوش ہوا پہ رنگ گل یا سمن گیا

برگشتہ بخت دیکھ کہ قاصد سفر میں سے
پہنچا تھا اُس کے پاس سو میرے وطن گیا

مر گیا تسپہ سنگسار کیا نخل ماتم مرا یہ پھل لایا

دیر و حرم میں کیونکے قدم رکھ سکوں میں میر
مجھ سے ایدھر تو بت پھرے اُودھر خدا پھرا

جبکہ تابوت مرا جاے شہادت سے اُٹھا
شعلۂ آہ دل گرم محبت سے اُٹھا

عمر گزری مجھے بیمار ہی رہتے ' ہے بجا
دل عزیزوں کا اگر میری عیادت سے اُٹھا

یک پارہ جیب کا بھی بجا میں نہیں سیا
وحشت میں کوئی سیا سو کہیں کا کہیں سیا

دل پہنچا ہلاکت کو نپٹ کھینچ کسالا
لے یار مرے سلمہ اللہ تعالیٰ

جس گھر میں ترے جلوے سے ہو چاندنی کا فرش
واں چادر مہتاب ہے مکڑی کا سا جالا

کچھ میں نہیں اس دل کی پریشانی کا باعث
برہم ہی مرے ہاتھ لگا تھا یہ رسالہ

پل میں جہاں کو دیکھتے میرے ڈبو چکا
ایک وقت میں یہ دیدہ بھی طوفان رو چکا

Marfat.com

افسوس میرے مردہ پر اتنا نہ کر کہ اب
پچھتاونا عبث ہے جو ہونا تھا ہو چکا

ایک چشمک پیالہ ہے ساقی بہار عمر
جھپکی لگی کہ دور یہ آخر ہی ہو چکا

ہر صبح حادثہ سے یہ کہتا ہے آسمان
دے جام خون میر کو گر منہ وہ دھو چکا

میں بھی دنیا میں ہوں ایک نالہ پریشان یکجا
دل کے سو ٹکڑے میرے اور سبھی نالاں یکجا

سر سے باندھا ہے کفن عشق میں تیرے یعنی
جمع ہم نے بھی کیا ہے سر و ساماں یکجا

گزرا بناے چرخ سے نالہ پگاہ کا
خانہ خراب ہوجیو اس جیو کی چاہ کا

آنکھوں میں جیو مرا ہے ادھر دیکھتا نہیں
مرتا ہوں میں تو ہاے رے صرفہ نگاہ کا

یک قطرہ خون ہو کے مژہ سے ٹپک پڑا
قصہ یہ کچھ ہوا دل غفراں پناہ کا

ظالم زمیں سے لوٹتا دامن سنبھل کے پھر
ہوگا کمیں میں ہاتھ کسی داد خواہ کا

کیا طرح ہے آشنا گاہے گہے نا آشنا
یا تو بیگانہ ہی رہیے ہو جیے یا آشنا

Marfat.com

پائیمال صد جفا ناحق نہ ہو اے عندلیب
سبزۂ بیگانہ بھی تھا اس چمن کا آشنا

قطعہ

بلبلیں رو رو کے یوں کہتی تھیں ہوتا کاشکے
یک مژہ رنگ قراری اس چمن کا آشنا

گو گل ولالہ کہاں سنبل سمن اور نسترن
خاک سے یکساں ہوئے ہیں ہائے کیا کیا آشنا

کیا دن تھے وے کہ یہاں بھی دل آرمیدہ تھا
رو آشیان طایر رنگ پریدہ تھا

قاصد جو واں سے آیا تو شرمندہ میں ہوا
بیچارہ گریہ ناک و گریباں دریدہ تھا

حاصل نپوچھہ باغ شہادت کا بوالہوس
یہاں پھل ہر یک درخت کا حلق بریدہ تھا

مت پوچھہ کس طرح سے کٹی رات ہجر کی
ہر نالہ میری جان کو تیغ کشیدہ تھا

خواہ مجھ سے لڑگیا اب خواہ اس سے مل گیا
کیا کہوں اے ہم نشیں میں تجھ سے حاصل دل گیا

اے نکیلے یہ تھی کہاں کی ادا
کھب گئی جیومیں تری بانکی ادا

Marfat.com

خاک میں مل کے میر اب سمجھے
بے ادائی تھی آسماں کی ادا

سدو ہو جل ہی بجھونگا کہ ہو رہا ہوں میں
چراغ مضطرب الحال صبح گاہی کا

گرچہ سر دار مزوں کا ہے امیری کا مزا
چھوڑ لذات کو اور لے تو فقیری کا مزا

اے کہ آزاد ہے تک چکھ نمک مرغ کباب
تا تو جانے کہ یہ ہوتا ہے اسیری کا مزا

موند رکھنا چشم کا ہستی میں عین دید ہے
کچھ نہیں آتا نظر جب آنکھ کھولے ہے حباب

مت ڈھلک مژگاں سے میرے اے سرشک آبدار
مفت ہی جاتی رہے گی تیری موتی کی سی آب

دیکھ خورشید تجکو اے محبوب
عرق شرم میں گیا ہے ڈوب

میر شاعر بھی زور کوئی تھا
دیکھتے ہو نہ بات کا اسلوب

دست صیاد تلک بھی میں نہ پہنچا جیتا
بے قراری نیں لیا مجکو تہ دام بہت

سہل سوجھیں تجھے دشواریاں عاشق کی آہ
حسرتیں کتنی گرہ تھیں رمق ایک جان کے بیچ

Marfat.com

حال گلزار زمانہ کا ہے مانا بشفق
رنگ کچھہ اور ہی ہوجاے ہے ایک آن کے بیچ

تاک کی چھاوں میں جوں مست پڑے سوتے ہو
ایلذتی ہیں نگہیں سایۂ مژگاں کے بیچ

نکلے گی میری قبر سے آواز میرے بعد
اُبھریں گے دل سے عشق ترے راز میرے بعد

بن گل ہوائے آہ میں تو جاکے لوٹیو
صحن چمن میں اے پر پرواز میرے بعد

میرے سنگ مزار پر فرہاد
رکھہ کے تیشہ کہے ہے یا اُستاد

اُدھر تلک ہے عرش کے مشکل سے تک گزر
اے آہ پھر اثر تو ہے برچھی کی چوٹ پر

ہم تو اسیر کنج قفس ہوکے مر چلے
اے اشتیاق سیر چمن تیری کیا خبر

پاس رہنے کا نہیں ایک بھی تار آخرکار
ہاتھہ سے جاے گا سر رشتۂ کار آخرکار

نہ ہو ہرزہ درا اتنا خموشی اے جرس بہتر
نہیں اس قافلہ میں اہل دل ضبط نفس بہتر

نہ ہونا ہی بھلا تھا سامنے مجھہ چشم گریاں کے
نظر اے ابر اب آپ ہی نہ آوے گا برس بہتر

Marfat.com

دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے آوے مجھے قرار
اے انتظار تجکو کسی کا ہو انتظار

ساقی تو ایک بار تو توبہ توڑا میری
توبہ کروں جو پھر میں تو توبہ ہزار بار

کر رحم ٹک کب لگ ستم مجھ پر جفا کار اس قدر
ایک سینہ خنجر سینکڑوں ایک جان و آزار اس قدر

بھاگے مری صورت سے وہ عاشق میں اس کی شکل پر
میں اس کا خواہاں یہاں تلک وہ مجھ سے بیزار اس قدر

قطعہ

دل دماغ اور جگر یہ سب ایک بار
کام آے فراق میں اے یار

کیوں نہ ہو فتح ضعف اعضا پر
مر گئے اس قشون کے سردار

مجکو پوچھا بھی نہ یہ کون ہے غمناک ہنوز
ہو چکی حشر میں روتا ہوں تہ خاک ہنوز

اشک کی لغزش مستانہ پہ مت کیجو نظر
دامن دیدۂ گریاں ہے مرا پاک ہنوز

باقی نہیں ہے دل میں یہ غم ہے بجا ہنوز
ٹپکے ہے خون دمبدم آنکھوں سے تا ہنوز

Marfat.com

احوال نامہ بر سے مرا سن کے کہہ اٹھا
جیتا ہے وہ ستم زدہ مہجور کیا ہنوز

بارہا چل چکی تلوار تیری چال پہ شوخ
تو نہیں چھوڑتا اس طرز کی رفتار ہنوز

منتظر قتل کے وعدہ کا ہوں اپنے یعنی
جیتا مرنے کو رہا ہے یہ گنہگار ہنوز

اے ابر تر تو اور کسی سمت کو برس
اس ملک میں ہماری ہیں یہ چشم تر ہی بس

حرماں تو دیکھ پھول بکھیرے تھی کل صبا
ایک برگ گل گرا نہ جہاں تھا مرا قفس

مر گیا میں ملا نہ یار افسوس!
آہ افسوس صد ہزار افسوس!

یوں گنواتا ہے دل کوئی مجھکو
یہی آتا ہے بار بار افسوس

آج کل کاہے کو بتلاتے ہو گستاخی معاف
راستی یہ ہے کہ وعدے ہیں تمہارے سب خلاف

پانو پر سے اپنے میرا سر اٹھانے مت جھکو
تیغ باندھی ہے میاں تم نے کمر میں خوش غلاف

سب پہ روشن ہے کہ شب مجلس میں جب آتی ہے شمع
تجھ بھبھوکے سے کو بیٹھا دیکھ بجھ جاتی ہے شمع

Marfat.com

بالیں پہ میرے گھر سے تو آوے گا جب تلک
کر جاوں گا سفر ہی میں دنیا سے تب تلک

اتنا دن اور دل سے تپش کر لے کاوشیں
یہ متجھلہ تمام ہی ہے آج شب تلک

نقاش کیوں کہ کھینچ چکا تو شبیہ یار
کھینچوں ہوں ایک نا زہی اس کے میں اب تلک

فصل خزاں میں سیر کی ہم نے بھی جاے گل
چھانی چمن کی خاک نہ تھا نقش پاے گل

اللہ رے عندلیب کی آواز دل خراش
جیو ہی نکل گیا جو کہا ان نے ہاے گل

گل کی جفا بھی دیکھی دیکھی وفاے بلبل
یک مشت پر پڑے ہیں گلشن میں جاے بلبل

بھلا تم نقد دل لے کر ہمیں دشمن گنو اب تو
کبھی کچھ ہم بھی کر لیں گے حساب دوستاں در دل

کیا بلبل اسیر ہے بے بال و پر کہ ہم
گل کب رکھے ہے ٹکڑے جگر اس قدر کہ ہم

جیتے ہیں تو دیکھا ویں گے دعواے عندلیب
گل بن' خزاں میں اب کے وہ رہتی ہے مر کہ ہم

گرچہ آوارہ جوں صبا ہیں ہم
لیک لگ چلنے کو بلا ہیں ہم

Marfat.com

آستاں پر ترے گذر گئی عمر
اسی دروازہ کے گدا ہیں ہم

تیرے کوچہ میں تا بمرگ رکھا
کشتۂ منت وفا ہیں ہم

ہم چشم ہے ہر آبلۂ پا کا مرا اشک
از بسکہ تیری راہ میں آنکھوں سے چلا ہوں

دامن نہ جھٹک ہاتھ سے میرے کہ ستم گر
ہوں خاک سر راہ کوئی دم میں ہوا ہوں

آتے ہیں مجھے خوب یہ دونوں ہنر عشق
رونے کے تئیں آندھی ہوں کڑھنے کو بلا ہوں

گر تک ہو درد آئینہ کو چرخ زشت میں
ان صورتوں کو صرف کرے خاک و خشت میں

تو گلی میں اوس کی جا آ ولے اے صبا نہ چلداں
کہ گڑے ہوے پھر اکھڑیں دل چاک درد مندداں

تیرے تیر ناز کے جو یہ ہدف ہوے ہیں ظالم
مگر آہنیں توے ہیں جگر نیاز مندداں

کوئی نہیں جہاں میں جو اندوھگیں نہیں
اس غمکدہ میں آہ دل خوش کہیں نہیں

آگو تو لعل نو خط خوباں کے دم نہ مار
ہر چند اے مسیح وہ باتیں رہیں نہیں

Marfat.com

سن گوش دل سے اب تو سمجھ بے خبر کہیں
مذکور ہوچکا ہے مرا حال ہر کہیں

اب فائدہ سراغ سے بلبل کے باغباں
اطراف باغ ہوں گے پڑے مشت پر کہیں

کیا میں نیں رو کر فشارِ گریباں
رگ ابر تھا تارِ تارِ گریباں

دیکھیں تو تیری کب تک یہ کج ادائیاں ہیں
اب ہم نے بھی کسی سے آنکھیں لڑائیاں ہیں

تک سن کہ سو برس کی ناموس خامشی کھو
دو چار دن کی باتیں اب منہ پر آئیاں ہیں

مرے آگو نہ شاعر نام پاویں
قیامت کو مگر عرصہ میں آویں

نہ ایک یعقوب رویا اس الم میں
کُوا اندھا ہوا یوسف کے غم میں

تیری زلف سیہ کی یاد میں آنسو ٹپکتے ہیں
اندھیری رات ہے برسات ہے جگنو چمکتے ہیں

عام حکم شراب کرتا ہوں محتسب کو کباب کرتا ہوں
تک توڑہ اے بنائے ہستی تو تجکو کیسا خراب کرتا ہوں

ملنے لگے ہو دیر دیر دیکھیے کیا ہے کیا نہیں
تم تو کرو ہو صاحبی بندہ میں کچھ رہا نہیں

Marfat.com

بوے گل اور رنگ گل اللہ ہی اللہ ہے نسیم
لیک بقدر یک نگاہ دیکھیے تو وفا نہیں

ایسے محروم گئے ہم تو گرفتارِ چمن
کہ موے قید میں دیوار بدیوارِ چمن

سینہ پر داغ کا احوال میں پوچھوں ہوں نسیم
یہ بھی تختہ کبھی ہووے گا سزا وارِ چمن

خون ٹپکے ہے پڑا نوک سے ہر ایک کے ہنوز
کس ستم دیدہ کے مژگان ہیں یہ خارِ چمن

عاشق ہے یا مریض ہے پوچھو تو مہر سے
پاتا ہوں زرد روز بروز اس جواں کو میں

میں وہ پژمردہ سبزہ ہوں کہ ہوکر خاک سے سرزد
یکا یک آگیا اس آسماں کی پاے مالی میں

میرے اُستاد کو فردوس اعلیٰ میں ملے جاگہ
نہ سکھلایا بغیر از عشق مجکو خورد سالی میں

آہ اور اشک ہی سدا ہے یہاں
روز برسات کی ہوا ہے یہاں

جس جگہہ ہو زمین تفتہ سمجھہ
کہ کوئی دل جلا گڑا ہے یہاں

یہ غلط کہ میں پیا ہوں قدح شراب تجھہ بن
نہ گلے سے میرے اترا کبھی قطرہ آب تجھہ بن

Marfat.com

یہ ہے بستی عاشقوں کی کبھی سیر کرنے چل تو
کہ محلے کے محلے پڑے ہیں خراب تجھ بن

میں لہو پیوں ہوں غم میں عوض شراب ساقی
شب تیغ ہوگئی ہے شب ماہتاب تجھ بن

کٹتی عمر میری ساری جیسے شمع باؤ کے بیچ
یہی رونا جلنا گلنا یہی اضطراب تجھ بن

نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعاں کو
کہ پھر جھولی نہ یہاں سے لے گئی گلہائے حرماں کو

کوئی کانٹا سر رہ کا ہماری خاک پر بس ہے
گل گلزار کیا درکار ہے گور غریباں کو

زبان نوحہ گر ہوں میں قضا نے کیا ملایا تھا
میری طینت میں یارب سودۂ دلہائے نالاں کو

گل و سنبل ہیں نیرنگ قضا مت سرسری گزرے
کہ بگڑے زلف و رخ کیا کیا بناتے اس گلستاں کو

کریں بال ملک فرش رہ اس ساعت کہ محشر میں
لہو ڈوبا کفن لاویں شہید ناز خوباں کو

صدائے آہ جیوں کے پار ہوئی ہے تیر سی شاید
کسی بیدرد نے کھینچا کسی کے دل سے پیکاں کو

کیا سیر اس خرابہ کا بہت اب چل کے سو رہیے
کسو دیوار کے سایہ میں منہ پر لے کے داماں کو

Marfat.com

کیا ہے گر بد نامی و حالت تباہی بھی نہ ہو
عشق کیسا جس میں اتنی رو سیاہی بھی نہ ہو

جب سے جہاں ہے ہر سحر تیری کروں ہوں جستجو
خانہ بخانہ در بدر کوچہ بکوچہ کو بکو

آنکھوں سے دل تلک ہیں چنے خوانِ آرزو
نو امیدیاں ہیں کتنی ہی مہمانِ آرزو

اس منجھلے کو سیر کروں کب تلک کہ ہے
دست ہزار حسرت و دامانِ آرزو

دل پر خوں ہے یہاں تجکو گماں ہے شیشہ
شیخ کیوں مست ہوا ہے تو کہاں ہے شیشہ

شیشہ بازی تو تک ایک دیکھلے آ آنکھوں کی
ہر مژہ پر میرے اشکوں سے رواں ہے شیشہ

قطعہ

جا کے پوچھا جو میں کل کارگۂ مینا میں
دل کی صورت کا بھی اے شیشہ گراں ہے شیشہ

کہنے لاگے کہ کدھر بھکا پھرا ہے اے مست
ہر طرح کا جو تو دیکھے ہے کہ یہاں ہے شیشہ

دل ہی سارے تھے یہ ایک وقت میں جو کر کے گداز
شکل شیشہ کی بنائیں ہیں کہاں ہے شیشہ

———— :*: ————

جو ہوشیار ہو سو آج ہو شراب زدہ
زمین میکدہ یکدست ہیگی آب زدہ

Marfat.com

بلے یہ کیونکہ ملے تو ہی یا ہمیں سمجھیں
ہم اضطراب زدہ اور تو حجاب زدہ

کہتے ہیں اُڑ بھی گئے جل کے پرِ پروانہ
کچھہ سنی سوختگاں نے خبرِ پروانہ

سعی اتنی تو ضروری ہے اُٹھے بزم سلگ
اے جگر تفتگیِ بے اثرِ پروانہ

بزم دنیا کی تو دلسوزی سنی ہوگی میر
کس طرح شام یہاں ہو سحرِ پروانہ

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
یک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے

حسن کو بھی عشق نے آخر کیا حلقہ بگوش
رفتہ رفتہ دلبروں کے کان میں بالے پڑے

اس واسطے کانپوں ہوں کہ ہے آہ نپٹھہ سرد
یہ باؤ کلیجے کے کہیں پار نہ ہووے

کرے ہے خندۂ دنداں نما تو میں بھی روؤں گا
چمکتی زور ہے بجلی مقرر آج باراں ہے

چمن پر نوحہ وزاری سے ہے کس گل کا یہ ماتم
جو شبنم ہے تو گریاں ہے جو بلبل ہے تو نالاں ہے

الم سے یہاں تئیں میں مشق ناتوانی کی
کہ میری جانِ نیں تنِ پر میرے گرانی کی

Marfat.com

چمن کا نام سنا تھا ولے نہ دیکھا ہائے
جہاں میں ہم نے قفس ہی میں زندگانی کی

سمجھے ہے نہ پروانہ نہ تھانبے ہے زباں شمع
وہ سوختنی ہے تو یہ گردن زدنی ہے

لیتا ہی نکلتا ہے میرا لخت جگر اشک
آنسو نہیں گویا کہ یہ ہیرے کی کنی ہے

اے میر جگر ٹکڑے ہوا دل کی طپش سے
شاید کہ میرے جیو پر اب آن بنی ہے

گرم ہیں شور سے تجھہ حسن کے بازار کئی
رشک سے جلتے ہیں یوسف کے خریدار کئی

اپنے کوچہ میں نکلیو تو سنبھالے دامن
یادگارِ مژۂ میر ہیں وہاں خار کئی

صبح سے بن علاج تو خوش ہے تیرا بیمار آج تو خوش ہے
میر پھر کہیو سر گزشت اپنی بارے یہ کہہ مزاج تو خوش ہے

مر ہی جاویں گے بہت ہجر میں ناشاد رہے
بھول تو گئے ہو ہمیں پر یہ تمہیں یاد رہے

ہم سے دیوانہ پھریں شہر میں سبحان اللہ
دشت میں قیس پھرے کوہ میں فرہاد رہے

میرے دودِ دل کا تو یہ جوش ہے
کہ عالم جوانِ سیہ پوش ہے

Marfat.com

گیا روبرو اُس کے کیوں آئینہ
کہ بیہوشی اُوس کا دم اور ہوش ہے

اچنبھا ہے اگر چپکا رہوں مجھہ پر عتاب آوے
وگر قصہ کہوں اپنا تو سنتے اوس کو خواب آوے

لپیٹا ہے دل سوزاں کو اپنے میر نیں خط میں
الٰہی نامہ بر کو اُس کے لے جانے کی تاب آوے

اس دشت میں اے سیل سمہل ہی کے قدم رکھہ
ہر سمت کو یہاں دفن میری تشنہ لبی ہے

بتاں تو چھوڑ دیتے کرکے خاک راہ کے صدقے
مجھے محفوظ رکھا اپنے میں اللہ کے صدقے

کیا خط لکھوں میں گریہ سے فرصت نہیں رہی
لکھتا ہوں تو پھرے ہے کتابت بھی بہی

ملوں کیونکہ ہم رنگ ہو تجھہ سے ظالم
تیرا رنگ شعلہ مرا رنگ کا ہی

اب خدا مغفرت کرے اس کو
صبر مرحوم تھا عجب کوئی

سبھوں کے خط لیے پوشیدہ قاصد آج جاتا ہے
چلا ہے یار کے کوچہ کو اور مجھہ سے چھپاتا ہے

ہوگئی شہر شہر رسوائی
اے میری موت تو بھلی آئی

Marfat.com

میر جب سے گیا ہے دل تب سے
میں تو کچھ ہو گیا ہوں سودائی

بارے نسیم ضعف سے کل ہم اسیر بھی
سناتھے میں جیو کے گلستاں تلک گئے

صد کارواں وفا ہے کوئی پوچھتا نہیں
گویا متاعِ دل کے خریدار مر گئے

تمام اُس کے قد میں سناں کی طرح ہے
نکیلی نپٹ اُس جوان کی طرح ہے

قطعہ

اوڑے خاک گاہے رہے گاہ ویراں
خراب اور پریشاں یہاں کی طرح ہے

تعلق کرو میر اس پر جو چاہو
مری جان یہ کچھ جہاں کی طرح ہے

آتش کے شعلے سر سے ہمارے گزر گئے
بس اے تپ فراق کہ گرمی میں مر گئے

ناصح نرو ویں کیونکہ محبت کے جو کو ہم
اے خانماں خراب ہمارے تو گھر گئے

ہنگامہ میری نعش پہ تیری گلی میں ہے
لے جائیں گے جنازہ کشاں یہاں سے کب مجھے

Marfat.com

کاتب کہاں دماغ جواب شکوہ تھانیے
بس ہے یہ ایک حرف کہ مشتاق جانیے

شب خواب کا لباس ہے عریاں تنی میں یہ
جب سوئیے تو چادر مہتاب تانیے

کب تلک جیو رُکے خفا ہووے
آہ کرنے کی تک ہوا ہووے

بے کلی مارے ڈالتی ہے نسیم
دیکھیے اب کے سال کیا ہووے

ہے یہ بازار جنوں منڈی ہے دیوانوں کی
یہاں دوکانیں ہیں کئی چاک گریبانوں کی

خانقہ کا تو نہ کر قصد تک اے خانہ خراب
یہی ایک رہ گئی ہے بستی مسلمانوں کی

کیونکہ کہیے کہ اثر گریۂ مجنوں میں نہ تھا
گرد نمناک ہے اب تک بھی بیابانوں کی

نہیں وسواس جیو گنوانے کے
ہائے رے ذوق دل لگانے کے

میری تغییر حال پر مت جا
اتفاقات ہیں زمانے کے

غافل میں رہا تجھ سے نپٹ ہی تا بجوانی
اے عمر گزشتہ میں تیری قدر نہ جانی

Marfat.com

مدت سے ہیں ایک مشت پر آوارہ چمن میں
نکلی ہے یہ کس کی ہوس بال فشانی

یہ جان اگر بید مولہ کہیں دیکھے
رہ گئی ہے کسی موے پریشاں کی نشانی

بھاتی ہے مجھے ایک طلب بوسہ میں یہ آن
لکنت سی الجھہ جاکے تجھے بات نہ آنی

بسکہ ہے گردون دوں پرور دنی
ہوئے پیوند زمیں یہ کشتنی

بزم میں سے اب تو چل اے رشک صبح
شمع کے منھہ پر تو پھر گئی مردنی

اس ستم دیدہ کی صحبت سے جگر لوہو ہے
آب ہو جاے کہ یہ دل خلۂ پہلو ہے

دھر بھی مہر طرفہ مقتل ہے
جو ہے سو کوئی دم کو فیصل ہے

روز کہتے ہیں ملنے کو خوباں
لیکن اب تک تو روز اول ہے

قطعہ

ہجر باعث ہے بدگمانی کا
غیرت عشق ہے تو کب کل ہے

Marfat.com

مر گیا کوهکن اسی غم سے
آنکهه اوجهل پہاڑ اوجهل هے

خنجر بکف وہ جب سے سفاک ہو گیا ہے
ملک ان ستم زدوں کا سب پاک ہو گیا ہے

دیوار کہنہ هے یہ مت بیٹهہ اس کے سائے
اوٹهہ چل کہ آسماں سب کا واک ہو گیا هے

زیر فلک بهلا تو رووے هے آپ کو میر
کس کس طرح کا عالم یہاں خاک ہو گیا هے

ساقی گهر چاروں اور آیا هے
دے بهی مے ابر زور آیا هے

ذوق تیرے وصال کا میرے
تلگے سر تا بگور آیا هے

کل هم سے اس سے بارے ملاقات ہو گئی
دو دو بچن کے هونے میں ایک بات ہو گئی

کن کن مصیبتوں سے هوئی صبح شام هجر
سو زلفیں هی بناتے اسے رات ہو گئی

گردش نگاہ مست کی موقوف ساقیا
مسجد تو شیخ جیو کی خرابات ہو گئی

کتنا خلاف وعدہ هوا هوگا وہ کہ یہاں
نومیدی اور امید مساوات هو گئی

Marfat.com

اپے تو ہونٹھ بھی نہ ہلے اس کے روبرو
رنجش کی وجہ میر وہ کیا بات ہوگئی

چل قلم غم کی رقم کوئی حکایت کیجے
ہر سر حرف پہ فریاد نہایت کیجے

قصد اگر امتحان ہے پیارے
اب تلک نیم جان ہے پیارے

سجدہ کرتے ہی سر کٹیں ہیں جہاں
سو تیرا آستان ہے پیارے

میر عمداً بھی کوئی مرتا ہے
جان ہے تو جہان ہے پیارے

رباعیات

تجھہ رہ سے محال ہے اتھانا مجکو
خبطی کہے کوئی سہانا مجکو
سر میرا لگا ہے نقش پا سے تیرے
سجدہ کو خدا کے بھی بجانا مجکو

مسجد میں تو شیخ کو خروشاں دیکھا
میخانہ میں جوش بادہ نوشاں دیکھا
ایک گوشۂ عافیت جہاں میں ہم نے
دیکھا سو محلۂ خموشاں دیکھا

Marfat.com

کاھیکو کوئی خراب خواری ھوتا
کاھیکو کسی پہ جان بھاری ھوتا
دلخواہ ملاپ ھوتا تو تو ملتے
اے کاش کہ عشق اختیاری ھوتا

--- * ---

جگ میں جوں شمع پانو جل کر رکھنا
یا بن کے بگولا ھاتھہ مل کر رکھنا
آیا ھے قمارخانۂ عشق میں تو
سربازی ھے یہاں قدم سنبھل کر رکھنا

--- * ---

کیا کوے بیان مصیبت اپنی پیارے
دن عمر کے میری غم میں گزرے سارے
رنج و ضعف و بلا مصیبت، محنت
پنپا ھی نہ میں تو ان دکھوں کے مارے
پیغمبر حق نے حق دیکھایا اس کا
معراج ھے کمترین پایا اس کا
سایہ جو اسے نہ تھا یہ باعث ھے کا
کل حشر کو ھوگا سب پہ سایا اس کا

--- * ---

دل تجھہ پہ جلے نہ کیونکہ میرا بیتاب
یہاں مجکو توقع ھے کہ لاتا ھے جواب
وھاں ان نے شراب پی کے مستی میں میر
کر کھائے بھی نامہ برکبوتر کے کباب

Marfat.com

خاتمه

بدانکه ریخته بر چند ین قسم است - ازانجمله آنچه معلوم فقیر است نوشته می آید - اول آنکه یک مصرعش فارسی ویک هندی، چنانچه قطعه حضرت امیر علیه الرحمته نوشته شد - دویم اینکه نصف مصرعش هندی و نصف فارسی ' چنانچه شعر میر معز که نوشته آمد - سیوم آنکه حرف و فعل پارسی بکار میبرند و این قبیح است - چهارم آنکه ترکیبات فارسی می آرند ' اکثر ترکیب که مناسب زبان ریخته می افتد ' آن جایز است ' و این را غیر شاعر نمی داند ' و ترکیبی که نامانوس ریخته می باشد آن معیوب است ' و دانستن این نیز موقوف سلیقهٔ شاعری است ' و مختار فقیر هم همین است - اگر ترکیب فارسی موافق گفتگوے ریخته بود مضایقه ندارد - پنجم ایهام است که در شاعران سلف درین فن رواج داشت ' اکنون طبعها مصروف این صنعت کم است ' مگر بسیار بشستگی بسته بشود ' ومعنیء ایهام این است که لفظے که برو

بنائے بیت بود آں دو معنی داشتہ باشد، یکے قریب و یکے بعید، و بعید منظور شاعر باشد و قریب متروک او - ششم انداز است کہ ما اختیار کردہ ایم و آں محیط ہمہ صنعتہا است - تجنیس، ترصیع، تشبیہ، صفائے گفتگو، فصاحت، بلاغت، ادا بندی، خیال وغیرہ، ایں ہمہ ہا در ضمن ہمین است، و فقیر ہم از ہمین وتیرہ محظوظم - ہر کہ را درایں فن طرز خاصے است ایں معنی را می فہمد، با عوام کار نداردم - اینکہ نوشتہ ام برائے یاران من سند است نہ برائے ہر کس - زیرا کہ عرصۂ سخن وسیع است و از تلون چمنستان ظہور آگہم - مصرع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

ترقیمہ

تمام شد نکات الشعراء ہندی من تصنیف میر محمدتقی میر تخلص، بحسب الفرمائش حضرت سید عبد الولی صاحب و قبلہ منزلت تخلص - کاتب الحروف سید عبد النبی ابن سید محمود ابن میر محمد رضا اصفہانی غفر اللہ ذنوبہما و ستر عیوبہما در بلدۂ فرخندہ بنیاد ابد بنیاد تحریرفی التاریخ ہفدہم رمضان المبارک سنہ ۱۱۷۲ یک ہزار یک صدوہفتاد و دو من الہجرۃ النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم -

Marfat.com

اشاریہ

الف

ابراہیم : ۱۴۳
آبرو (نجم الدین عرف شاہ مبارک) : ۹، ۱۸، ۲۳، ۲۷، ۶۰، ۷۵، ۷۹، ۸۹
احسن الہٰ : ۲۷
احمد (گجراتی) : حاشیہ ۹۷
احمد شاہ : ۷۴
احمد، احمدی (گجراتی) : ۹۷
اردو : ھ، ز
اردوے معلیٰ : دیکھو زبان اردوے معلیٰ
آرزو (سراج الدین علی خاں) : و، ۳، ۸، ۹، ۱۵، ۱۸، ۸۹، ۱۱۹، ۱۳۳
آزاد : ۹۴
اسحاق اطمعہ : ۱۴۹
اسدیار خاں دیکھو انسان
اشتیاق (شاہ ولی اللہ) : ۶
اشرف : ۱۰۱
اشرف الدین علی خاں : دیکھو پیام
اشرف علی خاں : دیکھو فغاں
اظہر الدین خاں : ۸۱
اعتماد الدولہ : ۸
اعظم شاہ : ۲، ۳۰
افضل بیگ قاقسال اورنگ آبادی : ج
اکبر آباد : ۵، ۱۴، ۳۶، ۶۰، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۳۴ - ۱۳۵، ۱۵۴
الکن (محمد امان اللہ فریب) : دیکھو فریب
امام حسین (حضرت) : ۱۹
امرھہ : ۲۷
امید (قزلباش خاں) : ۷، ۷۴
امیر خاں بہادر (عمدۃ الملک) : ۷۳
امیر خسرو : دیکھو خسرو
انسان : ۱۲۹
انعام اللہ : دیکھو یقین
اندرام : دیکھو مخلص
اورنگ آباد : ۸۹، ۹۵
ایران : ۳

ب

بابا فرید : دیکھو فرید شکر گنج

Marfat.com

بارھہ : ۸۹
برھان پور : ۹۷ ، ۱۰۶
بسمل : ۱۵۱
بندرابن : دیکھو راقم
بنگالہ : ۱۰۷ ، ۱۳۸
بہادر پورہ : ۱۱۸
بہار (لالہ ٹیک چند) : ۱۳۳
بھید (میر میراں ، سید
نوازش خاں) : ۱۰۵
بیاض عزلت : ح ، ۱۰۴ ، ۱۰۶
بیتاب (محمد اسمعیل) : ۸۰
بیچارہ : ۱۰۳
بیدار : ۴۲
بیدل (مرزا عبدالقادر) : ۲ ، ۸ ،
۳۰ ، ۳۱ ، ۳۲
بیرنگ (دلاور خاں همرنگ) : ۱۵۱
بینوا : ۲۸

پ

پاکباز (صلاح الدین مکھن) : ۷۹
پیام : ۲۶ ، ۱۳۲

ت

تاباں (میر عبدالحی) : ۱۰۷ ،
۱۰۸ ، ۱۳۳
تجرد (میر عبداللہ) : ۱۰۵
تحفتہ الشعرا (تذکرہ) : ج

تذکرۂ امام الدین خاں : ج
تذکرۂ خان آرزو : ج ، ۴ ، ۸ ، ۹
تذکرۂ ریختہ گویاں : ب ، ج
تذکرۂ سودا : ج
تذکرۂ گردیزی : دیکھو تذکرۂ
ریختہ گویاں
تذکرۂ معشوق چہل سالۂ خود :
الف ، ب ، ۱۱۴
تذکرۂ نکات الشعرا : الف ، و ،
ز ، ا ، ۱۱۴ ، ۱۵۱ ، ۱۵۴ ، ۱۸۰
تصنیفات خان آرزو : ۳
تضحیک روزگار (قصیدہ) : ۳۱
تمکین (صلاح الدین) : ۱۳۷

ٹ

ٹیک چند (لالہ) : دیکھو بہار

ث

ثاقب (شہاب الدین) : ۸۲ ، ۸۸

ج

جاجمؤ : ۱۴
جامع مسجد (دہلی) : ۲۸
جان جاناں ، جان جاں : دیکھو مظہر
جعفر : ۱۰۲
جعفر زٹلی : ۳۰
جعفر علی خاں : دیکھو زکی

Marfat.com

چگن : ۱۳۸
جمال اللہ عشق : دیکھو عشق

ح

حاتم : ۷۵ ، ۷۶ حاشیہ ۱۳۷
حافظ (شیرازی) : ۱۲۹
حزیں (میر محمد باقر) : ۵ ، ۱۰۶
حسن : ۱۰۳
حسن (میر حسن ، صاحب تذکرہ و مثنوی) : ج ، حاشیہ ۹۷ ، حاشیہ ۱۰۱
حسن (میر حسن) : ۱۳۶
حسن علی (شوق) : دیکھو شوق
حسیب : ۱۰۳
حشمت (میر محتشم علی خاں) : ۷۳
حشمت (محمد علی) : ۱۰۷
حلیم (حافظ) : ۱۲۸ ، ۱۲۹
حمزہ (سید) : ۹۵
حمید : ج

خ

خاکسار (محمد یار عرف کلو) : الف ، ب ، ۱۱۳ ، ۱۱۵
خان آرزو : دیکھو آرزو
خزانۂ عامرہ (تذکرہ) : ب
خسرو : ۲ ، ۱۷۹
خواجم قلی خاں : دیکھو موزوں
خواجہ برہان الدین (عاصی) : دیکھو عاصی
خواجہ خاں (حمید) : دیکھو حمید
خواجہ میر (درد) : دیکھو درد
خواجہ ناصر : ۵۰
خوشنود، خورشنودی (ملک) : ۱۰۲ ، حاشیہ ۱۰۲

د

دانا (فضل علی) : ۱۲۸ ، ۱۲۹
داؤد (مرز داؤد) : ۱۰۳ ، حاشیہ ۱۰۳
درد (خواجہ میر) : ۴۹ ، ۱۲۲ ، ۱۳۰ ، ۱۵۰
درد (کرم اللہ خاں) : ۷۳
درد مند (محمد نقیہ) : ۱۱۷
دکن : ز ، ۱ ، ۹۶
دلاور خاں : دیکھو بیرنگ
دلی ، دہلی : ہ ، و ، ز ، ۸ ، ۹ ، ۱۵ ، ۲۳ ، ۲۶ ، ۳۱ ، ۵۰ ، ۷۳ ، ۷۵ ، ۹۰ ، ۹۲ ، ۹۶ ، ۱۰۸ ، ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۸ ، ۱۳۶ ، ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۱۵۴
دہلی دروازہ : ۳۰

Marfat.com

دیوان بیدل : ۲
دیوان پیام : ۲۶
دیوان تاباں : ۱۴۳
دیوان حاتم : ۷۵
دیوان کلیم : ۴۲
دیوان مضمون : ۱۴ ، ۱۵
دیوان مظہر (فارسی) : ۵
دیوان یقین : ۸۱

ذ

ذکر میر : الف ، ہ ، و ، ز ، ع

ر

راقم (بندرابن) : ۱۴۳
رسوا : ۱۲۱
رقعات عالم گیری : ۳۰
روشن الدولہ : دیکھو طرہ باز
روضۃ الشعرا قصیدہ : ۸۲
ریختہ : د ، ہ ، ز ، ا تا ۹ ، ۱۸ ، ۳۱ ، ۳۲ ، ۴۹ ، ۵۰ ، ۶۰ ، ۷۳ ، ۷۴ ، ۷۹ ، ۸۱ ، ۸۴ ، ۸۹ ، ۹۰ ، ۹۲ ، ۹۷ ، ۱۰۶ ، ۱۰۷ ، ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۹ ، ۱۳۰ ، ۱۳۲ ، ۱۳۷ ، ۱۳۹ ، ۱۵۰ ، ۱۷۹

ز

زبان اردوے معلی بادشاہ ھندوستان
زبان اردوے معلی
شاہ جہان آباد دھلی ہ ، ا
زینت المساجد : ۱۵
زکی : ۸۰ ، ۱۳۶ ، ۱۳۷

س

ساقی نامۂ درد مند : ۱۱۷
سالک : ۹۹
سجاد : ۹۰
سراج : ۹۵ ، حاشیہ ۱۰۴
سراج الدین علی خاں : دیکھو آرزو
سرھند : ۶ ، ۸۱
سعادت علی سعادت : ۲۷
سعدی دکھنی : د ، ۱۰۳
سعدی شیرازی : د ، ۱۰۳
سلام (نجم الدین علی) : ۲۶ ، ۱۳۲
سلیم : ۵
سنگرن : ۲۸
سودا : د ، ۳۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۸ ، ۱۳۱ ، ۱۳۳
سورت : ۹۲
سید الشعرا : دیکھو خاکسار
سید حسن رسول نما : ۷
سید سعد اللہ : ۹۲
سید محمود : ۱۸۰

Marfat.com

ش

شاغل : ۱۵۱
شاہ جلال : ۷۹
شاہ جہان آباد (دہلی) : دیکھو دلی
شاہ کمال : ۷۹
شاہ مبارک (آبرو) : دیکھو آبرو
شاہ محمد گل : ۶
شاہ ولی اللہ : دیکھو اشتیاق
شرف الدین : دیکھو مضمون
شرف الدین علی خاں : دیکھو پیام
شعوری : ۹۸
شفیق : حواشی ۹۷ ، ۱۰۴
شوق (قدرت اللہ صاحب تذکرہ): ج ، حاشیہ ۹۷
شوق (حسن علی) : ۱۱۹
شہاب الدین : دیکھو ثاقب
شہر آشوب (کمترین) : ۱۴۷
شیخ الف ثانی : ۶
شیخ محمد حاتم : دیکھو حاتم
شیر افگن خاں : ۱۳۸

ص

صبا ی ۹۹
صلاح الدین : دیکھو تمکین
صلاح الدین عرف مکھن : دیکھو پاکباز

ض

ضیاء الدین ضیا : ۱۴۲

ط

طرہ باز (ظفر خاں روشن الدولہ): ۲۸

ظ

ظفر خاں : دیکھو طرہ باز

ع

عاجز (عارف علی خاں) : ۹۶
عاجز (شاگرد کمترین) : ۱۳۸ ، ۱۳۹
عارف (محمد عارف) : ۱۳۰
عارف علی خاں : دیکھو عاجز
عاصی : ۱۱۸
عالم گیر (بادشاہ) : ۲۹ ، ۳۰ ، ۹۲
عبد الله : ۱۰۲
عبد الهی : دیکھو تاباں
عبد الرحیم : ۱۰۲
عبد النبی (سید) : ۱۸۰
عبد الولی (سید ، میر) : دیکھو عزلت
عرفی : ۳۱
عزلت : ہ ، ح ، ۹۲ ، ۹۳ ، ۹۵ ، ۹۶ ، ۱۰۴ ، حاشیہ ۱۰۴ ، ۱۰۵ ، ۱۰۶ ، ۱۸۰

Marfat.com

عزیز اللہ : ۱۰۳
عشاق : ۱۵۰
عشق : حاشیہ ۱۰۴
عطا : ۲۹
عنایتہ اللہ : ۸۲
عمدۃ الملک : دیکھو امیر خاں
عنایت اللہ خاں : ۸۲

غ

غریب (محمد امان اللہ) : ۱۳۸
غنی بیگ : دیکھو قبول
غواصی : ۱۰۱

ف

فارسی : ج ، د ، ه ، ز ، ا ، ۲ ، ۷ ، ۸ ، ۲۶ ، ۵۰ ، ۷۳ ، ۷۴ ، ۸۱ ، ۱۲۸ ، ۱۳۲ ، ۱۷۹
فخری : ۱۰۰
فراق (مرزا مرتضیٰ قلی) : ۱۳۲
فرخ سیر بادشاہ : ۱۳۴
فرخندہ بنیاد (حیدر آباد) : ۱۸۰
فردوس آرام گاہ : دیکھو محمد شاہ
فرید شکر گنج : ۱۵
فضل علی : دیکھو دانا
فضلی : ۹۸
فطرت [میر (یا) مرزا معز ، موسوی خاں] : و ، ۴ ، ۱۷۹
فغاں (اشرف علی خاں) : ۷۴
فیضی : ۳۱

ق

قاسم (قدرت اللہ) : ج
قاسم مرزا : ۹۸
قایم : الف تا د ، حاشیہ ۱۶ ، حاشیہ ۹۷ ، حاشیہ ۱۰۱ ، ۱۲۲ ، ۱۴۳
قبول (غنی بیگ) : ۸ ، ۱۰۷
قدر : ۱۴۷
قدرت (قدرت اللہ) : ۱۵۳
قدرت اللہ : دیکھو قاسم
قدرت اللہ : دیکھو قدرت
قدم شریف : ۱۱۴
قزلباش خاں : دیکھو امید
قطب الدین خاں : ۱۰۷

ک

کافر [(ٹپکہ) (میر علی نقی)] : ۱۳۸
کبت : ۹۷
کرم اللہ خاں : دیکھو درد
کلو : دیکھو خاکسار
کلیم (شاعر فارسی) : ۵ ، ۳۴
کلیم (شاعر ریختہ) : ۱۹ ، ۳۴ ،

Marfat.com

۸۲ ، ۸۳

کمترین : ھ ، ۱۲٦ ، ۱۲۸

کرتلۂ فیروز شاہ : ٦

گ

گارساں د تاسی : الف

گرامی : ۸

گردیزی : الف ، ج ، حاشیہ ۷٦

گلشن صاحب : ۹۰

گلشن گفتار : ج

ل

لطفی : ۱۰۰

م

مثنوی فضلی : ۹۸

مثنوی حقہ : ۱۳٦

مجموعۂ نغز (تذکرہ): ج، حاشیہ ۱۵

محمد اسمعیل : دیکھو بیتاب

محمد اعظم شاہ : دیکھو اعظم شاہ

محمد امان اللہ : دیکھو غریب

محمد حسین : دیکھو کلیم

محمد شاکر : دیکھو ناجی

محمد شاہ بادشاہ : ج ، ۹ ، ۲۸ ، ۱۲۹ ، ۱۳٦ ، ۱۵۳

محمد عارف : دیکھو عارف

محمد علی : ۱۱۷

محمد علی : دیکھو حشمت

محمد غوث گوالیاری : ۹

محمد فقیہ : دیکھو درد مند

محمد قایم : دیکھو قایم

محمد محسن : دیکھو محسن

محمد معشوق کنبوہ : ۱۱۵

محمد میر : دیکھو میر نمبر ۲

محمد یار : دیکھو خاکسار

محمود : ۹۹

محسن (محمد محسن) : ۱۳۹

مخلص (آنند رام) : ب ، ۸ ، ۸۴

مخمس بینوا : ۲۹

مراختہ (مجلس یا مجمع ریختہ گویاں): ھ ، ۵۰ ، ٦۱ ، ۷۹ ، ۱۲۸ ، ۱۳٦ ، ۱۳۷ ، ۱۳۷ ، ۱۳۸ ، ۱۵۰

مرزا بیدل : دیکھو بیدل

مرزا جان : ۵

مرزا جان جاں : دیکھو مظہر

مرزا داؤد : دیکھو داؤد

مرزا رفیع : دیکھو سودا

مرزا مرتضی قلی : دیکھو فراق

مرزا مظہر : دیکھو مظہر

مرزا معز : دیکھو فطرت

مصحفی : ج

مصطفی خاں : دیکھو یکرنگ

مضمون (شرف الدین): ۱۲، حاشیہ ۱۵، ۱۲۸ ، ۱۳۰

Marfat.com

مظہر (مرزا مظہر جان جاں) : د ،
۵ ، ۸۱ تا ۸۳ ، ۱۰۷ ، ۱۱۵ ، ۱۱۷
معشوق چہل سالۂ خود : دیکھو تذکرہ
معصوم (حکیم) : ۷۴
مغل پورہ : ۷۳ ، ۱۳۸ ، ۱۴۹
ملک : ۱۰۰
ملک خوشنود : دیکھو خوشنود
منصور : ۲۶
موزوں (خواجم قلی خاں) : ۱۰۶
موسوی خاں : دیکھو فطرت
میر (میر تقی میر) : الف تا ح ،
۲ تا ۵ ، ۷ ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۱۸ ،
۲۰ ، ۲۳ ، ۲۶ ، ۲۷ ، ۴۲ ،
۵۰ ، ۵۱ ، ۶۱ ، ۷۰ تا ۷۵ ،
حاشیہ ۷۶ ، ۷۸ تا ۸۱ ، ۸۳ ،
۸۴ ، ۸۸ تا ۹۰ ، ۹۳ ، ۹۷ ، ۹۸ ،
حاشیہ ۱۰۴ ، ۱۰۸ ، ۱۱۷ ، ۱۱۹ ،
۱۲۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۸ تا ۱۳۵ ،
۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۱۴۲ ، ۱۴۳ ،
۱۴۶ ، ۱۴۷ ، ۱۴۹ ، ۱۵۱ ،
۱۵۳ ، ۱۵۴ ، ۱۷۹ ، ۱۸۰
میر (محمد میر) : ۱۵۰
میر جعفر : دیکھو جعفر زٹلی
میر حسن : دیکھو حسن (صاحب
مثنوی و تذکرہ)
میر سجاد : دیکھو سجاد

میر عارف : ۱۵۳
میر عبد الرسول : دیکھو نثار
میر عبد اللہ : دیکھو تجرد
میر عزت اللہ : دیکھو یکدل
میر علی نقی : دیکھو کافر
میر گھاسی : ۱۴۹
میر محتشم علی خاں : دیکھو حشمت
میر محمد باقر : دیکھو حزیں
میر محمد تقی : دیکھو میر نمبر ۱
میر محمد رضا اصفہانی : ۱۸۰
میر معز : دیکھو فطرت
میر میراں : دیکھو بہید
میر ولایت اللہ خاں : ۷۳

ن

ناجی (محمد شاکر) : ۲۳
ناگر مل : ۷۴
نثار (میر عبد الرسول) : ۱۴۴
نجم الدین : دیکھو آبرو
نجم الدین علی : دیکھو سلام
نظامی : ۸۲
نکات الشعرا : دیکھو تذکرہ
نوازش خاں : دیکھو بہید
نولکشور : ب
نیکو سیر : ۱۳۶

ذخیرہ محمد عابدی

Marfat.com

و

ولی : د، ٨٩، ٩٤، حاشیہ ١٠٤

ہ

ہاتفی : ١٠١

ہاشم : ١٠١

ہدایت (ہدایت اللہ) : ١٣٠

ہمرنگ (دلاور خاں) : دیکھو بیرنگ

ہندوستان (مراد بہ دہلی) : دیکھو دہلی

ہندوستان (ملک) : ہ، ٣، ١٢٨

ہندی : ٣١، ١٧٩، ١٨٠

ی

یقین : ٥، ٨١، ٨٣، ٨٨،

یکدل (میر عزت اللہ) ١٥٣

یکرنگ (مصطفی خاں) : حاشیہ ١٦، ١٨، ٧٩، ٨٠، ١٥٢

یکرو : ٧٩

یونس (حکیم) : ١٠٦

Marfat.com